इस्ता । लेखक

1699

اوم

مہاتما منشی رام

ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی

کے

سات لکچروں کا مجموعہ

مرتبہ

... بھنڈاری اسسٹنٹ آریہ سماج جلال آباد

(ضلع امرتسر)

... نویس صدر امرتسر نے

آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۰۶

سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

... پرنٹنگ ورکس لاہور میں طبع کرا کر شائع کیا

انٹروڈکشن

پرچار کے دو پہلو ہیں - ایک تقریری دوسرا تحریری - تقریر سے جہاں ہم سینکڑوں بنی نوع انسان کے خیالات پلٹ سکتے ہیں - وہاں تحریر سے تعلیم یافتہ اصحاب میں دور دراز ملکوں تک اپنے خیالات کا سکّہ بٹھا سکتے ہیں - تقریر میں جادو کا اثر اور بلا کی طاقت ہے - سامعین کے دلوں کو تسخیر کرنا اسی کا حصّہ ہے - تقریر نے کئی سلطنتوں میں عظیم انقلاب پیدا کیئے - ایک طرف جہاں اس نے خون کی ندیاں بہائیں - وہاں دوسری طرف خانہ جنگیوں اور خونخوار کشت وخوں کو اس نے موقوف کرایا - مدتوں کی آپس میں خون کی پیاسی قوموں کو اس نے شیر شکر کی طرح ملایا - اسی کی بدولت پست ہمت اور بزدل انسان آن واحد میں جری بہادر ثابت قدم اور ایک جگہ کٹ مرنے والے بن گئے - اس نے دم بھر میں وہ وہ کام کر دکھلائے جو کہ برسوں کی لگاتار متفقہ کوششیں نہ کر سکیں - کسی قوم یا سوسائیٹی کے مردہ ہونے پر تقریر نے ہی اس میں نئی روح پھونکی - جو کام شمشیر سے نہ نکلا - اس کو تقریر نے کر دکھلایا -

تحریر کا اثر بھی تقریر سے کچھ کم نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر - تحریر سینکڑوں انسانوں کی زندگیوں کو پلٹانے اور ان کے خیالات کو وابستہ کرنیوالی ہے - تحریر کے ہی ذریعہ کئی قوموں کے زمانہ عروج کے حالات ہم تک پہونچے - اور ایک جگہ یہی ہماری رہنمائی کا باعث ہوئی - یہی پاک انسانوں کی وسیع معلومات محفوظ رکھنے کا ایک بہتر صندوق ہے - اس بات سے کس کو انکار ہے کہ تحریر نے کئی دفعہ دنیا میں ایک تھلکہ سا نہیں مچا دیا -

تحریر جہاں ہمیں گذشتہ زمانہ کے خیالات اور عقائد کا پتہ دیتی ہے۔ وہاں آنے والی نسلوں کے واسطے ایک بے بہا خزانہ چھوڑتی ہے۔ جس قدر سہولیت سے تحریر اپنا رنگ جماتی ہے۔ اُسی قدر تیزی سے تقریر آوارہ طبیعتوں کو مقناطیسی اثر سے اپنی طرف کھینچتی ہے۔

ترقی کرنے میں یہ ایک ادھوری کوشش ہے اگر محض تقریر سے ہی کام لیا جاوے یا محض تحریر سے۔

جو قومیں آج ہمیں ترقی کے تختہ پر بیٹھی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ اُن کی میزان ترقی ایک گونہ انہیں (تقریر و تحریر) دو پلڑوں پر منحصر ہے۔ مُبارک ہے وہ ملک اور قوم جہاں ان کی آؤ بھگت ہوتی ہے۔ اور مُبارک ہے وہ سوسائٹی جو تقریر و تحریر سے پہلو بہ پہلو کام لیتی ہوئی ترقی کے میدان میں قدم آگے بڑھا رہی ہے۔ اس کے بغیر آپنے خیالات ہر ایک انسان تک پہونچانا ایک مشکل امر ہے۔ اور ترقی کے اعلےٰ معراج پر پہونچنا محال الغرض اس پر تفصیلی طور پر لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ تقریری پرچار سے کیا کیا فائدے متصوّر ہیں۔ اور تحریری پرچار سے کیا کیا مفاد حاصل۔ کیونکہ اس وقت ہر ایک سوسائٹی کا طریق عمل ہمیں صاف بتلا رہا ہے۔ کہ وہ کہاں تک اس کی ضرورت کو محسوس کرکے اس سے کام لینے میں رات دن ساعی ہیں۔ بہرحال ماننا پڑتا ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ تقریر و تحریر پرچار کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہیں۔ ذریعہ ہی نہیں بلکہ پرچار کا دارومدار ہی انہیں پر ہے۔

آریہ سماج کے عظیم الشان جلسوں اور ویسے دیگر موقعوں پر دیکھا گیا ہے کہ لیکچراروں کی فصیح البیانی اور سحر گفتاری سے سامعین متاثر تو ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ اثر دیرپا نہیں رہتا۔ ہاں اگر کوئی خوش قسمت طبیعت جسے پہلے سے ہی دھرم اور عمل کی چاشنی لگی ہوئی ہو لیکچر سے متاثر ہوئی تو وہ اُن قیمتی خیالات سے فائدہ اُٹھانے اور اُس پر کاربند رہکر اپنی اخلاقی حالت کو سدھارنے میں کوشاں رہتی ہے۔ مگر ایسی طبیعتیں

بہت کم ہوتی ہیں۔ بعض طبیعتوں میں لکچرار کی تقریر خواہ وہ سادہ اور موثر الفاظ سے مملو ہی کیوں نہ ہو نکتہ چینی کرنے کا ایک فیشن ہو گیا ہے۔ ماحصل سے اُنہیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اور بعض طبیعتیں ایسی بھی ہیں کہ اس کان سُنا اُس نکال دیا۔ اور بھی ایسے ایسے عظیم الشان جلسوں پر مقرروں کی یکے بعد دیگرے تقریریں ایک اثر کو دوسرے اثر سے تبدیل کرتی رہتی ہیں۔ ایسے دھرم میلوں پر آئے ہوئے بھائی اُن قیمتی خیالات کو اپنے اندر جذب تو کر لیتے ہیں۔ مگر تابکے۔ حافظہ کی کمزوری اور دیگر اسباب سے وہ خیالات اُن کے اندر دیر تک نہیں رہ سکتے۔ آہستہ آہستہ اُن کا نقشہ حافظہ پر سے مٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایسا ہو جاتا ہے۔ جیسے کبھی خواب و خیال میں کچھ سنا ہی نہیں۔ اور بھی اب آریہ سماج کے کام کا دائرہ ایسا وسیع اور ایسی حالت پر پہونچ گیا ہے۔ کہ اُس کو قایم رکھنے کے واسطے ہمیں خود عامل بننے کی از حد ضرورت ہے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھ کر مینے یہ ارادہ کیا ہے کہ پبلک کی خدمت میں لایق اور فاضل لکچراروں کی تقریریں بجنسہ اُنہیں کی زبان میں کتابی صورت میں پیش کیا کروں۔ تاکہ جہاں چند موجود الوقت اصحاب اُن قیمتی نصائح سے بہرہ ور ہوں۔ وہاں دور دیش میں بیٹھے ہوئے بھائی بھی اُن سے محروم نہ رہیں۔

اِس لئے اول میں عالم باعمل مہاتما منشی رام جگیاسو مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی کے سادہ اور معنے خیز ست لکچر و اپدیش جو اُنہوں نے مختلف اوقات مختلف شہروں اور جلسوں میں دیئے۔ اُنہیں کی زبان میں پبلک کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اس خیال سے کہ جن پر چل کر ہم خود عملی زندگی بسر کریں۔ اور دوسروں کی زندگیوں کے تاریک پہلو ویدک روشنی سے منور کریں۔ وہ محفوظ ہو جاویں۔ اور لوگ اُن سے ایک زمانہ دراز تک فائدہ اٹھاویں کیونکہ نصیحت باعمل ناصح ہی کی کارگر ہو سکتی ہے۔ گو کہ ان لکچروں میں نمونہ کے چمکیلے الفاظ اور مضمون نگاری نہ ہو لیکن جو کچھ کہا ہے وہ ایک اثر رکھتا ہے۔ محض لفاظی چکنی چپڑی اور بیجا جوش دلا کر طبیعتوں کو عارضی

طور اُبھارنے والی تقریریں اتنی با اثر نہیں ہو سکتیں۔ جتنے کہ سادہ اور معنی خیز اُپدیش۔ اثر کلام میں ہوا کرتا ہے۔ اور وہ بھی ایک باعمل انسان کی کلام میں ضرورت نہیں کہ خیالات چمکیلے الفاظ اور ظاہر داری کے لباس سے آراستہ و پیراستہ کر کے پبلک کے روبرو لائے جاویں۔ بلکہ سیدھے سادھے موثر الفاظ میں لوگوں کی توجہ فرائض منصبی کے ادا کرنے کی طرف دلائی جاوے۔ مہاتماجی کی موثر بیانی سے سماجک دنیا بخوبی آگاہ ہے۔ لکچر کے وقت سکوت عالم اور سامعین کا مثل تصویر بیٹھے رہنا اس امر کی ایک زندہ شہادت ہے۔ ان لکچروں میں مینے آجکل کے طریقہ پر چند نوٹ لے کر اپنی طرف سے کوئی مضمون نگاری نہیں کی۔ اور نہ ہی اس میں کوئی تصرّف کیا گیا ہے۔ (خطوط وحدانی میں آیا ہوا مضمون بھی لکچرار کا ہے) ایسی روش اختیار کرنے سے لکچر لکچر نہیں رہتا بلکہ وہ ایک کتابی مضمون ہو جاتا ہے۔ جس سے لطف لکچر مفقود۔ ان لکچروں میں ہو بہو وہی الفاظ وہی زبان ہے۔ جو کہ لایق لکچرار نے ادا کئے۔ میرا یہ دعوے نہیں۔ کہ مینے اصل لکچروں سے ایک لفظ بھی نہیں چھوڑا۔ مگر یہ بھی نہیں کہ دو چار سطر کیا معنے ایک دو ورق کے نوٹ لے کر اپنی طرف سے خامہ فرسائی کی گئی ہو۔ ممکن کیا بلکہ ضروری ہے کہ کئی الفاظ رہگئے ہوں (کہ جنکی کمی سے بعض بعض جگہ عبارت بے ربط ہو گئی ہو) جسمیں ہر ایک فرد بشر مجبور ہے۔ کیونکہ اُردو میں انگریزی کیطرح کوئی شارٹ ہینڈ رائٹنگ کا طریقہ نہیں۔ لیکن جتنے لکمان لکچر لیتے سمے مینے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ مینے جو کچھ لکھا محنت اور دلی شوق سے۔ جو کہ ناظرین کے ہاتھوں آتا ہے۔ اپنے خیال میں میں ان لکچروں کو ایک نئے طریقہ پر نذر ناظرین کرتا ہوں۔ [illegible] ہے کہ بعض طبیعتوں کو بھلا معلوم ہوا یا نہو۔ لیکن میں یہ کہنے سے رُک نہیں سکتا۔ [illegible] مینے اپنے نہ رُکنے والے قلبی جوش اور شوق کے ساتھ بے انصافی نہیں کی۔ اور بعض دوستوں کے حکم کی تعمیل کی۔ اگر پبلک نے اسکو پسند فرمایا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ تو وقتاً فوقتاً اور اور لایق و فایق لکچراروں کی تقریریں اسی صورت میں آپکی نذر کرتا رہونگا۔

ویدک دھرم کا سیوک۔ ٹھاکر داس بھنڈاری

مورخہ یکم فروری ۱۹۰۶ء

ع۱

۱- اُپدیش

وِدیارتھیو تم کو معلوم ہے۔ کہ پنڈت جی مہاراج تمہارے آچاریہ نے ابھی تم کو گایتری منتر کا اُپدیش دیا ہے۔ تمہارے پِتاؤں نے مجھے آگیا دی ہے۔ کہ میں تمہیں اُپدیش دوں۔ کہ تمہیں گوروکل میں رہکر کیا کرنا چاہیئے۔ تم کو یاد رہے کہ جو کاریہ جس سمے میں کہنے کے ہو گئے ہوں۔ اُس سمے اپنے من کو ایکاگر کر کے اُس میں لگا دو۔ تم سب آج سے برہمچاری ہو۔ تم نے برہمچریہ کا برت دھارن کیا ہے۔ جب تم بھوجن کے لئے بیٹھو پہلے تھوڑا سا جل انجلی میں لے کر ایک یا تین آچمن کرو۔ جب بھوجن کر چکو۔ تو ایک آچمن کر کے کلّے کو شُدھ کر کے ہاتھ دھو کے سوچیہ ہو جاؤ۔ تم کو یہ کیوں سکھشا دی گئی ہے۔ اِس آچمن کے اندر بھی تمہارے لئے بہت ہی فائدے ہیں۔ بھوجن کرتے وقت جل بیچ میں نہ پینا بھوجن کے پشچات جل پان کرنا۔ اِس کے بڑے لابھ تم کو اِسی گوروکل کے اندر بتلائے جاویں گے۔ جتنے بُرے کام ہیں اُن سب کو چھوڑ دینا۔ آپنے بڑوں کو دیکھ کر موہ کرنا ہنس پڑنا ان کو چھوڑ دینا۔ گوروکل جس میں تم آئے ہو اس میں اچھے کرم کرنے۔ اور جو اُپدیش گورو آچاریہ کرے ویسا ہی کرنا۔ دن کو کبھی نہیں سونا۔ کیونکہ بڑے بڑے مہاتماؤں نے کہا ہے۔ کہ جو آلسی ہو اُس کو وِدیا نہیں آتی۔ ات ایو برہمچاری دن کو نہیں سونا۔ اِس سے آلسیہ بڑھتا ہے اور جو آلسی ہے اُس کو وِدیا کہاں۔ اِس لئے دن کو کبھی نہیں سونا۔ گوروکل میں جو آچاریہ ہیں۔ اُن کے انوکول رہ کر وِدیا ادھین کرنا۔ تمہارے پِتاؤں کی

نوٹ:۔ یہ اُپدیش گذشتہ سالانہ جلسہ گوروکل پر ۱۳ مارچ سنہ [illegible]ء کو مہاتما جی نے بموقعہ ویدآرمبھ سنسکار نئے داخل شدہ وِدیارتھیوں کو دیا تھا۔ ناظرین خود اِس پر بآسانی سے چند ہدایات کے عمل کر کے اپنی زندگیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ اور آپ کی سنتان کے لئے مفید ہدایات پوتر زندگی کے شاہراہ پر چلنے کیواسطے ایک رہبر کا کام دینگی۔

طرف سے اُپدیش کرتا ہوں۔ جتنے تمہارے آچاریہ ہیں۔ اُن کے ادِھین رہ کر ماتھ پیروں کو لگا کر نمسکار کرو۔ سندھیا آدی کر کے جب جب جس جس (آچاریہ) کے پاس جاؤ۔ پرتھم نمسکار کرو۔ پھر پڑھنے کے لئے بیٹھ جاؤ۔ اس میں مُکھیہ تات پریہ یہ ہے۔ کہ جیسے جیسے تم نمسکار کرو گے۔ تمہاری شردھا گورو کے اندر بڑھے گی۔ جب تک تمہاری شردھا گورو کے اندر نہ ہو گی۔ تم کو وِدّیا حاصل نہ ہو گی۔ سنو! یدی تم کو کوئی کہے کہ مٹھائی اچھی ہوتی ہے۔ اس کہنے پر تم کو بڑا پریم ہو گا۔ اور پریم سے (مٹھائی) کھاؤ گے۔ اسی پرکار جس پدارتھ میں تمہارا پریم نہیں تم اُسے گرہن کیسے کرو گے۔ جب گورو میں تمہارا پریم نہیں۔ تو تم پڑھو گے کیسے۔ اور وہ تم کو پڑھائیں گے کیسے۔ اس لئے جب جب تم گورو کے پاس جاؤ۔ نمسکار کر کے سِکھشا ادھین کرو۔ تمہارے پتاؤں نے مجھے یہ آگیا دی ہے۔ کہ تم پچیس برس کی آیو تک کم از کم تب تک برابر وِدّیا کا ادھین کرتے کرتے وید تک پڑھو۔ پریدی میں نے پوچھا تو نہیں۔ تب بھی تمہارے پتا تم کو مجبور نہیں کرینگے۔ کہ (پہلے ہی وِدّیا) چھوڑ دو۔ وہ کہیں گے کہ جب تک تم وِدّیا ادھین کر سکتے ہو کرو۔ اس لئے تمہارے پتاؤں کی طرف سے کہتا ہوں۔ کہ تم پچیس برس برہم چریہ دھارن کر کے ویدوں تک آچاریوں کے انوسار چل کر پڑھتے رہو۔ کنتو کہاں تک (آچاریوں کے انوسار چلو) تمہارے آچاریہ تمہارے ادھیاپک جہاں تک تم کو ست رستہ پر چلنے کی آگیا دیویں۔ اُن کے پیچھے چلو۔ یدی ہم بھی تم کو کوئی انوچت بیوہار کے لئے کہیں۔ تو مت کرو۔ اگر کوئی بڑا مہان پُرش بھی ہو لوگ بھی اُسے مہان کہیں۔ وہ بھی اگر کہیں کہ بُرا کام کرو۔ کبھی نہیں کرنا۔ آچاریہ کے [illegible] رستے پر چلنے کے لئے آدھین رہو۔ کرودھ نہیں کرنا۔ جھوٹ نہیں [illegible] سوچتے ہو کہ یہاں کس لئے آئے ہو؟ وِدّیا پڑھنے کے لئے۔ جب تک [illegible] نہیں اُترے گا تم سوچ نہیں سکو گے۔ کرودھ کرو گے تو کیا ہو گا؟ کرودھ [illegible] سے منش کا ہردا جلتا رہتا ہے۔ کرودھ سے چت کی شانتی دور ہو جاتی ہے۔ اب سوچو کہ جب چت شانت نہیں بدھی لگتی نہیں۔ تو کیسے پڑھو گے۔ جھوٹ نہیں بولنا۔ ایک تو جب کوئی جھوٹ بولتا ہے۔ اُس وقت پاپ ہوتا ہے۔ جب جھوٹ

پکڑا گیا۔ تب ڈنڈ بہت سا ملتا ہے۔ جب تم سے چیز خراب ہو جاوے سچ کہہ دو۔ گورو کے آگے اگر جھوٹ بولو گے تو بڑا پاپ کرو گے۔ کسی پرکار کی کوچیشٹا نہیں کرنی من کو ہر طرح سے شانت رکھنا۔ تمہارے لئے تخت پوش بنائے گئے ہیں۔ تم برہم چاری ہو۔ تم میں سہن شکتی ہونی چاہیئے۔ اُس طرح نہیں کہ بڑے بڑے نرم بچھونوں پر لیٹو۔ اِس لئے تم سے پلنگ چھڑائے گئے ہیں۔ جیسا تخت پوش سخت ہے۔ اِسی طرح تمہارے شریر پُشٹ ہو جاویں۔ تمہارے شریر ایسے ہو جاویں جو آدمی تمہیں مارے اُس کا ہاتھ درد کرنے لگ پڑے۔ اِس لئے بھومی یا تخت پوش پر شین کرنا۔ گوروکل میں نہ تمہیں انجن نہ کنگھی پٹی کرائی جائے گی۔ اور نہ تیل لگایا جاوے گا۔ اس میں تو ہم لوگ رکھشا کریں گے۔ تمہیں کنگھے کی اوشکتا نہیں جب تم کنگھی کرو گے۔ تو ودیا کیسے پراپت ہو گی۔ بہت بھوجن نہیں کرنا جتنی ضرورت ہو اُتنا کرنا۔ بہت جاگنا نہیں۔ اِس لئے یہاں پر نو بجے ہی سو جاتے ہیں۔ اِس لئے تمہارے پاس ایسا بل ہو جاوے۔ جب تم سوؤ جھٹ پٹ سو جاؤ۔ بہت سونا بھی نہیں۔ بہت جاگنا بھی نہیں۔ بہت بھوجن بھی نہیں کرنا۔ اور یہ بھی نہیں کہ کم۔ نندیا کرنی چھوڑ دینا (یہ بڑے بڑے منشوں میں ہے۔ بچوں کو ہم کیا کہہ سکتے ہیں)۔ یہاں آکر نندیا نہیں کرنی۔ جیسا پدارتھ ہو ویسا کہہ دینا۔ اِس طرح نہیں کہ تمہارے سہ کاری ودیارتھی کا شریر اچھا ہے۔ اور بیڈول نہیں۔ تو تم کہو کہ بیڈول ہے۔ جو پدارتھ جیسا ہو ویسا ورنن کر دینا۔ چغلی نہیں کرنی۔ جب تم چغلی کرو گے تو تمہاری عادت بگڑ جاوے گی۔ تمہارے من میں بُرے بُرے وچار ہوں گے [illegible] نہیں کرنا۔ تم جتنے یہاں کھڑے ہو تم نے پرتگیا کی ہے۔ کہ یہ کل برہم چاری تمہارے بھائی ہیں۔ بتاؤ بولو جب تم یہاں ۶۹ بھائی اکٹھے ہو گئے ہو تو بوجھ کیسا۔ بوجھ وہاں ہوتا ہے۔ جہاں کوئی کہے کہ یہ میری وستو وہ کسی کی۔ تمہارے من میں کبھی دھیان نہیں آنا چاہیئے۔ کہ میں اکیلا وستو کھا لوں تمہاری یہ پرتگیا ہے۔ کہ سب بھائی ہیں۔ دیکھو تمہارے ماتا پتا نے تمہارا موہ نہیں کیا۔ یدی وہ موہ کرتے۔ تو اپنی گود میں بٹھاتے اور رکھتے کہ گوروکل نہ بھیجو۔ تمہارا بھلا اِس میں ہے کہ موہ نہ کرو۔ تمہارے ماتا پتا تم کو اچھا جانتے ہیں۔ اُن

کا سب کچھ تمہارے لئے ہے۔ روؤ نہیں شوک مت کرو۔ کیونکہ تم برہم چاری ہو۔
پراتہ کال برہم مہورت میں رکھنے کی اوشکتا نہیں کیونکہ تمہارے ادھشٹاتا پراتہ کال
اُٹھا دیتے ہیں) شوچ جانا جس سمے آواز پڑے۔ سب اوٹھ کھڑے ہو جاؤ۔
پہلے شوچ جاؤ۔ ہاتھ صاف کر کے داتن کرو۔ پشچات اشنان۔ سندھیا۔ ویایام
اگنی ہوتر آکر اکٹھے کرو۔ اگنی ہوتر کر کے دودھ پان کر کے پڑھنے کے لئے بیٹھ جاؤ۔
یہ برت کیا جاتا ہے۔ گھر کی طرح نہیں کہ کھیلنے کے سمے روتے رہے۔ پڑھنے کے سمے
کھیلتے رہے۔ یہاں کام سمے انوکول کیا جاتا ہے۔ جو سمے کھیلنے کا ہے۔ اُس میں کھیلو۔
میں اُس سے بھی خوش نہیں ہوں۔ کہ کھیل کے وقت گھوکھے (یاد کرے) میں اُس
سے خوش ہوں۔ جو کھیل کے وقت کھیلے۔ بھوجن کے وقت بھوجن۔ پڑھنے کے
وقت پڑھے۔ اس پرکار تمہارا جیون ہوگا۔ یہاں کھٹائی۔ لال مرچ۔ کڑوی چیز بند۔
جتنے پرکار کی بُری چیزیں ہیں۔ سب بند۔ وہ کیوں؟ بھوجن کا پربھاؤ بڑا نیرون
پر پڑتا ہے۔ اس لئے ساتوک بھوجن تم کو دیا جاوے گا۔ مانس آدی کسی وستوؤں
کے پاس نہ جاؤ۔ بھوجن صاف دیا جاوے گا۔ اور جہاں پر استری پُرش بہت سے
رہتے ہیں۔ اُن گاؤں کے اندر جانے کی آگیا نہیں۔ یدی تم کو کوئی کہے کہ جاؤ۔ مت
جاؤ۔ اس پرکار یہاں آج کل گرام بن گیا۔ جو تمہارے ماتا پتا کے سمان یہاں آئے
ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہاں نگر بسا لیا ہے۔ تمہارا کرتویہ ہے کہ اس کی طرف۔ نگر
کی طرف مت جاؤ۔ (جن بھائیوں نے برہم چاریوں کا برت توڑ دیا ہے۔ معاف فرمادیں۔
وہ اس کے پاپ کے بھاگی بنے ہیں) گورو کل میں مریادا پوروک کام بنایا ہوا
ہے۔ جدھر تم جاؤ گے۔ تمہیں ابھیاس ہوگا کہ ہمارا یہ استھان وہ استھان۔ مگر ہیں
لوگوں کے بُرے کاموں کا پربھاؤ تم پر پڑے گا۔ تم رشیل ہو۔ تم میں چپلتا نہ ہو۔
کھیلنے کے وقت کھیلو۔ اُس کے بعد استھر ہو جاؤ۔ مثال۔ پہاڑ کبھی ملتا ہے؟
اس کے اوپر کتنی برشا ہو گلے پڑیں ملتا نہیں۔ برکھش کی ڈالی ذرا سی ہوا سے
ہل جاتی ہے۔ پہاڑوں کی طرح تمہارے ہردے ہوں۔ ذرا بھی نہ ہلیں۔ میٹھا
بولنا۔ بولنا سچ۔ کڑوا نہیں بولنا۔ کوئی چلا جاتا ہے۔ تم اُس کو کہو کہ او کانے!
اُس کو یہ بُرا لگتا ہے۔ یدی تم برہمچاری ہو۔ کھشور کرایا ہوا ہے۔ کہ پڑھنے لکھنے

میں باو ہانہ پڑے۔ یدی تمہیں کوئی کہے کہ او گنجے! کہاں جاتا ہے۔ تو تم کو بُرا لگتا ہے۔ اس طرح تم کسی کو کڑوا نہ کہو۔ خواہ تمہارا نوکر بھی ہو اگر وہ کانا ہے تو تم کہہ سکتے ہو کہ کیوں بھائی آنکھ کو کیا ہوا۔ نوکر کو میٹھا بول کر بولاؤ۔ کڑوا بولنے میں تمہارا نقصان ہوگا۔ ایک بات اور یاد رکھو۔ بولو کم، سُنو بہت۔ بولنا اُتنا جتنا تم سے گورو پوچھیں۔ سنو وشیش۔ جتنا گورو بتاتے جاویں۔ سُنو۔ یدی تم اِس طرح چلوگے تو تمہارا کلیان ہوگا۔ ان سب پرتگیاؤں کو اگر کسی نے دھیان لگا کر نہیں سنا۔ تو گورو سے پوچھنا۔ ان کو لکھ لینا۔ ہر روز دھیان کرنا۔ اگر اس پر دھیان دو گے۔ تو تمہاری پتا رکھشا کریں گے۔ اور آنند دیں گے۔ جس پرماتما نے تمہارے لئے وستوئیں بنائی ہیں۔ اُس کی پراپتی کے لئے وِدّیا ادھین کرنا۔ اور اُس پر وشواس رکھو۔ ان پرتگیاؤں کو کنٹھ کر لو کنٹھ ہی نہیں بلکہ عمل کرو۔ پرماتما تب تم پر کرپا کریگے۔ ہم چاہتے ہیں اور سارے اُپدیش تم کو اس لئے دیئے گئے ہیں کہ جب تم وِدّیا پڑھ لو۔ اُس وقت یہاں اب تو تھوڑے پُرش اُپستھت ہیں۔ تمہارے لینے کے لئے لاکھوں آدمی آویں۔ تم کو دیکھ کر خوش ہوں۔ تم کو ابھمان نہ ہو۔ تم بڑی نمرتا سے اُن کے پاس جاؤ۔ سب ابھمان تیاگتے ہوئے اُس وِدّیا سے لابھ پہونچاؤ۔

پرماتما تم کو اور ہم کو بل دیویں۔ کہ تمہاری رکھشا کرتے ہوئے تمہیں وِدّیا ادھین کرا سکیں۔ سب پتاؤں نے مِل کر اپنی طرف سے تم کو سِکھشا دینے کے لئے مجھے نیت کیا ہے۔ منش کے دو جنم ہوتے ہیں۔ ایک شریر پیدا ہونے کا۔ دوسرا آتمک جنم۔ آج سے تمہارا دوسرا جنم شروع ہوا ہے۔ تمہارے شریر کی پالن پوشن تمہارے دُنیاوی ماتا پتا نے کی۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ اب ہم میں سامرتھ نہیں کہ دوسرا جنم دیں۔ اس لئے دوسرے پتا کے سپرد کیا۔ وہ تمہارے جیو آتما کا پالن پوشن اچھی طرح سے کریں گے۔ تم ان کو اپنی ماتا پتا بھراتا سمجھو۔ ان کی آگیاؤں کا پالن کرنا تمہارا کرتویہ ہوگا۔ اگر تم پالن کروگے تو منش بن جاؤ گے۔

ہے بالکو! اِن سب نے برہمچریہ کا برت دھارن کیا ہے۔ شاستر کہتا ہے۔ کہ آج سے یہ مان اپمان چھوڑ دیویں۔ یہ بڑے نمر شیل ہوویں۔ یہ آچاریہ کو

دھارن کرکے تم سے بھکشا لینے آئیں گے ۔ ہے بالو! بھکشا کے لئے اس لئے آویں گے ۔ کہ آپ پرارتھنا کریں ۔ تاکہ اِن کا برہم چریہ پورا ہو ۔ اشیرباد دیجئے ۔ کہ یہ سنساری موہ لوبھ سے آزاد ہو کر یہاں سے لابھ اُٹھا کر آپ کی سیوا میں جاویں +

اوم شم!

(۲) مختصر رپورٹ گوروکل

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान् विश्वानि
देव वयुनानि विद्वान्। युयोध्यस्मज्
जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नम
उक्तिं विधेम॥

ہے سارے برہمانڈ کے پتی پرماتمن آپ گیان سروپ سارے برہمانڈ کے پرکاشت کرنے والے ہیں۔ آپ سے بڑی نمرتا سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ سرو نر ناری کو سیدھے مارگ پر چلائے۔ پرماتمن اُس مارگ پر ہمیں چلائیے۔ جہاں اندھیرا نہ ہو۔ جس مارگ پر چل کر ہمارا سب کا کلیان ہو۔ پاپ کا جو مارگ ہے۔ اُس سے ہمیں جُدا کیجئے۔ اور آپنے امرت دھام کی طرف چلائیے۔

پرماتما کی کرپا سے گوروکل کو کھلے ہوئے آج پورا ایک ورش ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ سب بھائیوں کی سیوا میں اُس کا وارشک برتانت سُنانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ یہ میں پہلے بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس سمے جو برتانت سُناوں گا یہ چھپ کر آپ لوگوں کے سامنے نہیں آئے گا۔ کیونکہ میں نے سبھا میں پرارتھنا کی تھی۔ کہ سبھا کی انترنگ سبھا مجھے آگیا دیوے کہ کس ڈھنگ کی رپورٹ طیار کی جاوے۔ تب میں رپورٹ طیار کر کے سبھا میں پیش کروں۔ جو رپورٹ پاس ہووے۔ وہ سرو سادھارن میں شائع کر کے مُدرت کی جاوے۔ یہ گوروکل ایک سبھا کے ادھین ہے جس کی بڑی بھاری ذمہ واری ہے۔ اِس لئے اس سمے جو کچھ بیان کروں گا۔ وہ برتانت ہی ہوگا۔ میری آپنی سمتی نہیں ہوگی۔ آپنی سمتی اُس بڑی کتاب میں لکھوں گا کہ جب سبھا اُس کے لکھنے کی آگیا دیوے گی پر

۱؎ گذشتہ سالانہ جلسہ گوروکل پر مہاتما منشی رام جی ادھشٹاتا گوروکل نے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو سنائی تھی

سمے تھا جبکہ لوگ گورو کُل کے نام سے ناواقف تھے۔ اب وہ سمہ نہیں رہا۔ اِس لیئے اوشکتا ہے کہ ایک کتاب کی شکل میں اِس کی رپورٹ اور سکیم شائع کر کے سروسادھارن کے پاس بھیج جاوے۔ یہ بتلانے کی کہ گوروکُل کی کیا اوشکتا ہے آپ کے روبرو ضرورت نہیں۔ سکولوں اور کالجوں میں وہ تعلیم نہیں ہوتی۔ جو پورن منش پیدا کر سکے۔ جس سے آتما اور شریر پورے بلشٹ ہوں۔ اِس لیئے ہم کو اِس سمہ سے پراچین سمہ میں جانے کی ضرورت ہے۔ برہمچریہ کو پُنر جیوت کرنے کی اوشکتا ہے۔ آپ کا اِس پریم سے بیٹھنا ہی اِس بات کی ساکشی ہے کہ آپ گوروکُل کی اوشکتا کو جانتے ہیں۔ آریہ سماج کے پروَرتک اِس کی بنیاد رکھنے والے مہرشی سوامی دیانند نے اپنی پُستکوں میں جگہ بجگہ لکھا ہے۔ کہ یہ دیش برہمچریہ کے نشٹ ہونے سے رساتل کو گیا۔ اُس کے پُنر جیوت ہونے سے ہی اِس کا پُنر جیون ہوگا،، وہ کہتے تھے کہ جب آٹھ برس کے تمہارے پُتر پُتریاں ہو جاویں تو اُن کو گوروکُل میں بھیج دو اور اِس پرکار کے وہاں آچاریہ ادھیاپک ہوں۔ لیکن ہم اِس کے گورو کو نہ سمجھتے ہوئے اور ہی طرف چلے گئے۔ کنتو کبھی کبھی جو سوچنے والے ہیں۔ اُن کو دھیان آتا تھا۔ کہ سب کچھ ہوتا ہے پرچار بھی ہوتا ہے۔ اور اُتساہ بھی ہے۔ پھر بھی سدھانت کیوں نہیں پھیلتے۔ اُن کا اُتر اِس طرح ملتا تھا۔ کہ سوامی کہتے ہیں۔ برہمچریہ آشرم کو سُدھارو تب سُدھار ہوگا۔ اِس سب کہنے اور اندولن کرنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ چند پُرشوں نے کہا۔ کہ آؤ ہم مِل کر وچاریں کیا ہم گوروکُل کھول سکتے ہیں۔ میں یاد دلانا چاہتا ہوں۔ ایک دفعہ ٹھاکر گوبند سنگھ جی نے اخبار میں لکھا۔ اگر گوروکُل کھلے۔ تو میں دس ہزار روپیہ نقد دینے کو طیار ہوں اور اپنا ایک لڑکا بھی۔ اِس پر آریہ سماج نے اُنہیں پتر بھیجے۔ کہ ہم گوروکُل کی ضرورت پر وچار کریں گے۔ وچار ہوئے راتیں بیٹھ کر۔ یدی اُس وقت کوئی بڑے آدمی ہوتے تو کہتے کہ یہ تھوڑے آدمی شیخ چلّی کی طرح ریت پر قلعہ بنا رہے ہیں۔ اِس کا کوئی پرنام (نتیجہ) نہیں ہوگا۔ رزولیوشن لکھا۔ اور مجھے کہا گیا۔ کہ میں اِس کی رپورٹ کروں (دیکھئے بڑے بڑے کاموں کا کس طرح آرمبھ ہوتا ہے)۔ مجھے فرصت نہ تھی۔ مجھے اتنا بھی سمہ نہ دیا گیا۔ کہ جو ایک معمولی آرٹیکل

کے واسطے ضروری ہوتا ہے۔ میں نے رپورٹ لکھی۔ اُس میں کچھ ویدوں کی نسبت بھی ذکر تھا۔ کہ ویدوں کے شیش بھاشیہ کرنے کی کیا ودھی ہو سکتی ہے۔ سبھا یہ رپورٹ چھپوا کر بانٹ دی۔ سبھا کا جلسہ ہوا۔ نومبر ۱۸۹۸ء کے جلسہ میں رپورٹ پیش ہوئی۔ بھول سے انترنگ سبھا نے یہ وشیہ ہی نہ رکھا۔ پھر کیسے پیش ہو سکتا تھا۔ کاریہ کرتے کرتے رات کے تین بج گئے۔ اکسمات کیا بات ہوئی۔ کہ میں نے ایک پرستاؤ پیش کیا وہ گر گیا۔ اس وقت مجھے تو کچھ افسوس نہ ہوا۔ کہ میرا پیش کیا ہوا پرستاؤ گر گیا۔ مگر باقی ممبروں نے سمجھا "ان کا پیش کیا ہوا پرستاؤ گر گیا ہے کہیں یہ ناراض نہ ہو جاویں" انہوں نے شاید میرے خوش کرنے کے لئے گورکل کا وشیہ پیش کر دیا۔ سب اُٹھ کھڑے ہوئے ۱؎ بحث ہونے لگی۔ کوئی کہے کہ اتنا روپیہ ہو۔ اور کوئی کہے کہ تیس ہزار روپیہ کے لئے اپیل ہو۔ جب آٹھ ہزار روپیہ نقد ہو جاوے۔ تب گورکل کھولا جاوے۔ میری رائے تھی۔ کہ تیس ہزار روپیہ میں گورکل چل جاویگا۔ یہ پاس کر کے گھروں کو چلے گئے۔ وچار نہیں تھا۔ کہ کیا ہوگا۔ اس کے پیچھے جب روپیہ مانگا گیا۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اکال پڑا ہوا تھا۔ تیس ہزار روپیہ تجربہ کے لئے اکٹھا ہوا۔ اُس کے بعد وچار ہوا۔ کہ گورکل کس استھان پر کھولا جاوے۔ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔ کوئی کسی جگہ کہے اور کوئی اور جگہ۔ بھیم گوڑے کی کوٹھی کے واسطے بڑا زور لگایا گیا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ نراش ہو گئے۔ (کیونکہ گنگا کے کنارے پر گورکل کھولنے کا وچار تھا)۔ اور چلے گئے۔ اُس سمے جب ہم جگہ کی تلاش کرتے پھرتے تھے۔ میں ہری دوار آیا۔ وہاں چند چپراسی میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں نجیب آباد آریہ سماج کا ممبر ہوں۔ منشی امن سنگھ جی آپ سے ملیں گے۔ اور جگہ کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ میں کھشما مانگتا ہوں۔ کہ منشی صاحب آئے۔ اور میں نے کوئی توجہ نہ کی۔ میں نے سمجھا۔ کہ یہ ویسے ہی ہیں۔ جنگل دینے کو ہی کہتے ہیں۔ اور کبھی [illegible] ناراض ہو جاتا۔ کہ میں کس لئے آیا اور یہ توجہ ہی نہیں کرتے۔ ستمبر میں منشی صاحب

۱؎ چونکہ پہلے سبھا کے اجلاس رات کو ہوا کرتے تھے۔ اور ممبران دوران اجلاس میں آرام بھی کر لیا کرتے تھے۔ یہ اُس کی طرف اشارہ ہے۔ کہ گورکل کا وشیہ شروع ہوتے ہی سب ممبران اُٹھ بیٹھے۔

نے پھر مجھے پتر لکھا۔ کہ میرے گاؤں سے اگر دو چار بیگھہ سے کام چل جاوے تو حاضر
ہوں۔ میں نے انہیں بھی اُن شخصوں میں سے سمجھا جو کہتے تھے کہ اگر ملتان میں گورو کُل کُھلے
تو ہم زمین دینگے۔ کوئی سری گوبند پور کے واسطے کہتا تھا۔ پھر میں کیا سُنتا ہوں۔ کہ
منشی امی سنگھ جی نے نجیب آباد آریہ سماج کے جلسہ پر اپنا کل گاؤں گورو کُل کے ارپن
کر دیا۔ ایک سال بعد سبھا نے مجھے بھیجا۔ تا کہ میں یہاں آکر دیکھوں کہ کہاں استھان
بن سکتا ہے۔ آپ حیران ہونگے۔ کہ لوگ اسی جگہ پر ٹھہرے اور چلے گئے۔ میں
بھی گھومتا گھومتا آیا۔ اِدھر اُدھر جنگل ہی جنگل دیکھا۔ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ کیسا
جگہ تھی۔ یہ وہ جگہ تھی۔ کہ یہاں کوئی حوصلہ والا آدمی بھی شام کو اکیلا نہیں آسکتا تھا۔ ہم
آکر یہیں کھڑے ہو گئے۔ جب جنگل سارا کٹ گیا۔ تو معلوم ہوا کہ یہی استھان گورو
کُل بننے کے یوگیہ ہے۔ میری سمتی میں منشی امی سنگھ جی گورو کُل کی طیاری کر رہے
تھے۔ یہاں پہلے کھیتی تھی۔ منشی جی سولہ برس سے اس کی طرف کچھ توجہ نہیں
کرتے تھے۔ اگر یہاں بھی کھیتی ہوتی۔ تو استھان کے لئے اور جگہ بھی تھی۔ وہ جگہ
بھی اُتم ہوتی۔ لیکن چونکہ اس استھان پر گورو کُل بننا تھا۔ اس لئے یہاں جنگل
ہو گیا۔ آپ سے پوچھتا ہوں اور بہتوں سے میں نے پرشن کیا ہے۔ کہ کیا کسی منش
کی بُدھی پر وشواش تھا۔ کہ سوچ کر ایسا کام کر لیویں۔ یہاں جو کچھ بنتا ہے۔ وہ سب
پرماتما سرب شکتی مان کی تیاری سے ہوتا اور نیم انوسار بنتا ہے۔ آپ لوگ کبھی گر جاتے
ہیں۔ اُس وقت ہماری کیا اوستھا تھی۔ منشی طوطا رام۔ پنڈت گنگا دت جی سے
پوچھئے ہماری اوستھا۔ یہاں جنگل ہی جنگل تھا۔ ہم گاؤں میں ٹھہرے۔ ذرا خیال
ہوا۔ کہ آج پتھرے نہیں ملے!! ہم سب کچھ بھول گئے۔ اور [illegible]وں نے کہا۔
جُناب! یہاں تو کچھ بھی نہیں۔ یہاں کوئی آنے کا ہی نہیں!! جب ہم [illegible] لگے تو
پتھرے آ گئے۔ جب ہم پورن طور پر نراش ہو جاویں۔ اُسی وقت کام بن جاوے
اس پرکار جنہوں نے دیکھا ہے۔ کہ منش تھوڑی ہی بات پر گرتا اور اُٹھتا ہے۔ پرماتما
پر جن کو وشواش ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ پرماتما ہم انوسار اپنے پربندھ کے انوسار

لہ جنگل متعلقہ موضع کانگڑی +

سہ جہاں اب گورو کُل کی عمارت ہے +

کام کرتا ہے۔ آج جو اوستھا گوروکل کی ہے۔ وہ ہمیں ہماری آئندہ بہتری کا وشواش دلاتی ہے۔ آیئے اپنے کرموں کا اندازہ لگایا جاوے۔ تو ہم کو وشواش نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے ایسے بھاگیہ ہوں کہ شاستروں میں کہے ہوئے برہم چاری ہماری زندگی میں برہم چاری بنیں۔ کنتو پرماتما کے نیم کو دیکھتے ہیں۔ اس کی شکتی کو دیکھتے ہیں۔ تب وشواش ہو جاتا ہے۔ کہ یدی اس میں پرماتما کا ہاتھ کام نہ کرتا ہو تو اس میں کبھی بھی کامیابی نہ ہووے۔ اس کے کھلنے میں کیا خیال تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ گوروکل کھل ہی نہیں سکتا۔ میں آپ سے پہلے ہی کہہ دوں۔ کہ اوروں کا کیا خیال تھا۔ اور میرا کیا خیال تھا۔ اس کے پڑھنے سے سب شنکائیں دور ہو جاویں گی۔ یہ سبھا میں پیش کی ہوئی اپنی پہلی رپورٹ میں سے پڑھتا ہوں۔ کیا گوروکل پراچین طریقہ پر چلنا ممکن ہے۔ ناممکن کوئی چیز نہیں۔ حالات ایسے ہوتے ہیں۔ جو انسانوں کے حوصلے پست کر دیتے ہیں۔ خصوصاً اس وقت جبکہ انسانوں کے سارے بل ویریہ تباہ ہو چکے ہیں۔ ہماری آتمائیں نربل ہو چکی ہیں۔ ایسے موقعہ پر گوروکل کی نسبت سوچنا مشکل ہے۔ ہمارا دعویٰ ہرگز نہیں۔ کہ ہم ابتدا ہی میں پورا پورا آدرش گوروکل کا کر سکتے ہیں۔ ہمارا منشا ہے پراچین طریقہ پر گوروکل ہے جو کہ شہر اور گاؤں سے باہر ہو۔ سندھیا۔ اگنی ہوتر کرنے والے ویدوں تک تعلیم دلا کر کے لڑکے نکالیں۔

سب سے پہلے آپ کو بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ گوروکل کھولتے سمے اور اب بھی یہ دعویٰ نہیں ہے۔ کہ اس وقت آچاریہ جیسے (جو کہ شاستروں میں درج کئے گئے ہیں) موجود ہیں۔ اور ویسے برہم چاری موجود ہیں۔ اگر دعویٰ نہیں۔ تو کیا تم کہہ سکتے ہو۔ کہ تم نے برہم چاری بنانے کی کوشش کی ہے۔ جیسے ہی تم سنتان شدھ اتپن کرو گے۔ ویسے ہی یہاں کے آچاریہ جو آپ کے بچوں کو سکھشا دیں گے شدھ ہوتے جاوینگے۔

اب آپ کو سال گذشتہ کے مختصر حالات سناتا ہوں۔

گوروکل میں گذشتہ سال ۵۰ برہمچاری تھے۔ اس سال کے واسطے بیس برہمچاری اور داخل کرنے کی آگیا ہے۔ اس سمے بنسل برہمچاریوں میں سے کچھ پروشٹ ہو چکے ہیں۔ ۲۷ کا آج ویدآرمبھ سنسکار ہوا ہے۔ لیکن تین داخل ہونے والے

برہم چاری اِس لئے نہیں پہونچے کہ اُن کے والدین کو کسی نے کہہ دیا کہ بری دوار بیماری ہے۔ جب وہ داخل ہو جاوینگے۔ تو گل برہم چاری ۵ ہو جاوینگے۔ سکھشا کے سمبندھ میں بتلانے کی اوشکتا نہیں۔ پاٹھ ودھی گوروکل آپ نے دیکھی ہوگی۔ دن چریا۔ گرمیوں میں بڑے برہمچاری چار بجے اور چھوٹے ساڑھے چار بجے سردیوں میں بڑے ساڑھے چار بجے اور چھوٹے پانچ بجے جاگ اُٹھتے ہیں۔ اُن کو سکھشا یہ دی گئی ہے۔ کہ جس سمہ تمہارے نیتر کھلیں۔ اُٹھ کر اپنے اپنے تخت پوش پر بیٹھ جاوٗ۔ بڑے برہمچاری من میں وچار کریں۔ اور چھوٹے وید منتروں کا اوچارن کریں۔ اس کے پشچات بستر دھارن کر کے اشنان آدی کے بستر لپیٹ کو گلے میں ڈالے جل پاتر لے کر باہر چلے جاتے ہیں۔ اُس سمہ یہ حالت ہوتی ہے۔ جو برہم چاری روگی ہو جاتا ہے۔ اُس کو تنگ کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ باہر نہ جاوے۔ دنت دھاون (داتون) سنان۔ سندھیا آدی کر کے جب یہاں آتے ہیں۔ تو ہون کنڈ کے گرد اگرد سب برہمچاری بیٹھ کر ایک سور سے منتر اُچارن کر کے مل کر ہون کرتے ہیں۔ ان میں ادھشٹاتا۔ ادھیاپک بھی شامل ہوتے ہیں۔ پھر اُپدیش ہوتا ہے۔ وہ اُپدیش ایک خاص معنی رکھتا ہے۔ اُس سے برہمچاریوں کو بہت مدد ملتی ہے۔ اُن پر دھرم کا پربھاوٗ ڈالا جاتا ہے۔ برہم چاری بھی جانتے ہیں۔ کہ اُنھوں نے کیا لابھ اُٹھایا ہے۔ اُس سمہ اُن کے ہردے کیسے شدھ ہو جاتے ہیں۔ یہ اوستھا اُن کے چہروں سے معلوم ہو جاتی ہے۔ (میرے پتر جو سب کے سب یہاں اُپستھت ہیں۔ اُن سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ پراتہ کال اُپدیش سُننے کا سمہ ہوتا ہے۔ اگر تم اُس سمہ من کو پوتر کر کے بیٹھو گے تو تمہارا دھرم بل بڑھے گا۔)

اِس کے بعد ہر ایک برہمچاری کو ڈیڑھ ڈیڑھ پاوٗ دودھ دیا جاتا ہے۔ جو کم چاہے اُس کو کم دیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ ہر روز ورزش کرتے ہیں۔ اِس لئے سب اس قدر دودھ پی لیتے ہیں۔ پشچات پڑھنے کا سمہ ہو جاتا ہے۔ البعضے پُرش پرشن کرتے ہیں کہ برہم چاریوں کو پراتہ کال اُٹھا کر گنگا لیجانا ٹھیک نہیں۔ وہ پُرش دس دن کی وشیش آگیا یہاں ٹھہرنے کی لے لیویں۔ دس دن تک اِن کے ساتھ آ دیں جاویں۔ پھر دیکھنے پر اُن کو پتہ لگے۔ اور پرشن کا اوتر خود بخود اُنہیں مل جائے۔ چھوٹے

سے چھوٹا برہم چاری چاہتا ہے ۔ کہ گنگا میں جا کر غوطہ لگاوے ۔ اگر بیماری پر
ویایام سے اُن کو منع کیا جاتا ہے ۔ تب بھی وہ ضرور کرنا چاہتے ہیں ۔ تکلیف ایسہ
سے ہوتی ہے ۔ سخت سردیوں میں کنوئیں کے تازہ جل سے اشنان کرایا جاتا ہے ۔
اکتوبر کے خاتمہ پر گنگا پر سنان کرانا بند ہو جاتا ہے ۔ جب گرمیاں آتی ہیں ۔ تب پھر
شروع کرایا جاتا ہے ۔ ہمارے پاس دھن نہیں ۔ سامان نہیں ۔ یدی یہاں ایک
بڑا کنواں لگ جاوے ۔ حوض طیار ہو جاوے ۔ تو برہم چاری بڑے آنند سے نہا
سکتے ہیں ۔ صحت کا لحاظ رکھا جاتا ہے ۔ جب اشنان کی اوشکتا نہیں ہوتی ۔ تو نہیں
کرایا جاتا ۔ (اتنا کیول اس لئے ورنن کر دیا ہے ۔ کہ اس کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں
ہو گئی ہیں) ۔ آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک برہم چاری پڑھتے رہتے ہیں ۔
پشچات بھوجن کر کے آرام کرتے ہیں ۔ آرام کے سمے جو کچھ نظارہ ہوتا ہے ۔ وہ
دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ۔ آرام کر کے ایک بجے سے ساڑھے چار بجے تک پڑھائی
ہوتی ہے ۔ درمیان میں پونے تین بجے پھر دودھ دیا جاتا ہے ۔ اس کے بعد شوچ
آدی کو چلے جاتے ہیں ۔ واپس آ کر اگنی ہوتر کر کے رات کا بھوجن کرتے ہیں ۔
بھوجن کر کے اپنے اپنے ادھشٹاتاؤں کے پاس چلے جاتے ہیں ۔ کوئی پرشن
کرتا ہے اور کوئی کچھ شکھشا لیتا ہے ۔ نو بجے یہ حالت ہوتی ہے کہ احاطہ میں کوئی
بولتا نہیں ۔ سب سو جاتے ہیں ۔

برہم چاریوں کے شریروں کی کیا اوستھا ہے ؟ ۔ شریر آپ کے سامنے ہیں ۔
مجھے بتلانے کی ضرورت نہیں ۔ ان کی شاریرک اوستھا کا آپ خود دیکھ کر اندازہ
لگا سکتے ہیں ۔

آتمک اوستھا کی نسبت جو ورشک مہاشے یہاں آئے ہیں وہ کہہ سکتے
ہیں کہ کیسی ہے ۔ آپ کو بتلانے سے لابھ نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ کٹھن سے کٹھن
ہی ہو گا ۔

بالک اوستھا کا اندازہ پریکشا سے لگائیے ۔

چوتھی شرینی کی پڑھائی اشٹادھیائی پونے پانچ ادھیا تک اُداہرن پرتیو
داہرن شنکا سمادھان ہوا ہے ۔ اور یہ برہم چاری آٹھوں ادھیائے کا ارتھ کر سکتے ہیں

سنسکرت سے آریہ بھاشا - پرستاؤ - رائٹنگ - جواب مضمون - گنت - سود تک حساب - اقتباس - بھوگول پراکرت فزیکل جاگرفی منتیجہ یہ ہے -

نمبر	نام برہمچاری	[illegible] ۱۰۰	[illegible] ۱۰۰	[illegible] ۵۰	[illegible] ۲۰	گنت ۶۰	[illegible] ۴۰	کل میزان (جوڑ) ۳۷۱
۱	ہریش چندر	۸۶	۷۴	۴۵	۷	۵۳	۲۹	۲۹۴
۲	جے چندر	۸۲	۹۳	۴۳	۹	۳۹	۳۰	۲۶۶
۳	اندر چندر	۷۶	۶۳	۴۵	۱۰	۲۲	۲۹	۲۴۶
۴	برہم دت	۱۰	۱۰	۳۳	۱۳	۳۷	۲۸	۱۳۱
۵	بھوج	۴۲	۱۱	۲۶	۱۰	۲۳	۱۸	۱۳۰
۶	بھاردواج	۲۰	۲	۲۳	۵	۲۱	۲۳	۹۴

اِن کی پریکشا پنڈت دولت رام جی نے لی - اُنہوں نے لکھا ہے - ہریش چندر - جے چندر - اندر چندر - سوُبدھی - برہم دت - بھوج کو میں خود پڑھا چکا ہوں - اول تینوں کے ساتھ آخری تین نہیں چل سکتے -

تیسری شیرینی میں آٹھ لڑکے ہیں - ان کا نتیجہ یہ ہے -

نمبر	نام برہمچاری	[illegible]	[illegible]	گنت	[illegible]	[illegible]	کل میزان (جوڑ)
۱	وشوناتھ	۵۸	۲۰	۲۵	۳۶	۱۳	۱۵۲
۲	یگیہ دت	۵۶	۸	۲۱	۳۷	۹	۱۳۱
۳	گیان چندر	۳۵	۸	۲۵	۳۶½	۱۲	۱۱۶½

سے رپورٹ پڑھتے سمے مہاتما جی نے مختصراً نتیجہ بیان کیا تھا - لیکن یہ نتیجہ اخبار ست دھرم پرچارک سے لیا گیا ہے -

۴	چندرمنی	۴۸	۶	۲۲½	۲۴	۸	۱۰۹½	
۵	یدھشٹر	۴۴	۶	[illegible]	[illegible]	۱۰	۱۰۹	
۶	بشوکرما	۴۲	۰	۲۳½	۳۰	۸	۱۰۳½	
۷	شنکرآنند	۴۶	۰	۱۱½	۳۳	۸	۹۹½	
۸	وشوجت	۵۱	۰	۹	۱۴	۱۱	۸۸	

دوسری شیرینی میں ۲۴ لڑکے ہیں اور پرتھم شیرینی میں ۲۱ پنڈت دولت رام نے پریکشالی۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا پاٹھ اتی پرسنشنہ ہے۔

ماسٹر آتمارام جی نے بھی پریکشالی۔ ان کی یہ رائے ہے۔ کہ چوتھی شیرینی کے لڑکے جو گیان رکھتے ہیں۔ وہ مڈل انٹرنس کے کوئی کوئی لڑکے رکھتے ہونگے۔

پنڈت گنگادت جی مکھیہ ادھیاپک ہیں۔ پنڈت بھیم سین پستک لکھنے کا کام کرتے ہیں۔ تین پستک بنائے ہیں۔ راماین کے شودھنے کا کام کر رہے تھے۔ کنتو اب ان سے استادھیائی کا کام لیا ہے۔ اور پنڈت وشنومتر۔ پنڈت بھگت رام پڑھاتے ہیں۔ مہاشہ گنیش دھار لیشور بی اے (مجھے شوک ہے۔ کہ وہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں) مدراس یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ اسلامیہ مدرسہ حیدرآباد دکن میں بمشاہرہ ۲۰۰ روپیہ ماہوار سائینس پروفیسر تھے۔ یہاں آئے اور حالات دیکھ چلے گئے ہیں جو تھی واپس آنے کی نیت کر گئے تھے۔ اس تتھی پر نہیں آئے۔ ان کا پترآیا کہ دو ماہ تک آؤں گا۔ اور ساتھ ہی کہتے ہیں۔ کہ میرا کوئی ادھکار نہیں۔ کہ میں گورو کل میں رہ سکوں۔ کیونکہ میں نے برہمچریہ پالن نہیں کی۔ میری ماتا اور استری میرے ساتھ آنے کو طیار ہیں۔ میں لونگا کچھ نہیں۔ نہیں تو کوئی اور ادھیاپک رکھ لیں میں فزیکل سائینس کی کتابوں کا بھاشا کرونگا جن جن پستکوں کی ضرورت ہوگی سمہ لگاؤں گا۔ یہ سوال دوسرا ہے کہ ہم اس کو کس طرح پر رکھیں گے سب مجھے سمہ نہیں

سلہ آپکا بیاہ ہوئے چھ برس ہو گئے ہیں اس وقت استری پرش دونو نے برہمچریہ کی تھی۔ کہ جبتک ہم دونو ودوان نہو لینگے۔ تبتک سنتان اتپتی نہیں کرینگے۔ اب دو سنکرنی بات چیت کرتے ہیں اور برہمچریہ کی سنکریت ہیں

کہ بتاؤں وہ کیسے اعلےٰ خیالات کے آدمی ہیں۔ اور کیسا جیون بتیت کر رہے ہیں۔ ایسے جیون چرتر رکھنے والے جب آپ موجود ہیں تو ہم کو نراش نہیں ہونا چاہیئے۔ اُن کی جگہ اب پنڈت بھگت رام نے سارا بوجھ اپنے اوپر لیا ہُوا ہے۔

سہائتا دینے والے - پہلے تین ماہ ڈاکٹر بالمکند جی نے یہاں رہکر علاج میں بڑی مدد دی اور گھاس بوٹیوں کے صاف کرنے کی ہدایت کی۔ اب ڈاکٹر جی نے یہ حالت دیکھ کر کہا کہ میں بڑا پرسن ہوا۔ اُن کا خیال ہے۔ کہ اگلے موسم سرما میں بیماری نہیں ہوا کرے گی۔ اس کے بعد ڈاکٹر لاکشمی چند جی آئے۔ یہاں گورو کل میں اسو آدمی رہتے تھے۔ سردیوں میں ایک لڑکے کو بھی نمونیا نہیں ہوا۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ بڑی گرم یا اچھی جگہ سردیوں میں کسی گھر میں ایک کو بھی نمونیا نہ ہُوا ہو۔

ڈاکٹر شمبھو دیال جی سہائتا دینے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور بڑے پریم سے سیوا کرتے ہیں۔ اونہوں نے ایک مکان ۷۰۰ روپیہ کی مالیت کا گورو کل کو دیا۔ اور کہا ہے کہ حکمت کی کتابیں ۸۰ - او نار جراحی ۳۰ - انگریزی پستک ۵۰ یہاں ہی داخل کر لو۔

بھنڈاری یہاں کے مہاشہ سالگ رام سبھا سد آریہ سماج جالندھر کے ہیں۔ وہ یہاں مفت کام کر رہے ہیں۔

بجنور آریہ سماج کے پردھان بابو گوری شنکر نے فرلوئی ہوئی ہے۔ کُل انتظام گاؤں کا وہ کرتے ہیں۔ اُن کی حالت یہ ہے کہ یہ بھی کام کر دیں اور وہ بھی۔ اس میں بھی شک نہیں ہے۔ کہ گورو کُل کا دودھ نہیں پیتے۔

بابو پرتاب سنگھ جی نے پہلے بہت پرنگیا مانی کی۔ باوجود اقرار کے نہ آئے لیکن اب وہ سب کام عمارت کا کرتے ہیں۔ میں عمارت کے کام میں خراب ہوتا رہا ہوں۔ یہاں جو کچھ کامیابی ہوئی ہے۔ ایک آدمی کی وجہ سے نہیں بلکہ سب مل کام کرتے ہیں۔ سب کو پریم ہے۔ جس کو پریم نہیں۔ وہ الگ ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر آپ تو مشکور ہوں گے بابو جوتی رام کے۔ جنکا سمبندھ یہاں بہت رہا ہے۔ آپ تو اُن کو دھنباد دینگے۔ کیونکہ جو کچھ نقشہ آپ نے گورو کل کا دیکھا ہے۔ یہ سب اُن کی بدولت ہے۔ سہائتا دینے کے واسطے بابو کیشب دلیا جمیر سے

آئے ہوئے ہیں۔ جب دیکھتے بیٹھے سوچتے ہیں کہ گورو کل کی بہتری کیونکر ہو۔

جس برہم چاری کے دل میں یہ ٹھیک بھاؤ نہیں وہ وچارے اور سمجھے۔ کہ یہ کل ہے۔ دوسرے برہمچاری تو شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اس کو کل نہیں سمجھتا۔ برہمچاریوں کا پریم ادھیاپک کے ساتھ پتا کے سمان ہو۔ نربلتا بھول کر بل حاصل کریں۔ دویش چھوڑ دیں۔

کرم چاریوں سے کہتا ہوں۔ جب تم برہم چاریوں کے چہرے دیکھو کہ وہ ہم سے سہائتا لینے آئے ہیں جب اُن کو دیکھو۔ تو دویش کو چھوڑ دیا کرو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہتک ہو جاتی ہے۔ ایسا فاسد خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔ اُن کے دلوں میں جو ایرشا دویش آئے۔ وہ برہم چاریوں کے چہروں سے بھسم ہو جاوے۔

میں کہہ نہیں سکتا۔ کہ ہم نے کل بنا لیا ہے۔ چونکہ آدرش کی طرف قدم اُٹھانا ہے۔ تھوڑی بہت بنیاد ڈالی ہے۔ اس لئے اطمینان ہے۔ جو اوپائے یہاں برہم چاریوں کی اونتی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اُن کے مفصل سنانے کے لئے وقت نہیں ہیں

مکان کی نسبت اتنا بتلا دینا ضروری ہے۔ کہ سارے مکان پر دس ہزار روپیہ منظور شدہ سماپت ہو چکا ہے۔ اب وشیش خرچ ہو رہا ہے۔ اس میں سے بابو جگناتھ ۲۰۰ روپیہ اور رمیا نمبر والے بھائی ۱۱۰ روپیہ اکٹھا کر کے بھیج چکے ہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اور بھی کر رہے ہیں۔ ایک ہزار روپیہ چوہدری جیکشن داس امرتسر لوہسی نے دیا تھا۔ اس میں سے پستکالہ کے کمرے بنانے میں صرف ہوگا۔ کتنی ہی پستکیں اور الماریاں آئی ہیں۔ اُن کی قیمت ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ ہے۔

اخیر میں ایک تھوڑا سا حساب بتلانا ہے۔ حساب موٹا ہے۔ اُسے آپ سن لینگے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اب تک گورو کل کے فنڈ میں ۶۸۴۹۲ روپیہ جمع ہوا ہے برہم چاریوں کا وظیفہ۔ فیس۔ سود وغیرہ ۷۸۰۱ روپیہ کل ۷۶۲۹۳ روپیہ ہوئے اس میں سے کل ۲۱۱۷۰ روپیہ خرچ ہوا۔ اسی میں مکان کا خرچ وغیرہ وغیرہ سب شامل ہے۔ اب کل زر باقی ۵۵۷۵۴ روپیہ رہا۔ جس میں سے پندرہ ہزار گاؤں والا اور دیگر اور روپیہ ہے۔ اور آپ کو اس کی بچت بھی سرمایہ میں ڈالنی پڑیگی۔ تو اس حساب سے اس وقت آپ کے پاس روزمرہ کے خرچ کے واسطے صرف

۶۵۸۲ روپیہ رہتا ہے۔ اڑھائی ہزار روپیہ آپ اس ورش کے واسطے منظور کر چکے ہیں
اس ورش کی سماپتی پر چار ہزار روپیہ آپ کے پاس خرچ کرنے کے واسطے بچے گا۔
اگر اُس وقت آپ ایک ودیارتھی بھی نہ لیں اور ایک ہزار روپیہ اور کسی فنڈ سے
لیں۔ تب گذارہ ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ گذارہ کس طرح ہو۔ گوروکُل آئندہ کس طرح پر
چلے۔ جس طرح آپ نے ابتک چلایا ہے۔ اس طرح چل نہیں سکتا۔ میں نے سبھا
میں پیش کیا تھا کہ ۱۲ لاکھ کی مستقل فنڈ کے لئے اپیل ہو۔ وہاں سے ۵۰ لاکھ
کے واسطے اپیل کرنا منظور ہوا ہے۔ میں آپ کے سامنے پیش کروں۔ کہ پچاس
لاکھ کیوں چاہیئے۔

پہلے یہاں جو آمدن ہوئی ہے وہ سناتا ہوں۔ مٹھائی فنڈ ۸ آنہ — ۵۴۴ روپیہ
کل ورشک مہاشہ جو یہاں آتے ہیں۔ مٹھائی نہیں دے جاتے ہیں بلکہ نقد۔
۱۵۵۵ روپیہ نقد کنواں کے لئے جمع ہیں۔ بھکشا فنڈ میں ۲ آنہ — ۸۸۰ روپیہ
جمع ہوئے۔ بھکشا فنڈ کا روپیہ پدارتھ ودیا پستکالہ کی اونتی میں لگایا جاویگا۔
۷۸۱ روپیہ گاؤں کے نقد جمع ہیں۔ اوشدھالیہ کے واسطے ۸۸۴ روپیہ۔ چودہری
جیکشن داس جی کا ایک ہزار روپیہ مکان کے لئے۔ اونتی فنڈ ارتھات کسی نے
کپڑے وغیرہ وغیرہ دیئے۔ ۵۰۱ روپیہ۔ مندر کے لئے اخیر فروری تک ۲۲۰
روپیہ آ چکے ہیں۔ اس سے اتی رکت اور سنانے کا وقت نہیں۔

اب بتلاتا ہوں۔ کہ پچاس لاکھ کیوں چاہیئے۔ اُمید ہے کہ جس طرح آپ اب
لڑکے لے رہے ہیں۔ اگر بیس بیس ہر سال لیں۔ تب ۳۶۰ - ۱۸ سال میں برہمچاری
ہونگے۔ اگر کچھ آئے کچھ چلے گئے کا معاملہ رہا۔ تب ۴۰۰ تک ہو جاوینگے۔ ۶۰۰
لڑکوں کے لئے ایک لاکھ چوالیس ہزار روپیہ سال بھر میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ دس
روپیہ خوراک اور پانچ روپیہ پڑھائی پر۔ جب بڑی جماعتوں میں جاوینگے۔ تب زیادہ
خرچ آویگا۔ پس آخیر تک یہی اوسط پھیل جاتی ہے۔ آپ نے وعدہ کیا ہے
کہ جب کافی سرمایہ ہوگا تو فیس بند کیجاوے گی۔ پھر لڑکیوں کا گوروکُل کھولا جاویگا۔
جب پچیس برس پرینت پڑھائی ختم کرینگے۔ تو کئی لڑکوں کو دیش دیشانتروں
میں کلاکوشل وغیرہ سیکھنے کے لئے بھیجنا پڑیگا۔ اس میں ایک کا ۵۰۰۱ روپیہ سالانہ

خرچ ہو اکریگا - ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کا خرچ ہے - آپ گوروکل کو سارے بھارت ورش کے لئے یونیورسٹی بنا رہے ہیں - اسٹریکٹ درشٹیہ ہے جبکہ چار ہزار روپیہ خرچ کے لئے جمع ہے اور ہم سارے بھارت ورش کے لئے گوروکل بنا رہے ہیں ! - ایک لاکھ ساٹھ ہزار کچھ بھی نہیں - آپ کو کئی ایک لاکھ ساٹھ ہزار خرچ کرنے پڑینگے - چالیس لاکھ سرمایہ اس لئے چاہیئے - کہ ۲۰۰ لڑکوں کو پڑھائیں ودیالئے کا مندر چاہیئے - ۲۰۰ برہمچاریوں کے لئے اوتم ستھان چاہیئے - آپ اپنیر کرسی نہ دیں لیکن مکان تو عمدہ چاہیئے - دو لاکھ کا آشرم - ایک لاکھ او شدھالیہ دو لاکھ چِکتسالہ - پدارتھ ودّیا کا سامان دو لاکھ - جیوتش بھون کے واسطے دو لاکھ وغیرہ وغیرہ اس کے سوائے اُن روپیوں سے آپ گاؤں پیدا کیجئے -

پچاس لاکھ روپیہ اکٹھا کریں - تب آپ گوروکل بنا سکتے ہیں - اس طرح کی اپیل پچاس لاکھ روپیہ کہدینا ہنسی معلوم ہوتی ہے - آپ بتلایئے - جب ہم گوروکل بنسی رام کی دھرم سالہ میں کھولنے لگے تھے - وہ کتنی زمین تھی - اُس کے ساتھ اس زمین کا اندازہ لگایئے - تو ہنسی معلوم نہیں ہوتی - آپ دیکھئے یہ کیسا آنند دایک استھان ہے - جب وہ پربندھ ہوا تو اسی طرح یہ بھی پچاس لاکھ روپیہ والا پربندھ ہو جاویگا - پرماتما پہ آپ کو وشواش ہے کہ نہیں - آپ کے پورشارتھ سے ہوسکتا ہے - اگر آپ سہائی بنیں - پورشارتھ کریں - اگر ہم پچاس لاکھ روپیہ کر لیں گے - تو میں جانونگا کہ ہم کو پرماتما پر وشواش ہے - اگر نہیں تو میں نہیں جانتا - کہ پرماتما پہ تمہارا کس طرح وشواش ہے - اگر آپ کچھ بھی نہیں کریں گے - تو اگلے سال آپ کو کوئی برہمچاری لینا نہ پڑے گا - اور روپیہ آگے ہی کم ہے -

اِس استھان میں جو ادھیاپک آچاریہ کام کرتے ہیں وہ سوچیں - میں اپنے ہردے کو جانتا ہوں - اور باقی بھی جانتے ہیں کہ ہمارے ہردے کیسے ملیں ہیں - برہمچاریوں کے ہردے کیسے صاف ہوں - اگر اس بھاؤ کو لے کر کہ ایک دن میں مدت کے سنسکار نہیں جاتے - دڑھتا سے کام کرو - تو آپ ہردے کو صاف کرینگے ہم کو شرم آتی ہے - جبکہ کوئی آکر کہتا ہے - کہ میرے بالک کو گوروکل میں داخل کرو - ہم جواب کیا دیتے ہیں ؟ فنڈ نہیں - یدی آپ شرم دور کرنا چاہتے ہیں - تو کوشش کرو

جو سبھا کو چلاتے ہیں۔ آپنے گھر انکو چلاتے ہیں۔ جو لوگ گوروکل کا نام لے کر اونچے بیٹھے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ کوشش کریں۔ باتوں سے کام نہیں ہوتا۔ بنا مانگے ماں بھی دودھ نہیں دیتی۔ آپ جایئے لوگوں کو آوشکتا جتلایئے۔ لوگ طیار بیٹھے ہیں۔ مجھ کو کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپیل کرنا میرا کام نہیں۔ رپورٹ سُنانی تھی سب مجھے آپ نے سیوا کو بھیجا ہے۔ وہ سیوا کرونگا۔ جس قدر روپیہ آویگا۔ جہاں دیں خرچ کرونگا۔ کرم چاری سب کے سب بیٹھ رہینگے۔ آپکا کام ہے دھن اکتر کیجئے یا نہ۔ اپنے پاس سے دیجئے یا مانگ کر۔ آپ سے ایک اور نویدن ہے۔ اس جنگل میں بیٹھنے کا کام میرا نہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ میری وہ اوستھا نہیں کہ یہاں بیٹھوں۔ آپ میں سے کئی بردھ پُرش ہیں۔ کمائی کر چکے ہیں۔ اُن کا آنے کا فرض تھا۔ آپ آتے کام کرتے۔ جب آپ کو معلوم ہے۔ کہ یہاں پر کئی کمیاں ہیں۔ تو کیوں نہیں آپ کام کرنیکے واسطے طیار ہوتے۔ جن کی اوستھا بان پرست کی ہے آپ میں سے وہ آدمی جنکے اوپر کوئی رن نہیں۔ (لڑکے لڑکیوں کے بیاہ کر چکے) سیوا کے لئے طیار نہیں ہوتے۔ جو خاص کام کر سکتے ہیں۔ وہ آپنی خدمات گوروکل کو دیں۔ میں تو کیول نویدن کرتا ہوں۔ آپ نکتہ چینی کیجئے۔ جو سیوا سیوکوں کے سپرد ہے۔ جب وہ نہ کریں تو آپ کا حق ہے کہ اُن کی سرکوبی کریں۔ لیکن جب آپ اُس کمی کو رفع کر سکتے ہیں تو آپ کیوں نہیں کرتے۔ سمجھ لیجئے۔ آپ کہاں تک فرض ادا کرتے ہیں۔ گوروکل کے سیوکوں کو روپیہ مانگنے کی ضرورت نہیں۔ پُرش وا استری یہاں بیٹھے ہیں۔ میں نے تو کہہ دینا ہے۔ کہ اتنی ضرورت ہے۔ مجھے کچھ مطلب نہیں کہ روپیہ آوے یا نہ آوے ٭

آریو! جن پُرشوں کے نیچے یہ موجود ہیں۔ وہ شُدھ سنسکار لئے ہوئے یہاں انہیں چھوڑ گئے ہیں۔ اگر تمہیں یقین ہے۔ کہ تمہارے ہردے شُدھ ہیں اور ان میں ایرشا دویش کا لیش نہیں۔ تو آپ ہر ایک پرکار کی ان برہم چاریوں کی سیوا کر سکتے ہیں۔ میرے اس نویدن سے اگر کسی کے دل میں کچھ بھی خیال آگیا ہے۔ تو آؤ ان کی سیوا کرو۔ جن کے ہردے پوتر پاک ہیں۔ جنکے سنسرگ سے ان کے ہردے شُدھ ہو جاویں گے۔ آویں اور آ کر کام کر کے دکھلا دیں

ادھشٹاتا کا کام کریں۔ یدی ایسے کوئی ہیں تو آگر کام کیجئے۔ اور شردھ بھاؤ سے پراتھنا کیجئے کیونکہ آپ کے کرموں کا پھل یہاں اکٹھا ہوتا ہے۔ اگر گوروکل نے اُٹھنا ہے۔ تو آپ کے کرموں کے پھل سے۔ اس لئے جس آریہ سماج کے سبھا سد میں کوئی ایرشا دویش کوئی پاپ کا بھاؤ ہو وہ اُسے دور کر دیوے۔ کیونکہ تمہارے اس پاپ کا بھاؤ گوروکل پر پڑیگا۔ یدی یہ منشا ہے۔ کہ یہاں سے سچے برہم چاری نکلیں۔ تو چاہیئے کہ آپ کے وہاں کے (یعنی اپنی سنتانوں کے) بُرے بھاؤ اس جگہ کو خراب اشدھ نہ کریں۔ آپ کے وہیں کے پڑے ہوئے سنسکار اس گوروکل کو ہلا رہے ہیں روپیہ ہو جاویگا۔ پُرش آسکتے ہیں۔ یہ سارا نربھر آپ پر ہے۔ اگر گوروکل کی رکھشا کرنی ہے۔ تو درست کیجئے گردو نواح کے سنسکاروں کو۔ پلیگ کی طرح۔ تمام طرح کے بھاؤ نیچے سے یہاں آرہے ہیں۔ لیکن مجھے پھر بھی وشواس ہے کہ یہ گوروکل کسی سمے بنے گا۔ اور ویدک دھرم کو اُٹھا دیگا۔ اور اس کا جھنڈا ساری دُنیا میں لہراوے گا۔ آپ نے سنسکاروں اور بھاؤوں کو ایسا کیجئے۔ کہ یہ بھومی آپ کے پُتروں پوتروں کی رکشا کرتی ہوئی آپ کے بھاووں کو شدھ کرے +

۔ اوم شم ۔

گرہست آشرم[۱]

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान्
विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्।
युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयि
ष्ठान्ते नम उक्तिं विधेम॥

ہے پرماتمن آپ ہی سارے سنسار کے پتی ہیں۔ آپ ہی پرانوں کے ناتھ ہیں۔ آپ ساری سرشٹی کے چلانے والے ہیں ۔ اے آدیہ گیان سروپ پرمیشور ہم سب مل کر آپ سے سیدھا مارگ پوچھتے ہیں ۔ ہمیں پوچھنے کی ودّیا نہیں۔ آپ ہمیں سیدھا مارگ بتلا رہے ہیں۔ کرپا کر کے پریرت کیجئے ۔ کہ ہم اسکو (سیدھا مارگ کو) دیکھیں آپ کی جوتی کا پرکاش اسی مارگ کو بتلا رہا ہے ۔ اس لئے اُس مارگ کی یاچنا کرتے ہیں ۔

سبھا گن! آج اس سبھا بہت سی مہماں دواہ کی ورنن کی گئی ہے ۔ آپ کو یہ بتلایا گیا تھا کہ دواہ کس کو کہتے ہیں ۔ وششٹ نیموں سے استری پرش کے سنیوگ کو دواہ کہتے ہیں۔ ایک ٹکڑہ وید منتر کا پڑھا گیا تھا جو دواہ کی ودھی بتلاتا ہے ۔

ब्रह्मचर्येण कन्या युवानं विन्दते पतिम्

برہمچریہ کر کے کنیا جوان پتی کو پراپت ہو ۔ تو وہ دواہ جسکی اتنی مہماں کی گئی ہے مجھے شوک ہے کہ اُس دواہ کا شبد ودّو کے اندر آیا ۔ یدّی دواد کے اندر نہ آتا ۔ اور محمدی

---

[۱] لیکچر منا آریہ سماج کپورتھلہ کے سالانہ جلسہ پہ ۸ اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو شام کے وقت سبھا غری دو ڈھائی ہزار استری پرش ہوا۔

[۲] جلسہ میں دھرم چرچا کے وقت ایک مرزائی نے باامداد ہندو پنڈت نیوگ پر اعتراض کیا جسکا جواب ماسٹر آتمارام جی ایڈیٹر اخبار رہنکاری نے دیکر تسلی کر دی ۔ اس کے بعد امداد کرنیوالے ہندو پنڈت خود اُٹھے ۔ اور نیوگ و دواہ پر چند اعتراض کئے جسکا معقول جواب ماسٹر جی نے دیا۔

عیسائی پورانک یا کسی بھائی کو بے تعصب ہو کر وچار کرنے کا موقعہ ملتا۔ تو دوارہ کی مہمان کو سمجھتے۔ پکشپات منش کو سوچنے نہیں دیتا۔

منوجی نے ورن آشرموں کا ذکر کیا ہے (جو نہیں سمجھتے اُن کے لئے ہیں اُن آشرموں کا ورنن کرتا ہوں۔ بہت تشریح کرنے کی ضرورت نہیں۔ تات پریہ بتلاتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو جاویگا کہ ورن آشرم کس طرح پر چاہیئے۔ یہ بتلانے کی ضرورت کیوں ہوئی؟ آشرموں کا جس سمہ پریوگ کیا جاتا تھا۔ وہ ادنتی کا سمہ دور چلا گیا۔ اب آشرم شبد کہنے سے آپ کو کچھ معلوم نہیں۔ پُرش سوکت میں پُرش کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ بات عام لوگ نہیں سمجھتے۔ جو گوڑھ بات سمجھ سکتے ہیں۔ وہ سمجھ جائینگے۔ جاگرت۔ سُپن۔ سُشُوپتی۔ تُریہ۔ یہ چہنتہ پاد پرماتما کے پنچ نام اوم میں آجاتے ہیں۔ سُپن سُشُوپتی تُریہ یہ تین پاد پرکاش میں نہیں آتے ہیں۔ جاگرت پاد کا ظہور پرکرتی کے اندر ہو کر بارم بار پرتھوی بنتی اور بگڑتی ہے۔ یعنی وہ ستھان جہاں پرماتما ویاپک ہے۔ اُس کی کتنے پرکار سے کلپنا کر سکتے ہیں۔ باریک مسئلوں کی باتیں وارشنک پرہی بھاشا میں بولی جاویں تو سمجھ میں نہیں آتیں۔ باریک باتوں کے سمجھانے کے واسطے درشٹانت دیا کرتے ہیں۔ جیسے یہ درشٹانت ہے۔ کہ عجز کرنیوالا کیسے پھولتا پھلتا ہے۔ کہتے ہیں سے نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمین۔ میوہ آپ سر نیچے نہیں کرتا۔ اس طرح جو دھارمک منش ہے۔ وہ بڑا ہو کر بھی سر جھکا دیتا ہے۔ اس طرح کے النکاروں میں وید عام فہم طریقہ سے سمجھاتا ہے۔ اگر ساری دنیا کو اکٹھا ایک آدمی بناویں تو کل آدمیوں پر وچار کرنا پڑے گا۔ یہ نہیں۔ بلکہ اگر ایسی کلپنا کریں۔ کہ ساری دنیا ایک منش ہے۔ تو پھر منہ کون سا حصہ اور بازو وغیرہ کون سے حصے؟ جیسے منو نے کہا ہے کہ چاروں ورن آشرم گُن کرم کی یوگتا سے ہیں۔ پرماتما نے پرتھک پرتھک بتلادیئے ہیں۔ کہ اس حصہ (منہ) کا نام برہمن اور انش (بازو) کا نام کھشتری وغیرہ وغیرہ۔ اس پرکار پرماتما نے چار آشرم بتلائے ہیں۔ یہ ہے ورن ہو سکتا۔ پرماتما نے کہہ دیا کہ جیسے گُن۔

* نوٹ ویاکھیان داتا نے بجائے نام لینے کے اندریوں کیطرف محض اشارہ کیا تھا۔

کرم سبھاؤ ہوں ویسے ورن آشرم قایم کرو۔ اوپر لا حصہ منش کا کرم وگیان اندریہ سمبندھی ہے۔ آنکھ دیکھنے کا آلہ۔ ناک سونگھنے کا۔ زبان رس لینے کا۔ کان سُننے کا اور توچا حس کا آلہ ہیں۔ یہ پانچوں گیان اندری ہیں۔ یہ کس طرح آلہ ہیں۔ آنکھ روپ کو دیکھ کر من تک پہونچاتی ہے۔ من آتما کو بتلاتا ہے۔ روپ کا گیان ہوجاتا ہے۔ اسی طرح کان شبد سُنکر من کو بتلاتا ہے اور وہ آتما کو۔ پانچوں اندری علم یعنی گیان کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ جبھا کرم اندری کیونکہ بانی سے بولا جاتا ہے۔ وید بتلاتا ہے کہ جو پانچوں اندریوں سے سارا زور لگا کر گیان حاصل کرتا ہے۔ اور اس کو جیسا گیان پراپت ہوتا ہے۔ ویسا ہی پرکاشت کر دیتا ہے۔ اُس کو برہمن کہدو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ چاہے بھارت ورش کا ہو یا انیہ ولیشی۔ اِس کا (بازو) کیا کام ہے۔ اس کو کھشتری کہو۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ جب کوئی سر پر وار کرتا ہے۔ تو ہاتھ روکتا ہے۔ پاؤں کی طرف حملہ ہو تو بھی ہاتھ ہی روکتا ہے۔ جب بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ تب بھی بازوں کی ہی امداد سے۔ جیسے آپ مندروں میں درشنوں کو جائیں۔ لیکن بدمعاش وہاں استریوں کو تنگ کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ جس وقت وہاں جاکر بدمعاش کوئی حرکت کرتا ہے تو اُس وقت کھشتری اُس کی روک کے لئے آگے چھاتی کر دیتے ہیں۔ دُشٹ پُرش کے تاڑن کے لئے باہیں ہیں۔ دھرم کی رکھشا کرنے کے لئے سینہ۔ جو آدمی چھاتی سے دینوں کی رکھشا کرتے ہیں۔ اُسے کھشتری مانو۔ ویش کس کو کہتے ہیں۔ جو کچھ آپ کھاتے ہیں۔ پاؤں کی انگلی سے لے کر چوٹی تک اس کے جزو پہونچتے ہیں۔ یہ پرمانو سات برس کے بعد اور بعضوں کے خیال میں گیارہ اور اکیس برس کے بعد بدل جاتے ہیں۔ جو حصہ ضایع ہو جاتا ہے۔ اُس کو پُر کرنے کے لئے بھوجن کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح سے اُس کا اصلی جزو تمام بدن میں جاتا ہے۔ یہ کارروائی کس کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ وہی ویش (معدہ) ہضم کر کے تمام اعضا کو پہونچاتا ہے۔ شودر۔ پاؤں کا کام۔ برہمن نے حکم دیا۔ پاؤں وہاں لے گئے۔ وہاں دین چلا رہا ہے کھشتری (بازو) کہتا ہے چلو مدد کرو۔ پاؤں وہاں لے جاتے ہیں۔ اُرو (معدہ) کہتا ہے۔ کہ ہم ٹھیک طور پر ہر ایک اعضا کو خوراک پہونچا نہیں سکتے۔ امداد

رو۔ پاؤں چکر لگاتے ہیں۔ خوراک ہضم ہو جاتی ہے۔

جہاں منوجی نے یہ بتلایا ہے کہ اس پرکار کے آدمی اگر ودواہ کرنا چاہیں تو شادی کر کے دھرم انوسار سنتان اوپتی کریں اور پر اوپکار آدی کاریہ کریں۔ اُسی کا نام گرہست ہے۔ جیسے ندی نالے سمندر میں جا کر سنتھر ہوتے ہیں۔ ویسے ہی سب آشرم والے گرہست کے ہی سہارے ہیں۔ گرہست آشرم سے تمام آشرم نکلتے ہیں۔ اس سے ہی باقی آشرم والوں کی پرورش ہوتی ہے۔ اس لئے گرہست جیشٹھ آشرم ہے۔ گرہستی کو سنیاسیوں کی عزت کرنی چاہیئے۔ لیکن سنیاسی بھی گرہست کو ہی جیشٹھ آشرمی مانتے ہیں۔ ایسے ایسے برہمن کھشتری ویش شودر بننے کی کیا ضرورت؟ گرہست آشرم کب آتا ہے؟ دوسرے درجہ پر اسی لئے وید نے کہا۔ کہ پُرش برہم چریہ کو دھارن کرے اور وید آدی ست شاستروں کو پڑھ کر ودواہ کرے۔

گرہست آشرم کیا ہے؟ آپ جانتے ہیں۔ جتنے بادشاہ ہیں سب کے سب اپنی افواج کو طیار کرتے رہتے ہیں۔ روزمرہ قواعد کراتے ہیں۔ آلات حرب کے استعمال کا ڈھنگ سکھلایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وقت پڑے پر کسی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہ سکیں۔ شاستر کار کہتے ہیں۔ کہ گرہست بڑا بھاری یُدھ کھشیتر (میدان کارزار) ہے۔ وہاں کام کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار پانچ شتروں سے مقابلہ ہے۔ آپ صرف کام کے حملوں کو ہی ملاحظہ کیجئے۔ کچھ گنتی نہیں۔ اِدھر گئے کام سامنے۔ اُدھر گئے تو کام مختلف قسم کی شکلیں بنا کر آپ کے سامنے آتا ہے۔ آپ بڑے بڑے بہادر اُس کے مقابلہ کیواسطے بھیجتے ہیں۔ لیکن وہ نئے نئے روپ دھارن کر کے آتا ہے۔ کتنے برہمن ہیں جنہوں نے کرودھ کو جیتا ہے۔ منوجی نے کہا ہے کہ اکرودھ سے جنم شُدھ ہو سکتا ہے۔ ایک کام کرودھ کے روکنے کے لئے کتنی طاقتوں کی ضرورت ہے۔ گرہست میں آکر کیا کرنا ہے۔ چاروں ورنوں کے اندر کوئی نندنیہ نہیں۔ یہ غلط خیال ہے۔ کہ برہمن بہت گرا ہوا ہے کھشتری جو اپنے کرموں کے اندر درڑھ ہے۔ وہ سچا کھشتری۔ گرا ہوا برہمن براہمن نہیں ہے۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ جس پُرش کے سینہ۔ بازو درست

نہ سول - وہ اُپدیش کر سکتا ہے - اسی پرکار اگر دماغ کو فالج نے مارا ہے۔ تو وہ کیا کام کر سکتا ہے - اس لئے آپ سمجھ سکتے ہیں - کہ اگر دماغ ٹھیک نہیں تو کچھ کام نہیں ہو سکتا - منو نے کہا - کہ گرہست آشرم کو مضبوط کرو - اس طرح سے برہمن وغیرہ پیدا کرو - اگر آپ پورشارتھ کریں - تو وہ ان ٹھیک ہو سکتے ہیں - میں خود مانتا ہوں - کہ میں کسی آشرم میں نہیں ہوں - کیا آپ کہہ سکتے ہیں - کہ کوئی سنیاسی بھی ہے - سنیاسیوں سے پوچھئے وہ بھی کہیں گے کہ سنیاسی کوئی نہیں - کوئی بان پرستی نہیں - کیونکہ گرہست اچھا نہیں اس واسطے برہمچاری - بان پرستی - سنیاسی بھی کوئی نہیں -

برہمچریہ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ گرہست کے لئے طیاری ہے جس طرح ساری فوجوں کی قواعد وغیرہ طیاری ہیں اُن آنے والے جنگوں کی - اسی طرح برہمچریہ طیاری ہے - اُس یدھ کی جو گرہست میں کرنا پڑتا ہے - کئی آدمی آٹھ روپیہ تنخواہ پاتے ہیں - اُس تنخواہ میں سب کام کرتے ہیں - کہیں پڑوسیوں سے لڑائی جھگڑا ہے - کہیں کوئی تنازعہ - اور کہیں کوئی جھمیلا - غرضیکہ گرہست میں ہزاروں جنگ کرنے پڑتے ہیں - ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے - کہ اُس گھور سنگرام کے لئے جو ہر ایک منش کو کسی وقت کرنا پڑے گا اُس کی طیاری کے لئے برہمچریہ ٹھیک نہیں ہو سکتا جبکہ گرہستی ٹھیک نہیں - اگر سنیاسی - بان پرستی ٹھیک نہیں ہیں - تو اتنی ہانی نہیں - اگر آپ لوگ گرہستی ٹھیک گرہستی نہیں ہیں - تو یاد رکھیئے کہ برہمچریہ ٹھیک نہیں -

آپ دیکھ سکتے ہیں - کہ وید کیا وواہ کا آدرش کہتا ہے ؟ یہ کہ ایک پُرش ایک استری سے بواہ کرے - جب دس سنتان اُتپن ہو جاویں - تو اُس کو کوئی حق نہیں کہ وہ گرہستی رہے - لوگ کہتے ہیں - کہ ہماری ماتاؤں کو یہ گندی باتیں بتا کر ہمارا دیش ڈوب گیا - مگر کیا یہ باتیں درحقیقت گندی ہیں ؟ -

جس وقت لوگ سندھیا کرتے ہیں تو پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ پرماتمن جن شکتی سے ہماری نابھی کو پوتر کیجئے - جن شکتی سے پرماتما کا نام جننی ہے - اُس کو بانی کہا ہے - بانی کو کبھی ناپاک کہہ سکتے ہیں ؟ -

پرماتما کہتا ہے۔ کہ تم انسانوں کے بچے پیدا کرو۔ تمہیں کام چیشٹا کو پوران کرنے کے
لئے ویریہ نہیں دیا۔ جب دس پُتر ہو جاویں۔ تو پُرش کو استری کے ساتھ سمبندھ
نہیں کرنا چاہیئے۔ امریکہ کے ڈاکٹر نے اعتراض اُٹھایا۔ کہ منش کے اندر کام چیشٹا
شکتی موجود ہے۔ اسی لئے سوامی جی سے لوگوں نے کہا۔ کہ مہاراج آپ کیا کرتے
ہیں۔ آپ تو یوگی راج بال برہمچاری ہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ اس سمے کے اتی رکت
(سوائے) استری پُرش اکٹھے نہ ہوں" چل نہیں سکتا۔ کہا کہ میں تو اس سے لئے
تمہارے سامنے نہیں آیا کہ یہ چل سکتا ہے کہ نہیں چل سکتا۔ اگر آج سے ذمہ واری
سمجھیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ پرماتما نے استری پُرش کو ایک بڑی امانت دی
ہے۔ اُس نے ایک شکتی دی ہے۔ کہ جس طرح پرماتما سرشٹی کو اُتپن کرتا
ہے۔ اِسی طرح وہ شکتی سے محدود ہیں۔ بھارت ورش میں ہر ایک گروہ
کے اندر شرمناک بُرائیاں موجود ہیں۔ جب استری پُرش کا سمبندھ ٹھیک نہیں
رہتا تو بتاؤ سنسار میں سُکھ کیسے ہو۔ محمد کی اس تعلیم پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ
عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ مگر آریہ سماج کے ممبر بتاویں۔ کہ کیا ان میں بھی کئی لوگ عورتوں
کو کھیتی نہیں سمجھتے۔ یگ نہیں پورا ہوتا۔ جب تک اردھنگی کو پاس نہ بٹھایا
جاوے۔ وواہ کے سمبندھ کی اس اوچتا کو سامنے رکھنے اور نیچ خواہشوں کو
دفع کرنے سے بہتری کا سوال حل ہو جاتا ہے۔ سچ سچ بدمعاشی کی خواہشیں
پورا کرنے کے لئے تصویریں جوڑی جاتی ہیں۔ کیا تمہاری حیوانی خواہشوں کا
آلہ بیٹھک ریگ کراوے۔ افسوس!!۔ کوئی زمانہ آوے گا کہ تمہیں اس کا انتظام
کرنا پڑیگا۔ اس وقت بیوستھا بگڑ چکی ہے۔ کہاں سے سنیاسی برہمچاری
لاویں۔ مجھ کو ڈیڑھ برس کے تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کیسی افسوسناک حالت
اُن خاندانوں کی ہے۔ جن کو اعلےٰ درجہ کے دھرماتما سمجھا جاتا ہے۔ اُن کے
لڑکوں کے اندر جو جو کو چیشٹائیں (بُری عادات) پڑی ہیں۔ اُن کے ذریعے سے ہی
تھیں۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ کیسی ہینتا کی [illegible] میں آتی ہیں۔ ہر ایک آدمی اپنے
اندر دیکھ سکتا ہے۔ اِس لئے ضرورت ہے۔ کہ لڑکے لڑکیوں کو برہمچاری
بنایا جاوے۔ جب تک دونوں برہمچاری برہمچارنی نہیں ہوتے۔ تب

تک منو کا قول پورا نہیں ہوتا۔ کہ

यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः

جہاں استریوں کی پوجا ہوتی ہے (جہاں استریوں کو کُتیا نہیں بنایا جاتا۔ غلام نہیں بنایا جاتا) وہاں دیوتا نواس کرتے ہیں۔ دیوتا اُس کو کہتے ہیں۔ جو دھرماتما ہو۔ بچے کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں استری دھرماتما ہو چڑیل نہ ہو۔ استری پُرش دونوں کو برہم چاری بنانے کی ضرورت ہے۔ سارے سنسار کے اندر ناپاکی۔ بدمعاشی پھیلی ہوئی ہے۔ ناپاکی سے پاکیزگی نہیں نکل سکتی ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ بادشاہ فوج کو کس طرح یُدھ میں لے جاوے۔ پہلے بیس برس قواعد سکھلائی جاوے۔ بناوٹی جنگ ہوں۔ آلات حربہ چلانے میں کامل مہارت پیدا ہو جاوے۔ لارڈ رابرٹس کہتے ہیں۔ کہ فوج کے سپاہیوں کو ٹمپرنس پلیج دو۔ ایک آدمی کہتا ہے۔ کہ کھشتری بنانے کے لئے شراب پلاؤ۔ جہاں سے (انگلینڈ) شراب نکلی۔ وہاں کے رہنے والے رابرٹس کہتے ہیں۔ کہ افواج میں شراب کا پینا بند کرایا جاوے۔ تاکہ یہ گورے حیوان نہ بنیں۔ بلکہ انسان بنیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ یہ قوم کو بالکل بیعزت کراتے ہیں۔ ویلش کے اندر ان کو کھشتری بنایا جاوے۔ اس طرح کی کوشش ہوتی ہے۔ اس طرح ابھیاس کرایا جاتا ہے۔ جب توپ و بندوق کے استعمال میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ تب اُنہیں مقابلہ پر لے جاتے ہیں +

یہاں کیا ہے! کہ سات سالہ لڑکی کا بیاہ ہو۔ چونکہ کاشی ناتھ مصنف شیگر بودھ نے کہا آٹھ سالہ لڑکی کا بواہ کرو۔ اُنہوں نے کہا کہ نہیں اس سے پہلے ہی بواہ کر دو۔ میں نے دیکھا۔ جالندھر کے ایک کھشتری گھرانے میں یہ حال ہوا۔ ایک معصومہ سوئی ہوئی کو گود میں لے گئے۔ کہ اس کی جلدی شادی کر دیں۔ شاید ہم مر جاویں اور یہ بن بیاہی رہ جاوے۔ اس کے پاؤں میں ایک اور زنجیر ڈال جاؤ تاکہ بچے ہی نہ۔ لڑکی کو گودی میں لیا اور وہ نہ چلنے کے لئے ماں کی گود میں آ گئی۔ انجان لڑکی کہتی کیا ہے۔ کہ ماں میں نہیں جاتی۔ توں وواہ کرے۔ افسوس! آٹھ برس کے لڑکے اور نو برس

کی لڑکی کا بواہ!! - جس بچے کو آپ چاقو کے چلانے کا ڈھنگ نہیں بتاتے - اُس کے ہاتھ میں چاقو دے دیجئے - کیا وہ اپنی انگلی نہ کاٹ لیگا - جس کو بتلایا نہیں گیا - کہ وواہ کا کیا اسپرائے (مقصد) ہے - وہ گرہست کیا کرے گا - جسے اندریوں کے مناسب استعمال کا طریقہ نہیں بتایا گیا - اُس کا اگر آپ بیاہ کر دیں گے تو وہ کیا کرے گا؟ - آپ دیکھئے وید میں کیسے اعلےٰ آدرش ظاہر کئے ہیں - [illegible] میں شرم وید ستھانی اور تور گوید ستھانی ہے - زندگی بھر اکٹھے رہنے والوں کو تعلیم دی گئی ہے - کہ دھرم میں ایسے درڑھ رہو جیسے کہ دھرو (ستارہ) - یہی بات ہے - کہ مرد کم از کم پچیس برس اور استری سولہ برس تک تمام طرح کے وشیوں کو روک کر بیاہ کرے -

آپ کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں - محض آریوں اور ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ سب کے لئے - کیا آپ چاہتے ہیں - کہ آپ کی سنتان بلا طیاری کے یُدھ میں چلی جاوے؟ - کیا کوئی بادشاہ یہ گوارا کرے گا - کہ وہ دشمن کے مقابلہ پر بلا ابھیاس کرائے ناتجربہ کار فوج بھیج کر کٹوا دے؟ - ہندو مسلمانو - کیا تمہاری سنتان بلا طیاری ہی کئے - پوتر اندریوں کا جو سنتان اُتپتی کے لئے دی گئی ہیں مناسب استعمال بتلائے بغیر - جنہیں ان کے متعلق اُپدیش نہیں دیا گیا - گرہست کے یُدھ میں چلی جاوے -

ریاست نابھہ کے رجبہ[1] کہتے ہیں - کہ کوٹھی کے اندر غلہ ڈالنا شروع کیجئے اور کوٹھی کے دوسری طرف سوراخ کر دیجئے - نتیجہ کیا ہوگا؟ - اُس میں ایک دانہ بھی نہ رہے گا - اُس کو پہلے ایک بار پُر کر لو - پھر نکالنے کی کوشش کرو - بعینہ تمہاری یہ حالت ہے - مطلب یہ کہ جب ویریہ اُتپن ہونا شروع نہیں ہوتا - تب ہی اُس کے ضائع کرنے کی کوشش مت کرو - سُنئے اُسی سکول میں باپ

---

[1] یہ پنجابی لفظ ہے - مراد اس سے وہ جگہ ہے جو گھروں میں غلہ وغیرہ رکھنے کے واسطے مٹی سے بنائی جاتی ہے - اس کا رواج دیہات میں ہے +

انٹرینس کلاس کا طالب علم ہے اور لڑکا سویم پرائمری کا۔ آج کل ایک پریوار اچھی
طرح ایک اسکول میں جا سکتے ہیں۔ سولہ برس کے بعد ویریہ بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ یہاں
چودہویں سال لڑکا پیدا ہو جاتا ہے۔ قبل اس کے کہ برہمچریہ پورن ہو۔ ضائع
ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دلیل بڑی موٹی ہے۔ کوٹھی مضبوط بناؤ۔ چاہے کتنے
ہتھیار پڑیں۔ نہ ٹوٹے۔ اگر کمزور رہی تو ایک مکہ سے شکست ہو جاوے گی۔
ایک بزرگ کا قول یاد آتا ہے۔ کہ "جہاں ہم لڑکوں کا پچیس برس تک بیاہ نہیں
کرتے۔ وہاں اُس کا خاتمہ سمجھو" جب میں برہمچریہ کے مشن کے واسطے بھرمن
کر رہا تھا۔ اُن دنوں مجھے لکھنؤ جانے کا اس لئے اتفاق ہوا۔ کہ وہاں سمجھدار
آدمی ہوں گے۔ اگر سمجھ جائیں گے تو اُمید ہے۔ کہ بہت کچھ کام ہو جاوے گا۔
وہاں میرا لکچر ہوا۔ پنڈت شام نراین آنریری مجسٹریٹ میر مجلس تھے۔ میں نے
گوروکل کی ضرورت اور اُس کے مقاصد بیان کئے۔ جب ویاکھیان ختم
ہوا۔ تو پنڈت شام نراین جی کہنے لگے۔ کہ ہمارا مسئلہ آج حل ہوا۔ ہمارے
پاس ایک بھائی آئے۔ اُنہیں لڑکے کا بیاہ صغیر سنی میں کرنے سے ہم
نے روکا تھا۔ اور کہا کہ کیا کریں لڑکا بدچلن ہو گیا۔ ہم سے یہ مسئلہ حل نہ
ہوا۔ کیا ہمارے شاستر کار اندھے تھے جو پچیس برس کے برہمچریہ کی ہدایت
کرتے ہیں۔ یہاں مشکل یہ ہے۔ کہ اٹھارہ سال کا لڑکا بدچلن ہو گیا۔ صاحبو!
یہ ترغیبیں ہیں کہ لڑکا پڑھ کر آتا ہے۔ اور گھر میں کیا دیکھتا ہے؟ آپ کہتے
ہیں کہ دو برس کا لڑکا کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ دو برس کے لڑکے کے سامنے وہ وہ
بیچار ہوتے ہیں۔ جس کا بیان کرنا شرمناک ہے۔ مزید برآں شہر میں
رہتے کیسے صاف (بے لوث) رہ سکتے ہیں۔ اس کی روک محض ایک گوروکل
ہی ہے۔ منوجی کہتے ہیں۔ کہ ماتا پتا کے سینوگ سے بالک کے شریر کا جنم
ہوتا ہے۔ پہلے مانس کا لوتھڑا ہوتا ہے۔ پھر ہاتھ۔ ناک۔ کان وغیرہ اعضاء
بنتے ہیں۔ باہر آتا ہے۔ تب ماں باپ بھوجن کھلا کر اُس کو مضبوط بناتے
ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ انسان جسم ہی جسم نہیں بلکہ شریر اور آتما سے انسان
بنتا ہے۔ تم نے شریر کا جنم کرا دیا۔ وہ کیا؟ محدود! کب تک بڑھے گا۔

چالیس برس کے بعد کیسا ہی کوئی تیس مار خان کیوں نہ ہو ڈھلنا شروع ہو جاوے گا۔

اُس وقت رشیوں کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر آگے اونتی نہیں تو پرماتما نے ترقی کا مرکز کیوں بنایا۔ اُنہوں نے کہا کہ آتما کے اوپر ترقی کا خیال برابر ہے۔ یہ آتما برابر کسی حد تک ترقی کرتا جاتا ہے۔ اِس لئے آتمک جنم ہو۔ جیسے بچہ ماتا کے گربھ میں رہتا ہے۔ وہاں گوروکل میں جاوے۔ علم ہی اُس کی ماتا بنے۔ علم کے گربھ کے اندر رہ کر اُس کی رکھشا کرنے والا کون ہو؟ شاستر کار بتلاتے ہیں۔ (ہم اُس کے مطابق نہ چل کر دکھ اُٹھاتے ہیں) جب گربھ ہو تو اُس کی رکھشا کرنی چاہیئے۔ یہاں لوگ ایسے پشاچ ہیں کہ سنتانوں کو لولی۔ لنگڑی پیدا کر رہے ہیں۔ جو سنتان کا باپ ہے۔ اُس کی استری کی رکھشا کرے۔ اچھا بھوجن کرا دے۔ استری کو چینٹا نہ کرے۔ اعلےٰ خیالات رکھے۔ نپولین بونا پارٹ کے پیدا ہونے کے وقت اُس کی ماں کو اوڑھنے کے لئے ایک کپڑہ جس پر بڑی بڑی لڑائیوں کے نقشہ کھنچے ہوئے تھے ملا۔ کہتے ہیں کہ بونا پارٹ ایسا یودھا پیدا ہوا۔ کہ اُس کا ثانی آج تک کوئی نہیں ہوا۔ ایک دفعہ گربھ وتی استری کے ایک آدمی نے نعل والا جوتا مارا۔ بچہ کے بھی ویسے ہی ضربات کے نشان ہو گئے۔ ماتا نے مہندی لگائی۔ بچہ کے بھی ویسے ہی مہندی لگی ہوئی تھی۔ ایک دفعہ ایک گربھانی استری نے اپنے خاوند کو زہر دے کر مار ڈالا۔ لڑکا پیدا ہوا۔ اُس کی بیس برس تک اچھی طرح سے غور و پرداخت کی۔ اُس کے بعد اُس لڑکے نے ایک آدمی کو قتل کیا۔ گربھ کی حالت میں جیسے خیالات ماتا کے ہونگے۔ اُس کا اثر بچہ پر ضرور ہی پڑے گا۔ اگر گربھ کی حالت میں ماتا شرابی ہے۔ تو دُشٹ لڑکا پیدا ہوگا۔ جس وقت بالک سیدھی ( ) ماتا کے گربھ میں ہوگا۔ اُس کی رکھشا کون کرے گا؟ آچاریہ۔ آج کل آچاریوں کا کیا حال ہے۔ سکول کالجوں کے اندر جن کو رکھشک مانا گیا وہ بھکشک بن گئے۔ ماتا پتا باپ آچاریہ اُس کی رکھشا کرنے والے ہوں۔ پچیس چالیس اڑتالیس برس

تک برہم چریہ رکھیں - ہمارے ہاں سکتے ہیں - کہ جلدی وواہ کردو - نہیں تو
ناک کٹ جاوے گی - وہاں یہ کہ برہم چاری ہاتھ جوڑکر کھڑا ہو جاتا ہے - کہ میں اور
برہم چریہ کرنا چاہتا ہوں - جس کو وہ لوگ جانتے تھے - کہ یہ آتما اور شریر کو درست
رکھے گا - اس کو اجازت دیتے تھے - کہ اور برہم چریہ کرو - جب گورو کی آگیا لے
کر برہم چاری آتا تھا - تب وواہ ہوتا تھا - معنے کیا ہوئے کہ ہر ایک برہم چاری
کو سارٹیفکیٹ لینا پڑتا تھا - جسکو دیکھتے تھے - کہ یہ کمزور اور بدمعاش ہے -
تو اس کو وواہ کی آگیا نہیں دیتے تھے - اس خیال سے کہ اگر اس کا وواہ کردیا تو
بدمعاش سنتان اُتپن کریگا - یہاں کیا ہے - کہ یہ لڑکا بھلا مانس ہے - اس کا بواہ
دو سال بعد کریں گے - دوسرا لڑکا بدمعاش ہوتا جاتا ہے - اس کا وواہ جلدی
کردو - تاکہ ایک لڑکی کو لے کر بدمعاش سنتان اُتپن کرے - جہاں بی اے
وغیرہ کے کورسوں میں ناول رکھے جاویں اُس کا نتیجہ!! برہم چریہ رہ سکتا ہے -
کیا آپ کو یاد نہیں کہ اُس وقت کیا برہم چریہ تھا جبکہ میاں جی پڑھاتے تھے -
کالجوں کی پڑھائی کے ورنن کرنے کی ضرورت نہیں - سکولوں میں جو کورس ہے،
وہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر بناتے ہیں - کورس میں بدمعاشی سکھانے والے
کالیداس کے چند شلوک رکھے - جب تک یہ قاعدہ مقرر نہیں ہوتا - کہ کیسا اچاریہ
ہو - اور ان کے بد اثر سے لڑکے جُدا نہ کئے جاویں -
تب تک ایسے برہم چاری نہیں ہوسکتے - کہ اُن میں سے برہمن - کھشتری
پیدا ہوں - ہرگز موجودہ طریقہ تعلیم سے اس خرابی کی ترقی نہیں ہوگی -
ڈاکٹر لیڈ لنڈن جس کی آج کل پیروی کی جاتی ہے - اُنھوں نے تعلیم کے
بارے میں ایک بات کہی ہے - اُس پر شاید لوگ کم غور کرتے ہیں - اُنھوں
نے کہا کہ "جو طالب علم بورڈنگ میں رہتے ہیں - وہ تعطیلات میں گھر چلے
جاتے ہیں - ہم مغز زنی کیا کرتے ہیں - کہ اس طرح کرو وہ گھر جاکر اُلٹا ہی
کرتے ہیں -" آپ کہتے ہیں کہ اوستاد لڑکوں کے ماں باپ کو سکھشا دیا
کریں - بتاؤ دس دس آچاریہ کہاں کہاں جاکر
کونورٹ (تبدیل مذہب) کریں گے + رشیوں نے کہا تھا - کہ برہم چاریوں کا

اپنے ماتا پتا اور دیگر رشتہ داروں سے پتر بیوہار بند۔ منوجی کہتے ہیں۔ کہ بچوں کو شوک پتروں سے کیا مطلب۔ جب برہمن کھشتری کا لڑکا آٹھ برس کا ہو جاوے۔ تو اس کو فوراً گوروکل میں داخل کردو۔ وہ دو جنمے بنائے جاتے تھے۔ گرہستی سُکھ بھوگ رہے تھے لڑکے ایکانت دیش میں رہیں پچیس برس کے برہم چریہ کا برت دھارن کریں۔ ایکانت ضروری ہے۔ کہ گالیاں دینے سے بچ جاویں۔ وید آدی ست شاستروں کو پڑھیں تاکہ دھارمک ہوتے چلے جاویں سنسکار پڑتے جاویں۔ ایک آدمی سے عمل کراتے جاؤ۔ پتھر کے اوپر رسی رگڑتے جاؤ۔ کیا اثر ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے پتھروں کے اندر ایک ایک بوند پانی پڑنے سے غاریں ہو گئیں۔ یہ اثر ہے سنسکاروں کا۔ گوروکل میں لڑکوں کی طرز رہائش کیسی ہو۔ منوجی کہتے ہیں۔ کہ جو عیش و عشرت کرنا چاہتا ہے اوسے ودیا کہاں اور جو ودیا رکھتی ہے اس کو سکھ کیسا۔ آج کل کیا حالت ہے۔ سوچئے! عیش کس کو کہتے ہیں۔ ایک بیمار کو اچھی پوشاک پہنا کر مہاراجہ کپورتھلہ کی کوٹھی میں بٹھا دیجئے۔ اور اس کو کہئے کہ یہاں آرام کرے۔ فرمایئے وہ آرام کیا کرے گا۔ وہ طالب علم جو کہ کالر نکٹائی بوٹ پہنتے تھے۔ اور اس کے دلدادہ تھے۔ آج اُن سے دریافت کیجئے کہ کیا مزا ہے۔ وہ جواب دیں گے خاک مزا ہے صحت ہی ٹھیک نہیں۔ طالب علموں! وہ کلہ پیدا کیجئے۔ جس کے اوپر ۱۸ انچ والی نکٹائی آسکے۔ تمہاری چھاتی ایسی کشادہ ہو کہ جس کے ساتھ نکٹائی اچھی معلوم ہو۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ لڑکوں کو نرم گدیلوں پر سُلا کر ہم پریم کر رہے ہیں۔ یہ پریم نہیں آپ اُن کا نالش کر رہے ہیں۔ جو طالب علم کالجوں میں سو سو روپیہ ماہوار خرچ کیا کرتے تھے آج وہ تیس روپیہ ماہوار پر ملازم ہیں۔ لڑکے نے ایام طالب علمی میں اپنی ضروریات ناجائز بڑھائی ہوئی تھیں۔ اتنی تنخواہ میں وہ ضروریات پوری نہیں ہوتی۔ باپ اور روپیہ خرچ کے واسطے دیتا نہیں۔ بتلایئے اب وہ کیا کریں*

آریہ سماج نے ان تمام حالات پر غور کیا نتیجہ کیا ہوا ۱۹۰۲ء کی مارچ میں گوروکل ہری دوار پر کھولا گیا۔ اس وقت وہاں ۲۷ لڑکے ہیں۔ یہ تھوڑی تعداد اس لئے نہیں کہ لوگ اور لڑکے داخل کرانا نہیں چاہتے۔ بلکہ اس

لئے کہ وہاں روپیہ - سامان - جگہ نہیں - وہاں پر تھوڑی سی کوشش کی گئی ہے - معلوم ہوتا ہے - اگر اُن آفتوں سے جو رات دن اس ملک پر نازل ہوتی ہیں یہ محفوظ رہے تو آپ دیکھیں گے - کہ کہاں تک ترقی ہو سکتی ہے - ڈاکٹر مینل صاحب نے میرا ویاکھیان سنا - میں نے سادھارن بات سُنائی تھی - کالج والے کہتے ہیں کہ ہم اس میں برہم چاری پیدا کر لیویں گے - میں نے کہا کہ ہم تو اُن سے پرتگیا لے کر گوروکل میں داخل کرتے ہیں - آپ کے سکول میں کیا حال ؟ اگر لڑکا درخواست دیتا ہے کہ بیاہ کے واسطے رخصت دیجاوے - تو کیا آپ اُسے رخصت نہ دیں گے - مینل صاحب نے کہا کہ رخصت نہ دو - اُنہوں نے میری بات کو محسوس ضرور کیا - اینی بسنٹ نے یہ پاس کر دیا - کہ بنارس کالج میں مڈل کلاس میں کنوارے لڑکے داخل ہوں - اس طرح جن لوگوں نے گوروکل کی مخالفت کی - آج وہ خود کہتے ہیں - کہ گوروکل کھولیں - جس کو سنو وہ گوروکل پر موہت ہو جاتا ہے طریقہ تعلیم لکھا ہوا ہے - اس کا جواب کوئی نہیں دے سکتا - جب میں لاہور گوروکل کے لئے لکچر دے رہا تھا - تو ماسٹر چند و لعل رات کو میرے پاس آئے - اور کہا کہ میں نے دو لکچر آپ کے سُنے چونکہ عیسائی مجھ سے چھیڑ خانی کرتے ہیں - اس لئے پھر میں نہیں آیا - اگر آپ گوروکل کی سکیم سے وید کا لفظ اوڑا دیں (میں نہیں کہتا کہ انجیل رکھیں) تو کل عیسائی پریوار وہاں چلا جاویگا -

مسلمان عیسائی جو اس طریقہ سے پڑھتے ہیں - اگر اُنہوں نے اپنے لڑکوں کو طیار کر کے گرہست میں بھیجنا ہے - تو ضروری ہے کہ ویریہ کی رکھشا کرائی جاوے - ضرورت ہے کہ تمام طرح کی بدمعاشیوں سے علیحدہ رکھے جاویں - وہ اصحاب توجہ دیں - جو وید کو ماننے والے ہیں جو کہ ناستک ہو کر بھی مانتے ہیں - کیا وہ سمجھ سکتے ہیں - کہ انگریزی خیالات میں پل کر (جو کہ سوچنا بھی انگریزی میں ہے) آپ کے بچے کبھی آپ کے بن سکتے ہیں - کسی نے کہا تھا - کہ ہمارا ریزولیوشن انگریزی میں لیجئے

اور ترجمہ خود کر لیجیئے - جس ملک کی زبان کے محاورے استعمال نہیں - انسان کو وہاں کا خیال نہیں آتا - یہ خیال غلط پیدا ہو گیا ہے - کہ آریہ رشی ایک ستھان کو دوسرے پر ترجیح دیتے تھے - منو جی نے ٹھیک کہا ہے - کہ تمام دنیا کے استری پُرش ہدایت لینے کے لئے اِس دیش میں آیا کرتے تھے - منو جی نے دھرماتماؤں کو دشٹوں پر ترجیح دی ہے - لوگ اِس دیش میں پاتال دیش سے فتوے لینے آیا کرتے تھے - انگریز آدھی دنیا کے حاکم ہیں - کیا اُن کا کوئی فتوے دیا ہوا ساری دنیا ماننے کو طیار ہے - لیکن لنگوٹ بند فقیروں کا فتوے ساری دنیا کو ماننا ہوتا ہے - کیونکہ وہ ساری دنیا کے پُرشوں کو بھائی سمجھتے تھے - کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دیتے تھے - جب تک آپ وہ خیالات نہیں ڈالتے - تب تک یہ دیش شرومنی نہیں ہوتا - خیال کیا جاوے - بزرگ اسی میں تھے - اگر آپ پراچین رشیوں کا طریقہ اس میں کرنا چاہتے ہیں - تو پوتر خیالات اس میں ڈالو - جب آپ کے بچے برہمچریہ - ویدست برت کی مہاں گا ڈین کر کے نکلیں گے - تب ٹھیک برہمن کھشتری ہو سکتے ہیں - آج بڑے بڑے سریشٹھ برہمن امیروں کی خوشامد کے مارے ہر ایک چیز جائز ٹھہراتے ہیں - کوئی زمانہ تھا - کہ چکرورتی راجہ سبھا میں لنگوٹی بند برہمن کے سامنے کانپتا تھا - کیونکہ اُن برہمنوں میں آتمک بل تھا - سُنیئے پراچین آدرش - ایک راجہ پچاس ہزار فوج ہمراہ لئے گھوڑے دوڑائے جنگل میں چلا آتا ہے - فوج کو پیچھے چھوڑ کر آپ پاپیادہ ایک کُٹیا میں آتا ہے - اور آ کر کہتا ہے - بھگون! نمنترن منظور کیجئے - کیا آج کل کے برہمنوں کی طرح برہمن جواب دیتا ہے - کہ "مہاراج لِپٹ سمیت اندر آجاوے" نہیں برہمن برہمنی کو کہتا ہے - کہ کل کے واسطے یگیہ کا سامان ہے - بدی برہمنی نے کہدیا کہ بھگون کل کا سامان ہے - تو نمنترن قبول نہیں - جب وہ برہمن راجیہ میں جاتے تھے تو چکرورتی راجہ کانپتے تھے - کیا کوئی آدمی کہہ سکتا ہے - کہ آج کل ویسے برہمن ہیں - نہیں نہیں - کوئی کھشتری بھی نہیں کہ جو دینوں کی رکھشا کرے - کیا کبھی شکار مارنے والے کو

کھشتری کہتے سنا۔ اورنگ زیب نے کہا۔ کہ شکارہ کار بیکاراں است۔
ضرورت کے وقت کھشتری جانیں دیتے تھے۔ آج کھشتری کہاں ہیں۔
راجہ رام چندر کو چودہ برس کا بن باس ملتا ہے۔ رام چند کے پتا کہتے ہیں۔
(تمہارا کوئی دوش نہیں) تخت پر بیٹھ جاؤ۔ بھرت بن میں جاکر کہتا ہے۔ کہ
بھائی واپس چلیئے۔ رام چند نے کہا۔ کہ پتا کی آگیا پالن کرنے آیا ہوں۔
بھرت بولے۔ اگر آپ پرتگیا پالن کریں گے۔ تو میں بھی اپنے دھرم کو نہیں
چھوڑتا۔ اجودھیاء آئے تخت پر رام چندر کی کھڑاویں رکھ کر راج کرتے
رہے۔ جب رام چند واپس آئے تو گدی پر بیٹھ گئے۔ اور بھرت خودبخود
علیحدہ ہو گئے۔ لکھشمن کھشتری جس نے ساری رات تیروتر کش پہنے
ہوئے اپنے بھائی کی حفاظت میں بیٹھ کر کاٹی۔ یدھ میں کیا کیا کشٹ
سہن نہیں کئے۔ آج کل کیا ہو رہا ہے۔ گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ بھائی
بھائی کے خون کا پیاسہ ہے۔ ایک پیسہ کے واسطے بھائی کو جیل خانہ
دکھلا رہے ہیں۔ رام چندر کے بھاؤ کو کون بھول سکتا ہے۔ باپ کے بچن
پہ چودہ برس کا بن باس قبول کیا۔ آج پتر چاہتے ہیں۔ کہ اگر باپ بیٹھا ہے
تو بیٹا بھی کوٹ پتلون پہن کر پاؤں دراز کئے ٹیبل پر باپ کے سامنے بیٹھ
جائے۔ ویش۔ راجہ اودا سین کسی راجہ کی چڑھائی کی خبر سن راج چھوڑ
کر چلا کیونکہ اُس کے پاس دشمن کے مقابلہ کے واسطے سپاہ وغیرہ کچھ بھی
نہ تھا۔ تو ایک ویش نے کہا۔ کہ میرے پاس جو کچھ ہے۔ وہ سب آپ
کے ہی گھر لنے سے بنا ہے۔ لیجئے اور اپنا کام کیجئے۔ کہتے ہیں۔ کہ راجہ
نے اُس کی جائداد سے سب کچھ سامان طیار کر لیا۔

اب اس طرح کے برہمن۔ کھشتری۔ ویشیہ نہیں ہیں۔ جس طرح
پر کہ پہلے تھے۔ ویسے برہمن۔ کھشتری۔ ویشیہ پیدا کرنے کی کوشش
کرنی چاہیئے۔

لوگ کہتے ہیں۔ کیا سنسار چھوڑ دیں۔ لڑکے استری گھر
بار دھن دولت چھوڑ دیں۔ آپ وچار کیجئے۔ کہ آپ کے رہنے کا

یہ سارا شہر ہے۔ کلپنا کیجئے۔ کہ ان میں نمازی مسلمان بھی رہتے ہیں۔ سندھیا کرنے والے آریہ ہندو بھی ہیں۔ شہر کے ایک طرف آگ لگ جائے۔ تو کیا اُس وقت آریہ کہے گا کہ سندھیا اگنی ہوتر کر لینے دو۔ تب آگ بجھاؤنگا کیا مسلمان کہے گا۔ کہ نماز سے فارغ ہو کر آتا ہوں۔ علےٰ ہذا القیاس ہندو پوجا کر لوں۔ نہیں لوگ ہر ایک چیز کو چھوڑ کر آگ بجھانے لگ جاتے ہیں۔ آج کل دیش کو آگ لگ رہی ہے۔ برہم چاری اچھے نہیں۔ دن بدن ستیاناش ہو رہا ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ کیا سارے گھر کے کام بند کر دیں

بھائیو! جب آگ لگی ہوتی ہے۔ تو سب کام بند ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ تمہیں کبھی سچے سنیاسی آکر اُپدیش سنائیں۔ بان پرستی آویں۔ اور اس سے (گورو کل) برہم چاری بھی اوتم اوتم نکلیں۔ تو دان کرو۔ منو جی نے کہا ہے۔ کہ وِدّیا بیچی نہ جاوے۔ آج کل بیچی جاتی ہے۔ کیونکہ راجہ۔ مہاراجہ۔ امیر۔ ساہوکار مدد نہیں دیتے۔ جو دھن سے مدد دے سکتے ہیں۔ اُنہیں دھن سے مدد کرنی چاہیئے۔ یہ سمجھنا کہ تمام دُنیا کے کام کر کے آویں گے۔ غلط ہے۔ آپ خیال کرتے ہیں۔ کہ چونکہ انگریز عیش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کیوں چھوڑیں۔ انگریز عیش نہیں کر رہے۔ اگر فرض کر لو۔ کہ عیش کرتے ہیں۔ تو اُنہوں نے سچ مچ خون کی ندیاں بہائیں۔ لوہے کے چنے چبائے۔ تب جا کر عیش حاصل کیا۔ پہلے آپ نے بھی بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھا کر ایسے عیش کئے ہیں۔ اب آپ کا کیا حق ہے۔ کہ عیش کرو۔ جب کہ آپ سنسار کے بھوگ بھوگنے کے قابل نہ ہوں۔ آپ کیا بھوگ کر سکتے ہیں۔ جو روٹی ہضم نہیں کر سکتا۔ مشکلات برداشت نہیں کر سکتا۔ سچ بول نہیں سکتا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ آپ کا جیون کسی کام نہیں۔ اگر آپ درحقیقت وہ بننا چاہتے ہیں جو کہ پہلے تھے۔ تو کوشش کیجئے۔ عامل بنئے۔ ویسے برہمن کھشتری پیدا کیجئے۔ گورنمنٹ کہتی ہے۔ کہ ہماری زبان میں

سلہ ریاست کپور تھلہ۔

سوچنے والوں کی ہمیں ضرورت تھی - اس لئے ہم نے کالج - سکول جاری کئے - کہ تم ہمارے کلرک بنو - ہماری طرح سوچنے والے بنو - اس لئے تم کو آلہ بنایا - کیا کبھی گورنمنٹ نے وعدہ کیا تھا - کہ ہم تم کو پراچین زمانہ کے برہمن - کھشتری ویشیہ پیدا کر دیں گے - اگر آپ نے کوئی محدود فرقہ پیدا کر کے دیش بھگتی پھیلانی ہے - تو دوسری بات ہے - اور اگر آپ سمجھتے ہیں - کہ وہ زمانہ آوے - کہ ساری پرتھوی کے لوگ یہاں سے فتوے لینے آویں - (بلکہ آتے ہیں - ڈاکٹر جولنس آیا - اس نے ایک پنڈت کے درشن کئے - پنڈت نے اپنی لیاقت جتلانے کے لئے اس سے مشکل سنسکرت میں بات چیت کی - وہ آیا تھا اس لئے کہ جیون کا راز کیا ہے - لیکن یہاں سے اسے کچھ بھی نہ ملا -) تو سب مل کر کوشش کریں - برہم چریہ کھنڈن کئے ہوئے برہمن کچھ بھی نہیں کر سکتے - جیسے پرانے برہمن تھے - ویسے برہمن پیدا کریں - اگر اس بات کے یوگیہ ہو جاویں - تب دوجنما کہلانے کے ادھکاری ہو سکتے ہو - آپ بتائیں کہ آپ میں سے کس کا دوسرا جنم ہوا - آپ کسطرح برہمن - کھشتری - ویشیہ کہلانے کے مستحق ہیں - اگر کوئی مسلمان عیسائی دوجنما نہیں بنا - تو کون ہندو - آریہ ہے - جو یہ کہے کہ میں دوجنما ہوں - دوجنما بننے کی کوشش کرو - جس عمل سے رساتل کو پہونچے ہو - اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرو - مبارک ہیں وہ جو گر کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں - وہی سوچنیہ ہیں - جو گرے ہوئے گرے رہتے ہیں - اور اٹھنے کی کوشش نہیں کرتے - آپ کے سامنے آدرش رکھا گیا ہے - لوگ کہتے ہیں - کہ برہم چاری ہو کر رہ نہیں سکتے - گورو کل میں جو ہیں - وہ شادی بھی کریں گے - سب کام کریں گے - ممکن ہے کہ کوئی زمانہ آئے کہ آدیتہ برہم چاری پیدا ہوں - لوگوں کو وشواش نہیں ہو سکتا - کوئی آدمی وشواش نہیں کر سکتا تھا - کہ "کوئی جنم بھر بھی برہم چاری رہ سکتا ہے ؟" برہم چریہ پورن کرنے کی بھی شکتی ہے - وید میں لکھا ہے - کہ دیو پرش جو ہیں جو راست بولنے اور اس پر چلنے والے ہیں - وہ برہم چریہ کے تپ سے

موت کو جیت لیتے ہیں۔ یہ دکھلانے کے لئے کہ برہم چریہ ناممکن نہیں ہے کوئی دیر نہیں ہوئی صرف بیس برس ہوئے کہ سنہ ۱۸۸۳ عیسوی میں اجمیر کے اندر ایک سنیاسی کا دیہانت ہوا۔ جن کا نام شری سوامی دیانند سرسوتی ہے اُن کا جیون چرتر سُنانے کی ضرورت نہیں۔ وہ جنم سے لے کر مرن پرینت برہم چاری رہے۔ مسلمان عیسائیوں سے پوچھیئے۔ کہیں گے کہ لنگوٹے کا سچا جتی پُرش تھا۔ ایک شخص کا جنم سے لے کر مرن پرینت برہم چاری رہنا اس بات کی مثال ہے۔ کہ جو کچھ آج ایک نے کیا۔ تو وہی آپ میں سے کر سکتے ہیں۔ ہمت کریں تو ویسے ہو سکتے ہیں۔ آپ کی سنتان ویسی ہو سکتی ہے۔ نہ آشا ہونے کی بات نہیں۔ بنا برہم چریہ شریر آتما بلشٹ (بلوان) نہیں ہو سکتے۔

انتم نویدن۔ اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ دیش میں اگنی پرجولت ہے۔ اُس میں لوگ دگدھ ہوتے جاتے ہیں۔ اگر آپکا دشواش ہے۔ کہ اُن کو بچانے کی ضرورت ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ سچے گرہستی پیدا کیجیئے۔ وہ نہیں ہو سکتے جب تک برہم چریہ نہ ہو۔ سارے دیش کے اندر تعفن۔ دُرگندھی اُٹھ رہی ہے اُس کے دور کرنے کے لئے یگیہ کی ضرورت ہے۔ اُس کے اندر سمدھا رکھیں اگنی پرجولت کریں۔ اور آہوتی ڈالیں۔ کیا یگیہ کے اندر ایک ایک آدمی آہوتی نہیں ڈالتے۔ آپ نے پُرانی کہانیاں نہیں سُنیں۔ وہ پُرش کب دھرماتما کہلا سکتا ہے۔ جو ایسے آڑے وقت ذرا بھی جھجکے۔ وہ کیا آہوتی ہیں۔ آپ کے بچے۔ اگر ضرورت ہے۔ تو آپ جیسے اعلےٰ سے اعلےٰ لوگوں کے بچوں کی آہوتی کی ضرورت ہے۔ کہ قربانی ہو۔ دیش کا ستیاناش ہو رہا ہے۔ جب تک اعلےٰ قربانی نہ ہو یگیہ پورن نہیں ہو سکتا۔ آپ سے اور آپ کے پتروں سے بڑھ کر اور کیا قربانی ہو سکتی ہے۔ جو لوگ اس کام کو سدھار کا بہترین ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اُن سے نویدن ہے۔ کہ آپ سے بڑھ کر اور کون ہے۔ بچوں کی آہوتی کرو۔ دھن سے دھن کا کام ہوگا۔ دھن سے آتما نہیں بن سکتے۔ وہ دھن تو ضرور آتا

چاہیئے - لیکن آتما آنی چاہیئے - اس لئے جہاں آتم پرش ہیں - اُن سے نویدن ہے - اگر یہ صحیح ہے کہ آپ کو دیش سدھار کی ضرورت ہے - تو وہ برہم چاری اسی گوروکل کے اندر تکلیفیں برداشت کر کے دیش کی کایا پلٹ دیں گے -

پراچین زمانہ کا قصہ ہے - کہ ایک راجہ نے اپنا لڑکا گوروکل میں داخل کیا - راجکمار جب ودیا سماپت کر چکا تو راجہ بمعہ چند ودوانوں کے اُس کو لینے آئے - ہر طرح کی طیاری ہو گئی تھی - جب راجہ راجکمار کو لے کر چلنے کے لئے طیار ہو گئے - تو گورو نے کہا - راجن! ایک سکھشا رہ گئی ہے - گورو گھوڑے پر سوار ہو گئے - ششش (راجکمار) کو کہا کہ چل - گھوڑا تیز کر دیا - جب ششش ذرا پیچھے رہ جاتا تو گورو چابک رسید کرتا تھا - ایسی حالت دیکھ کر راجہ کی آنکھوں میں خون اُتر آیا - گورو نے راجا کی بھری ہوئی آنکھیں دیکھ کر کہا - کہ اے راجن! یہی سکھشا تھی جو رہ گئی تھی - میں چاہتا تھا - کہ تمہارے سامنے یہ سکھشا دوں - جب تم بان پرستی ہو جاؤ اور اس کو تخت پر بٹھاؤ - گو اس نے سب سختیاں جھیلیں ہوئی ہیں - لیکن ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ جو انسان کی سختی سے باہر کام ہیں - وہ نشان نہیں کر سکتا - ممکن ہے - کہ یہ اسی طرح لوگوں پر چابک لگاتا - اب اس نے یہ محسوس کیا - کہ گھوڑے کے ساتھ دوڑنا آسان نہیں - ایسے چابک کی ضرب سے تکلیف کی شدت معلوم ہوئی - یہ سُن کر راجہ پھر خوش ہوئے - اس پرکار کون سکھشا دیتے تھے - اگر آپ چاہتے ہیں کہ بگڑی ہوئی بیوستھا کو درست کریں - تو یہ تو پون سے درست نہیں ہو گی - لوگوں کی جان لینے کے نت نئے طریقہ سکھلائے جاتے ہیں - اگر فائدہ ہو سکتا ہے تو اس سے کہ تمام دُنیا کی آتمائیں دھارمک ہوں اگر آپ چاہتے ہیں - کہ اُس برکھش کے سایہ تلے جس کے سایہ کے اندر آرام ہے - دنیا کی سب قومیں آویں تو آریہ سماج کی سہایتا کیجئے - آریہ سماج نے کس قدر بوجھ اُٹھایا ہے - آریہ سماج آپ کے لڑکے بیاس اور پاتنجلی بنانا چاہتا ہے - سوامی دیانند آریوں کے رشتہ دار نہیں تھے -

وہ آپ لوگوں میں سے تھے - آریہ سماج نے کسی اپنی غرض کے لئے یہ کام نہیں اُٹھایا - اگر یہ سچ ہے - کہ وید کیول آپ کے اور ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ سب کے لئے اور - اگر یہ صحیح ہے کہ تمام آنے والی نسلوں کو ان سے فائدہ پہونچیگا - اور جس وقت آدتیہ برہم چاری پکشپات رہت پیدا ہوں گے - تو اون مسئلوں کا نرنے ہو جاویگا - جس پر آپ تین تین گھنٹے صرف کر دیتے ہیں - آدیتہ برہم چاری جس وقت نرنے کریں گے - وہ سچائی خود قبول کرالے گی - تو آپ انسان احیوانی زندگی بسر نہ کریں - پشو نہ بنیں - بلکہ منش - آپ کو چاہیئے کہ آریہ سماج کی مدد کریں - آریہ سماج نے جو گورو کل کھولا ہے - اُس کی امداد کرو - تاکہ یہ لڑکوں ہی کا گوروکل نہ رہے - بلکہ لڑکیوں کا گوروکل بھی کھل جائے - جس کے ذریعہ شانتی آنند دینے والا وہ زمانہ (دن) آوے گا - جو کہ ویدوں میں لکھا ہے - تینوں تاپ دور ہو جاویں گے اور منش ایک دوسرے سے بھراتری بھاؤ سے برتیں گے

اوم شم

۴- ایشور پراپتی اور اُس کے سادھن

پیارے منشو! بھائیو!! آپ نے اب تک جو کچھ سُنا ہے - اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا - کہ کوئی ایسی حالت ہے - جس کی تلاش میں ہر ایک منش نر ناری استری ہو یا پُرش بال ہو یا بردھ ہے - ہر ایک کو کسی چیز کی تلاش ہے - اور وہی تلاش کسی کو مسلمان کسی کو عیسائی کسی کو کسی فرقہ میں گھما رہی ہے - یہ مقابلہ تو فروعی ہے - باہر کا ہے - کہ وید شبد گیان ہے - اور جتنے دھرم پُستک ہیں وہ پُستک کہلاتے ہیں - لیکن ہم جس کی تلاش میں ہیں - وہ ہمیں نہیں ملتا - آپ کو تلاش کس کی ہے - یہ تھوڑا سا سوچنے سے معلوم ہو جاوے گا -

آپ سفر میں چلے جائیں - بادل گرجنے لگے اندھیرا چھا جائے - جبکہ کچھ دکھلائی نہ دیتا ہو - اُس اوستھا میں جبکہ ہاتھ پسارا نظر نہیں آتا - کچھ سوجھتا نہیں - آپ کی چاروں طرف آنکھ گھومتی ہے - اُس وقت آپ کسی روشنی اوجالے کا سہارا ڈھونڈھتے ہیں - کہ جس کے سہارے چل کر اس آفت سے بچ سکیں - اگر تجربہ ہوا ہو - جاڑے کا موسم ہے - بارش ہو رہی ہے - گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے - آپ مارے سردی کے

ملہ لکچر بر سالانہ جلسہ آریہ سماج ریاست کپورتھلہ پر ۹ اگست ۱۹۰۳ء بوقت شام کیوقت بحاضری دو ہزار استری پُرش ہوا

کانپ رہے ہیں۔ اگر آپ کو اُس اندھیرے کے اندر آدھ میل کے فاصلہ پر تھوڑی سی روشنی نظر آتی ہے۔ تو آپ اُس کی طرف دھیان لگاتے ہیں محسوس کرتے ہیں۔ اور سردی دور ہو جاتی ہے۔ سردی میں بیٹھئے اور روشنی کی طرف دیکھئے۔ آپ کو کچھ فرق معلوم ہوتا نظر آئے گا۔ کچھ ڈھارس بندھتی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا۔ کہ منش کیا چاہتا ہے؟ پرکاش! رات جب کچھ سوجھتا نہیں۔ تو منش حیران ہو جاتا ہے۔ صبح سورج نکل آتا ہے۔ تو خوف دور ہو جاتا ہے۔ روشنی میں بیٹھ جاتا ہے۔ تو اطمینان سے۔ وہ جو نربھئیا کی حالت ہے۔ منش وہی تلاش کرتا ہے۔

اِسی طرح کل انسانوں کی حالت ہے۔ وہ کسی چیز کی تلاش کرتے ہیں۔

اس سنسار کے اندر ہمارا رشتہ دو چیزوں سے ہے۔ ایک سیدھا اس دیہہ کے ساتھ۔ کیوں؟ آپ سوچیئے۔ ایک آدمی سے پوچھو کون جا رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "میں"۔ کیا آنکھ۔ کان۔ ناک۔ تُچا۔ زبان ہے۔ "میں"۔ وہ کیا ہے۔ "میں"۔ پہلے خیال نہیں آتا۔ جب پوچھو تب خیال آتا ہے کہ "میں" کیا وستو ہے۔ سوچیئے یہ سارا شریر تمہارا یا آپ کے پتا کا۔ کلپنا کیجئے کہ آپ کے بچہ کا شریر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں ہوں۔ بچہ کی بناوٹ ہم سب جانتے ہیں۔ جس وقت ہمیں پریم آتا ہے۔ تو اُسے لے کر بچہ کا منہ چوم لیتے ہیں۔ اُس وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارا شریر "میں" ہے۔ اگر لڑکے کا چہرہ خراب ہو گیا۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے بچے کا چہرہ خراب ہو گیا۔ آپ سُن چکے ہیں۔ کہ انسان اپنے کرموں کا پھل جو کیا ہے اور جو کرتے ہیں بھوگ رہے ہیں۔ منش جیسے کرم کرے گا۔ ویسا پھل پاوے گا۔ بدی کرم انوسار آپ کا آخری سمہ آتا ہے۔ تو آپ آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ لائق سے لائق ڈاکٹر اور وید آتے ہیں۔ آپ ہزاروں روپیہ خرچ کرنے کے واسطے طیار۔ لیکن کوئی نہیں بچا سکتا۔ کس کا مقدور ہے۔ کہ آپ کو ایک منٹ بھی ٹھہرا سکے۔ روم کا پوپ۔ زیادہ عیسائی دُنیا کا مالک پوپ نہ کیول

شریر بلکہ جو دھن اور ان کی ردھول کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ اس کی موت کا وقت قریب آتا ہے۔ دنیا کے ڈاکٹر آئے۔ دعائیں مانگیں۔ لیکن کوئی ایک منٹ بھی نہیں روک سکا۔ وہی بچہ مر گیا۔ کیا کرتے ہیں۔ جس کے لئے نرم نرم گدیلے بنوائے تھے۔ اوسے لے جاتے ہیں۔ چتا میں رکھ بڑے بڑے لکڑ چن اسے جلا دیتے ہیں۔ بس آپ کا یہ عمل ظاہر کر رہا ہے۔ کہ آپ اس کے شریر کو "میں" نہیں سمجھتے۔ جو پہلے سمجھے ہوئے تھے۔ کیا آنکھیں دور ہو گئیں۔ ہاتھ۔ ناک۔ کان ویسے ہی ہیں۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا لڑکا نہیں رہا۔ اس وقت معلوم ہوا آپ نے زبان حال سے قبول کیا۔ کہ "میں" جو کہہ رہے تھے۔ وہ نہیں رہی۔ کس سے تعلق ہے "میں" کا۔ تعلق چھوٹ گیا۔ مادہ کے اجزاء اپنے اجزاء میں مل گئے۔ اس کا ناش ہو گیا۔ ہندوؤں نے جلایا۔ مسلمانوں نے گاڑ دیا۔ معلوم ہوا کہ جیو آتما میں جو یہ اوستھا ہے۔ یہ سب کچھ جتنی حالتیں ہیں۔ مادی شریر کے سنیوگ سے پیدا ہوتی ہیں۔ جسم جدا جدا بنانے سے جسم سے تفریق ہوتی ہے۔ "میں" پدارتھ جدا ہے۔ اس کے جسم اندر پھنسا ہوا ہے۔

دوسرا تعلق پرماتما کے ساتھ۔ ایک طرف اور لگتی ہے۔ ویدوں نے لکھا ہے

वेदाहमेतं पुरुषं महान्तमादित्य
वर्णं तमसः परस्तात्॥

جس طرح پر یہ مادی جسم اندھیرے کے اندر لے جاتا ہے۔ اسی طرح وہ پرکاش سروپ پرماتما پرکاش کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کی طرف جانے سے پرکاش ہو جاتا ہے۔ اس سارے درشٹانت سے آپ اس نتیجہ پر پہونچیں گے۔ کہ جوان ہو یا بوڑھا مرد ہو یا عورت سب کو پرماتما کی طرف جانا چاہیئے۔ اور پرکرتی سے جدا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ پرکرتی اندھیرا ہے۔ رات کو دکھ پرتیت ہوتا ہے۔ کیونکہ رات اندھیرا ہے۔ آپ کی تمام چیزیں موجود رہتی ہیں۔ آپ کے جھاڑ فانوس موجود ہیں۔ لیکن دکھ ہے۔ اس

کلیش کو دور کرنے کے لئے - امیر گیس کی روشنی کرتے - اور غریب چراغ جلاتے ہیں - جہاں جہاں چراغ ہوا - دُکھ دور ہوا - معلوم ہوا - کہ اندھیرا دُکھ - اُجالا سُکھ - چونکہ پرکرتی اندھیرا ہے اِس لئے دُکھ - پرماتما پرکاش ہے اِس لئے سُکھ ہے - اِس لئے تمام پُرش دُکھ سے چھوٹنے اور سُکھ کی پراپتی کے لئے کوشش کرتے ہیں - نتیجہ یہ نکلا کہ تمام پُرشوں کو پرکرتی کی طرف سے ہٹ کر پرماتما کی طرف جانا چاہیئے -

اگر یہ سچائی ہے تو کیا آپ جواب دے سکتے ہیں - کہ مسلمان - سکھ - آریوں ہندوؤں کو اُجالا میں جانے کی ضرورت نہیں - تمام پنتھوں کو بھول جاؤ - سوچو ہمیں کیا چاہیئے ؟ - آنند ! - وید کون سا راستہ بتاتا ہے - اور جتنی دیگر مذاہب کی پُستکیں ہیں وہ باہر کی ہیں - چونکہ وید پورانے اور گیان ہیں اس لئے وید ایشور کا گیان ہیں - سب سے بڑھ کر یہ کسوٹی ہے کہ وید میں جو کچھ لکھا ہے - وہ بدھی انوکول ہے) جس راستہ چل کر ہم اس روشنی میں پہونچ جاویں جہاں دُکھ دور ہو اور سُکھ پراپت - لوگ کیوں یہاں اُلٹا سمجھنا شروع ہو گئے - بالک کہتے ہیں اور گرہستی بھی - کہ یہ چوتھے پد کی بات ہے - ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں ! - کارن کیا - اصلیت کو بھول گئے -

میں پہلے دُنیادار تھا - ایک وقت میں ناستک تھا - اُس زمانہ میں مجھ پر میرے بزرگ ناراض نہیں تھے - خوش ہوا کرتے تھے - دفعتاً انہوں نے سُنا کہ میں نے مانس کھانا چھوڑ دیا - شوقین مزاجی چھوڑ دی سُنتے سُنتے چچا صاحب نے سُنا اور پوچھا کہ یہ تم نے کیا کیا - میں نے کہا کچھ نہیں - مَیں سُنا تم نے ترکاری چھوڑ دی (ترکاری مانس کا نام ہے - لفظ ترکاری کھشتری برہمنوں میں کس واسطے کہا جاتا ہے - دوابہ بست جالندھر کے برہمن کھشتری ترکاری کہا کرتے تھے - یہ لفظ ظاہر کرتا تھا - کہ لوگوں کے سامنے مانس کہہ کر نہیں کھلاتے تھے - خالصہ کھاتے ہیں مانس - اور کہتے ہیں کہ مہا پرشاد چھک لیا - ہندوؤں کو مانس کہہ کر اسے کھلانے

کا حوصلہ نہیں پڑا۔ آپ کے بڑے بڑے بزرگ پولیٹکل ڈنکہ بجانے والوں کو ہمت نہیں پڑی کہ کہیں بالنس کھایا ہے) ۔ تم تو ایسے ہو گئے ۔ بھئی جب تم ہماری طرح مسٹن ہو گے تو تمہیں ہری بھجن شوبھا دے گا۔ اب تم سندھیا میں بیٹھے اچھے معلوم نہیں ہو گے ۔ مجھے یاد ہے ۔ کہ میں نے مختاری کا امتحان پاس کیا ۔ ایک بڑے بزرگ جس کی اکیاسی برس کی عمر تھی کہنے لگے ۔ واہ۔ واہ امتحان پاس کر آئے ۔ اب تو روپڑ والی جھنڈی کا ناچ دیکھیں گے۔ آج اکیاسی برس کے آدمی کو ایسا کہتے ہوئے شرم آتی ہے ۔ یہ کیوں؟

آریہ سماج کا کام۔

کہا جاتا ہے ۔ کہ لڑکوں ۔ نوجوانوں کو دھرم کی ضرورت نہیں ۔ شاستر کار کہتے ہیں ۔ کہ جوان اوستھا میں جوان بننے کی کوشش کرو۔ چھوٹے لڑکے کو تحصیلدار نہیں بنا دیتے ۔ جب امتحان پاس کیا ۔ سادھن کئے تب کہیں جا کر تحصیلدار کرتے ہیں ۔ اگر اُس کی ایسی رپورٹ ہو جاوے ۔ کہ پچپن برس کو نوکری کرے گا ۔ تو اُسے پاگل کہیں گے ۔ آپ کے معمولی کام جوانی میں ہوتے ہیں ۔ شاستر کار کہتے ہیں ۔ کہ دھرم چھرے کی تیز دھارا کے سدرش ہے ۔ (لوگ ہر ایک چیز کے اُلٹے معنی لیتے ہیں ۔ آج کل بیت[1] باز کو کوی کہتے ہیں ۔ جو ست کے تت کو جاننے والا ہو اُس کو کوی کہتے ہیں ۔ کوی پرماتما کا نام ہے ۔ وہ کوی جس نے چاروں ویدوں کو پرکاشت کیا۔) دھرم کا راستہ بڑا کٹھن ہے ۔ کٹھن راستہ کو کیا بوڑھے طے کرینگے۔ جبکہ اندریاں شتھل ہو جاویں گی ۔ اُس وقت دھرم سنچن کرنا کیسی مورکھتا کا کام ہے ۔ اس لئے نویدن کرتا ہوں ۔ کہ جیسا حق چھوٹے بالک کا ہے ۔ ویسا آپ کا ۔ اگر آپ کا آتما اس کام سے ناش کو پراپت ہوتا ہے ۔ ویسا ہی اُن کا ہوگا ۔ چھوٹے بچوں ۔ لڑکوں کو کہتا ہوں ۔ تم سُنو کہ فلاں قربان ہو گئے ۔ ودیا کی کیسی ترقی ہوتی ہے ۔ دکٹو وچن کہتا

[1] پنجابی شاعر

ہوں) - ایسی باتیں تمہیں کب اچھی معلوم ہوتی ہیں۔
یہ دُکھ جو پرکرتی کے اندر ہے - اور پرماتما کے اندر جو سُکھ ہے - اُس کو کیسے جانیں - چار منزلیں بتائی ہیں - پاتنجلی نے وِدھی بتلائی - علم کا جاننا ضروری ہے - کیونکہ انسان بغیر علم ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ اور وِدیا بنا ابھیاس کے کس کام کی - آپ جانتے ہیں - حبس دم کرنے سے من قابو آسکتا ہے - اور من کی طاقتیں بڑھتی ہیں - اگر آپ نے اپنے من کو قابو کرنے کا ابھیاس نہیں کیا - تو کس مصرف کا آپ کا اُپدیش۔ کیا آپ کسی سماجی کو بتلا سکتے ہیں - کہ جو پانچ منٹ سمادھی لگا کر سندھیا میں بیٹھے -

ایک مسلمان حاکم نے بابا نانک کو کہا کہ نماز پڑھو - جواب دیا کس کے ساتھ تم تو گھوڑوں کا سودا کر رہے تھے - قاضی تم بھی سوچ رہے تھے - خیال کیجئے - بابا نانک نے اُس کو ایک بڑے راز کی بات کہی - اُس بزرگ نے بتلایا - کہ اگر تم دھیان نہیں لگاتی تو تمہاری سندھیا - نماز کسی مصرف کی نہیں - کیونکہ پرماتما گیان سروپ ہے - اُپنشد کہتا ہے - ہاتھ نہیں اُس کے - پیر نہیں بانی نہیں اُس کی کوئی اندری نہیں - پرماتما کو کون گرہن کر سکتا ہے - اُس کو "ہیں" وستو پراپت کر سکتی ہے - اُس کی پراپتی کے لئے کیا کریں کونسا سادھن کریں - آپ کے اندر آنکھیں دیکھنے کو ہیں - شاستر بتلاتے ہیں - کہ منش کو پرماتما نے دو آنکھیں دیں - اگر سوریہ بھگوان نہ چڑھتے تو کس مصرف کی یہ (باہر کی) آنکھیں - سوریہ پرماتما کی میدھا آنکھیں ہیں منش کے اندر چکھشو گیان کی ہے بُدھی اسو ادیکھی ہے کہ سوریہ کا پرکاش دیکھے کونسا؟ وہ دید سوریہ کا پرکاش ہے جو اندر نیتروں کو دکھلا سکتا ہے کونسی ودھی ہے کہ اندر کے نیتر شدھ ہوں جسکو موتیابند ہو گیا ہو اُسکو سوریہ کیا مدد دے سکتا ہے - بچوں کی آنکھوں میں گید لگ گئی - ماتا دوسری عورتوں سے پوچھتی پھرتی ہے - کہ کس اوشدھی سے آنکھیں شُدھ ہوں - بڑے بڑے حکیم دماغ کو مضبوط کرنے کی کیوں اوشدھیاں بتلاتے ہیں - اس لئے کہ سادھن ہیں - اوشدھی ہیں - کہ جس کے سیون کرنے سے بُدھی

کی آنکھیں بڑی تندرست شفاف عمدہ ہو جاتی ہیں۔ بدھی کی آنکھیں کیا ہیں۔ اِس لئے دلیل کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ پریکٹس میں پرمان نہیں اگر میں نے آپ کے سامنے دکھلا دیا۔ کہ یہ کاغذ ہے۔ تو دلیل دینے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ پریکٹس باتیں آپ کے سامنے آئیں گی۔ کیا بتلایا عورت مرد کسی کو آنند نہیں۔ جب تک پرماتما کے پاس نہ جاوے۔ اُس کے پاس جانے کے کون سے سادھن ہیں؟

رشی کہتے ہیں۔ یم۔ نیم۔ سمادھی تمام مادی چیزوں سے من کو ہٹا کر کیول پرماتما کی طرف لگانا اس کو سمادھی کہتے ہیں۔ اوپنشد بتلاتا ہے۔ کیسی بُدھی ہو۔ اُس بدھی کے دوارہ پرماتما کے درشن ہوتے ہیں۔ اُس کے سوکھشم کرنے کا کیا ذریعہ ہے۔ پہلے بتلایا۔ یم (اہنسا ستیہ۔ استیے۔ برہم چریہ۔ اپری گرہ)۔ نیم (شوچ۔ سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے ایشور پرنی دھان)۔ آسن۔ پرانا یام۔ مجھے ان کل ذرایعہ کے تشریح کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جو یم۔ نیم کو سمجھ لیں گے۔ وہی پرانا یام کے ادھکاری ہونگے۔

آسن۔ نشست کو کہتے ہیں۔ ہمارے گورو کُل میں آتمارام ویدی کالڑکا تھا۔ اُس نے داخل ہوتے سمہ سات آسن کر کے دکھلائے۔ اس وقت وہ گیارہ بارہ آسن ویسے کر لیتا ہے۔ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ بیاسی ۸۲ آسن والے سدھ جی آئے ہیں۔ لوگ آسن کے ارتھ بھول گئے۔ آسن کس کو کہتے ہیں۔ اُس نشست کو جس میں بیٹھ کر پرماتما کے درشن ہوتے ہیں۔ وہ پرماتما شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ آپ نے اُس کی حضوری میں جانا ہے۔ ایک معمولی راجہ کے دربار میں جانے والے شخص کو آپ قواعد دربار وادب سکھلاتے ہیں۔ کہ بھائی تم نے راجا سے ملنا ہے۔ یہاں گدی پہ بیٹھے ہو۔ وہاں کرسیاں ہوں گی۔ پہلے ہمارے ساتھ کپڑے پوشاک پہننا بیٹھنا سیکھو بدبو صاف کرو۔ یوں چوغہ پہنو۔ یوں اُٹھنا۔ یوں ادب کرنا۔ اکڑ کر نہیں بیٹھنا۔ اِس طرح پاتنجلی جی

کہتے ہیں کہ آسن کس کو کہتے ہیں۔ آنند سے ہمارے پرانوں کی گنتی۔ لیکن قبل اس کے کہ اُس آسن پر بیٹھنے کی کوشش کرو۔ پہلے ادھکاری بنو۔ یم نیم کرو۔ یعنے چوغہ پہننے وغیرہ کی ودھی کرو۔

یَم۔ نیَم دونوں لازم ملزوم ہیں۔ منوجی کہتے ہیں۔

यमान् सेवेत सततं न नियमान् केवलान् बुधः।
यमान् पतत्यकुर्वाणो नियमान् केवलान् भजन्॥

کہ اگر تم صرف یموں کا سیون کروگے نیموں کا نہ کروگے تو ممکن ہے کہ پتت ہوجاؤ۔ اِس واسطے لازمی ہے۔ کہ یم۔ نیم کا اکٹھا سیون کرو۔

یم اہنسا اور نیم کیا ہے شوچ۔ پاتنجلی جی آہنسا کے ارتھ بتلاتے ہیں کسی اوستھا میں کسی جگہ کسی پران دھاری کو چاہے جانور ہو تکلیف نہ دینا کہتے ہیں کہ جو شخص کسی جاندار کو کسی جگہ تکلیف نہیں دیتا۔ وہ پرماتما کی طرف چل سکتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ہمارا من نہیں ٹھہرتا۔ لیکن صبح دسترخوان پر ایک مرغا بھی آجاتا ہے۔ مجھ کو اپنا واقعہ یاد آیا۔ جب میں حیدرآباد دکن گیا تھا۔ تو مجھے بہت سے آدمی ملنے آئے۔ ایک بہتر سالہ عمر کے سفید داڑھی پارسی بھی ملنے آئے۔ بات چیت کرنے لگے۔ کہنے لگے۔ کہ ہمارا من نہیں ٹھہرتا۔ میں نے کہا کیا وجہ ہے۔ آپ بھوجن کیسا کھاتے ہیں۔ کہنے لگے ماس تو ہم کھاتے ہیں۔ میں نے کہا اب بتلایئے۔ یا تو رشی پاتنجلی جھوٹے یا اُنہوں نے آپ سے لوگ سیکھا۔ دوسرے کرنل الکاٹ صاحب یوگی۔ اینی بسنٹ جب پہلے پہل جالندھر آئی تو اُن کا ایک لیکچر تھا سنیچر پر ہوا۔ کنور ہرنام سنگھ کی کوٹھی پر جہاں وہ اُترتی ہوئی تھیں میں بھی گیا۔ مجھے اُس وقت معلوم ہوا۔ کہ ایک مُرغا بن رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ مُرغا کس کے لیئے۔ جواب ملا یوگی راج کرنل الکاٹ کے لیئے۔ میں بڑا حیران ہوا۔ کہ کیا پاتنجلی جی جھوٹے تھے جو یہ ہدایت دیتے تھے۔ کہ ہنسا کرنے والا کبھی بھی یوگی نہیں ہوسکتا۔ بھائیو! پرماتما کے راستہ پر چلنا اور بات ہے اور توپ سے اُڑا دینا اور بات ہے۔ جالندھر میں میرے پاس ایک بنئے

مقدمہ دینے کے واسطے آئے۔ میں نے اُن کو کہا۔ کہتے ہیں کہ بنیئے بڑے آہنسک ہیں۔ لیکن کیوں جی! یہ نالش کیسی ہے۔ جواب دیا۔ مہاراج یہ آدمی ہمیں تنگ کرنے لگ پڑا۔ ہم نے اس کا حساب بنا کر چھ سو کا دعوی کر دیا ہے ہم سے اُس نے ایک کوڑی نہیں لی۔ سوچیئے اُس کو دُکھ پہونچا کہ نہیں۔ نرم دل ہندو۔ اہنسک ہندو کہتے ہیں۔ کہ آریوں نے پتت کو شدھ کر کے اُس کا اودھار کیا۔ برادری کرو۔ اہنسک ہندو اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور نرم دل سے پاس کرتے ہیں۔ کہ بھائیو آریوں کا حقّہ پانی بند کر دو۔

یہ اہنسا نہیں۔ لوگ جگن ناتھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے وہاں مانس چھوڑ دیا۔ وہاں بالکل نہیں کھایا۔ پاتنجلی کہتے ہیں کہ اہنسا کا مہا برت دھارن کرو۔ کسی کی کسی کال کسی دیش میں ہانی نہیں کرنی۔ جب تک شوچ نہ ہو۔ آہنسا ہوتی نہیں۔ خالی نہانے میں کچھ نہیں۔ کیونکہ نہانے والے مکّاری کرتے جھوٹ بولتے ہیں۔ آریہ سنتان کے اندر نہانے کی رسم اب تک موجود ہے۔ یہ کیوں ہے؟۔ منوجی کہتے ہیں۔

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति इत्यादि

نہانے سے جسم شدھ ہوتا ہے۔ من شدھ نہیں ہوتا۔ ست سے من کی شدھی ہوگی۔ آتما شدھ ہوتا ہے۔ جب کہ تپ کرو ودّیا اوپلبدھ کرو۔ (ایک بساد ھو آتا ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ مہاراج یہ پہونچے ہوئے ہیں۔ ویدانت جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سب شاستر رگڑ دیئے۔ جہاں وید نہیں جاتا وہاں سنت جاتے ہیں۔ سہے ودّیا تو بڑی اودیا سنتن کی توں قدر نہ جانی۔ واہ! ٹھیک ہے)۔ اِس لئے وہ کہتے ہیں کہ من ست سے آتما تپ اور ودّیا سے بدھی گیان سے شدھ ہوتی ہے۔ آپ سوچیئے جو آدمی سنان کر کے دیہہ کو شدھ کرتا ہے۔ اور من آتما بدھی کو شدھ نہیں کرتا۔ کیا وہ آدمی ہنسک نہیں کہلا سکتا۔ ایک طرف آہنسک بنو۔ دوسری طرف شدھ بنو۔ نہ کیول شریر بلکہ من آتما

بدھی کو شدھ کرو۔

ست وہی برت ہے کہ ہر ایک جگہ ہر ایک پرانی سے ہر حالت میں ست بولو۔ ہمارے بھائی گنگا جاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ گنگا۔ جگن ناتھ۔ گیا گئے وہاں جھوٹھ نہیں بولا۔ (آپ نے خیال نہیں کیا۔ لیکن جب واپس آئے تو جہاں پہلے آٹھ آنہ پر گواہی دیتے تھے۔ اب اپنی گواہی کی ایک روپیہ فیس کر دی۔ میرے ایک رشتہ دار مالدار تھے۔ جب وہ تیرتھوں سے واپس آئے۔ تو آتے ہی ایک روپیہ پر گواہی دینی شروع کر دی۔ تیرتھوں پر جاکر ست بولنے کا یہ پھل ہوا۔ کہ اپنی دُگنی ہنسا کر لی۔ آج کل ست کیا سمجھا جاتا ہے؟

بڑے بڑے معزز دھناڈھ ہندو پبلک جلسوں میں کہا کرتے ہیں۔ کہ ہندو مسلمان سب ایک ہی ہیں۔ وہ ہمارے بھائی اور ہم اُن کے۔ لیکن وہی ہندو جب بات چیت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مسلمان نیچ ہیں۔ جب پوچھا کہ اُس وقت تم نے پبلک کو دھوکا دیا۔ جواب میں کیا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ "مسلمان کو جھوٹ بول کر بھی کٹوا دو۔" مسلمان خیال کریں۔ مسلمان کہا کرتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں میں کوئی بھید نہیں۔ سب ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔ اتفاق رکھو۔ لیکن جب ایک بی۔ اے بھائی کے گھر جلسہ ہوتا ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے؟ "کہ ہندو بڑے مردود۔ ہندو واجب القتل ہیں۔ ان کا اعتبار نہیں دھوکا دے کر بھی مار لو۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ نہیں۔" یہ جھوٹ سیکھا کہاں سے؟ یہاں ایک حوالہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کا اُتر آپ کو مل جاوے گا۔ ڈچ قوم کا ایک گورنر افریقہ میں تھا۔ اُس نے حبشیوں میں بہت سی بندوقیں بانٹ دیں۔ اعلیٰ حکام سے حکم آیا۔ کہ ان بندوقوں کی ایک فہرست رکھ لو۔ اس واسطے مردم شماری ہوئی۔ حبشی پاس ہی نہیں آتے۔ گورنر نے حبشیوں کو کہا کہ ایک جادو کی تصویر آئی ہے۔ اگر تم اس کے سامنے بندوق لے کر کھڑے

ہو جاؤ۔ تو پھر بندوق پیچھا نہیں کرے گی۔ سب حبشی آ گئے۔ جادو
کیا تھا؟ فوٹو کا کیمرہ تھا۔ آیا اور تصویر کھینچ لی۔ سب کے عکس
کھینچے گئے۔ اور وہ چلے گئے۔ ایک پادری نے اعتراض کیا۔ کہ تم نے
یہ جھوٹ کیا۔ فریب کیا۔ گورنر نے جواب دیا۔ کہ حب وطن کے لئے
اپنے ملک کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے جھوٹ بولنا جھوٹ نہیں ہے۔

پاتنجلی کہتے ہیں کہ است کسی جگہ کسی کے ساتھ نہ بولو۔ سوچئے آپ
کس طرح سے زہر بو رہے ہیں۔ آپ اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی
ملنے کو آ رہا ہے۔ آپ نوکر سے کہتے ہیں کہ لالہ صاحب کو کہہ دو کہ بابو صاحب
گھر میں نہیں ہیں۔ آپ کا لڑکا کہتا ہے۔ کہ بابو جی کہتے ہیں کہ بابو جی
گھر نہیں ہیں۔ لڑکا دو تین برس کے بعد پختہ ہو جاوے گا۔ آپ کبھی
سوچتے نہیں۔ کہ اس کا اثر کیا ہے۔ یہ سادھارن باتیں ہیں۔ آپ
دیکھئے کہ زہر کہاں تک اثر کر رہی ہے۔ میں نے تجربہ کیا کہ دیکھوں
طالب علم کیا کرتے ہیں۔ اگر باپ پڑھا ہوا نہیں۔ نو ر ینا لڈ کا ناول
لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ باپ پوچھتا ہے کہ کیا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ ایسی
کتاب ہے۔ امتحان کے موقعہ پر اسی کی بدولت بہت نمبر حاصل
کروں گا۔ اگر باپ لکھا پڑھا ہے۔ تو ناول الجبرے کی کتاب کے اوپر
ہے۔ جب دیکھا کہ پتا باہر نکلے۔ جھٹ نیچے ناول اوپر الجبرا کر لیا۔ وہ
کہتے ہیں۔ کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولا۔ شاستر کار کہتے ہیں کہ نہ جھوٹ
بولو۔ نہ وچار کرو۔ نہ منسا کا وچار کرو۔ نہ بولو نہ کرم سے کرو۔ من بچن
اور کرم سے است کا تیاگ کرو۔ تب اس برت کو دھارن کر سکتے ہو۔
جب تک سنتوش نہیں ہوتا۔ تب تک پرش کبھی بھی ست وادی
نہیں ہوتا۔

استیے ۔ چوری تیاگ۔ کسی کا دھن نہیں لینا۔ ہمارے
بھائی کہتے ہیں۔ کہ ہم تو کسی کا دھن نہیں لیتے۔ ایک بزرگوار مسلمان
منصف جالندھر میں تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم رشوت کے روپیہ کو

ہاتھ نہیں لگاتے۔ میرے پاس ایک مقدمہ آیا۔ موکل گیا اور حسب دستور کارروائی کرآیا۔ وہ پچاس دے آیا۔ فریق مخالف ستر روپے دے آیا۔ کچہری سے واپس آکر وہ کہنے لگا کہ ہائے لٹ گیا۔ پچاس روپے بھی دیئے۔ پھر بھی مقدمہ بھی ہار گئے۔ میں نے کہا کہ روپیہ کہاں دے آیا۔ کہا کہ فلاں کی معرفت منصف صاحب کو۔ منصف کہا کرتے ہیں کہ جب کوئی ہمارے پاس آتا ہے۔ تو ہم اُسے کہا کرتے ہیں۔ کہ روپیہ طاق پر رکھ دو۔ جب وہ روپیہ رکھ کر چلا گیا تو بس روپیہ طاق کے ہوگئے۔ ہم نے طاق پر سے روپیہ اٹھا لئے۔ فرمایئے۔ ہم نے کس سے رشوت لی۔ ایک اور منصف صاحب تھے وہ رشوت کا روپیہ لوٹے میں ڈلوایا کرتے تھے۔ نوکر نے لوٹا رکھا اور جب رشوت کا روپیہ اُس میں پڑ گیا۔ تو بس منصف صاحب نے اٹھا لیا۔ شاستر کار کہتے ہیں۔ کہ یہ چوری تیاگ نہیں ہے۔ رشیوں نے قطعی فیصلہ کر دیا۔ کہ کسی کا دھن کا رنہ لو۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ ہم پوجا کرتے ہیں اپنے دل کے اندر دیکھو کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ ایک سات برس کا لڑکا جس کا آپ بیاہ کرتے ہیں۔ وہ یکے بعد دیگرے بیس بیس کنواری لڑکیوں سے بیاہ کر لیتا ہے۔ لیکن جس معصومہ کی زبردستی چوڑیاں توڑی جاتی ہیں۔ اُس کے ساتھ تمہارا کیا سلوک ہوتا ہے۔ سوچو! یہ کرتوتیں کرتے ہوئے آپ دعوے کریں۔ کہ ہم دھرم کرتے ہیں۔ یہ چھوت چھات ایک قنوجیا تیرہ چولہے۔ چوکا صاف کر کے خواہ حیوان کو اپنے پیٹ میں ڈال جاویں۔ لیکن اگر ایک تنکا بھی کسی کے ہاتھ سے چوکے میں گر پڑے تو ادھرم۔ مجھے نام لیتے افسوس ہوتا ہے۔ رادھا سوامی ایک مت ہے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے اُس میں موجود ہیں۔ رادھا سوامی مت کے پیرو۔ بڑا دھیان لگانے والے۔ ایک منصف صاحب بھی تھے۔ اُن کے لڑکے کا بیاہ ہوا۔ میں نے پوچھا۔ منصف صاحب نو برس کے لڑکے کا بیاہ!! آپ تو اصلاح کی بہت باتیں کیا کرتے تھے۔ کہنے لگے کہ "اجی کیا کریں۔ یہ دنیاوی باتیں ہیں۔ گھر میں گھر انجھا

تھا،، معلوم ہوا کہ وہ دھیان لگا لینے کو ہی دھرم جانتے ہیں۔ لیکن یہ سمجھا نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ تمہیں کون سا ادھکار ہے۔ کہ آٹھ برس کی لڑکی کے ساتھ نو برس کے لڑکے کا بواہ کر دو۔ خواہ وہ دوسرے دن ہی مر جاوے۔ ایک انسپکٹر سکول ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ آپ کیا تعلیم دیتے ہیں۔ ایک آٹھ برس کے لڑکے کا بواہ کرتے ہیں۔ پوچھنے پر کہنے لگے۔ کیا کریں اگر ہم مر جاویں گے۔ تو اس کا کون بواہ کرے گا۔ میں نے کہا کہ اب بواہ کر کے جب آپ مر گئے تو ایک کے دو ہو گئے۔ بتلائیے وہ بیچارہ کیا کرے گا۔ استریوں کی کیا حالت ہے۔ شاستر آپ کی دھرم پتنی بتلاتے ہیں۔ لیکن آپ پاؤں کی جوتی کہتے ہیں۔ عورت مر گئی۔ اگر خاوند کا اس کے ساتھ پریم ہے۔ تو اظہار افسوس کرنا اس کے لئے پاپ ہے۔ شوک!! جس دیش میں ایسی اوستھا ہے۔ وہ دیش کیوں نہ ڈوبے۔

استے وہاں کہا کہ جب تپ نہیں تو استے کس طرح ہو۔ تپ سہن شکتی کو کہتے ہیں۔ (ویدک دھرم سمبندھی جو پد ہیں۔ وہ بامعنی ہوتے ہیں۔ اس کے معنے تمام باتوں سے تمیز کر دینے والے ہوتے ہیں) تپ دھرم کے لئے تکلیفوں کو سہن کرنا ہے۔ مگر چور بھی تو سختیاں برداشت کرتا ہے جب تک دھرم کے لئے سختیاں برداشت نہ کرے یہ تپ نہیں۔

برہم چریہ۔ اس کے وشے میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔ برہم چریہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک سوادھیائے نہ ہو سوادھیاء سے کیا مطلب۔ سب جانتے ہیں کہ مطالعہ کرو۔ رشی نے کہا کہ وید آدی ست شاستروں کا مطالعہ کرو تب برہمچاری رہ سکتے ہو۔ یہاں پرشن ہوتا ہے۔ کہ گرہستی اور برہم چریہ؟ جو شخص رتو گامی ہو کر کیول سنتان اُتپتی کے لئے استری سنگ کرتا ہے۔ ایسے گرہستی بھی برہم چاری ہیں۔ جب تک برہم چریہ کا برت دھارن نہ کیا جاوے۔ منش پرماتما کے رستہ پر چل نہیں سکتا۔

اپرہی گرہ - سنسارک وستو کے اندر پھنس نہیں جاتا - تمہاری آنکھیں دیکھیں - لیکن آنکھوں کے تم غلام نہ بنو - جب ایشور کے اندر پورن وشواس ہو - تب یہ ہوسکتا ہے -

جب تک یم نیم کا سیون نہیں ہوتا - تب تک منش پرماتما تک پہونچنے کا ادھکاری نہیں ہوسکتا - جب تک اپرہی گرہ نہیں کرتا - اس قابل نہیں ہوتا - کہ پرماتما کی اُپاسنا کے لئے بیٹھے - راج محل کے اندر میلے کچیلے آدمی کو دھکے پڑتے ہیں - جس طریقہ پر جانے سے راجہ خوش ہو - اُس طریقہ پر دربار میں جاؤ فوراً جانا ملے گا - جودھپور کے دربار میں جب تک اوپر دیسی پوشاک نہ پہنو دھکے پڑیں گے - تم نے عقل کُل جوتی سروپ کے پاس جانا ہے - اہنسا کا برت دھارن کرو - کیونکہ پرماتما کسی کی ہنسا نہیں کرتا - کیونکہ وہ کسی خاص قوم کا خدا نہیں - وہ یہ نہیں کہتا - کہ سوریہ کو اس لئے غروب کرتا ہوں تاکہ وہ دوسری قوم کا خون بہائے - وہ رحیم ہے ظالم نہیں - اس لئے جو رحم کی عادت نہیں ڈالتا - جو تنگ کرکے دکھ دینے سے باز نہیں آتا - وہ کب اُس کی حضوری میں پہونچ سکتا ہے - وہ ست سروپ ہے کیا آپ سمجھ سکتے ہیں - کہ جھوٹھا دھوکھا باز اُس کے حضور جاسکتا ہے - وہ منشوں کے کرم انوسار پھل دینے والا ہے - غور کریں - وہ گورو (محمد) جس کی سفارش کراتے ہو - جب اُن سے پوچھا گیا تو اُس نے کہا کہ "مت کہو کسی کی اُس پاک پرمیشور کو" محمد سے پوچھا گیا - کہ معجزے دو نجات کیسے ہوسکتی ہے - مسلمانی مذہب میں کتنا زور دیا ہے کہ پیغمبر شفاعت کرتا ہے - لیکن وہ (محمد) اس کو چھپا نہیں سکتا - کہ منش جیسے عمل کرتا ہے - ویسا ہی پھل پاتا ہے - آخر کار اُسے کہنا پڑا کہ تمہارے اعمال تم کو چھوڑا سکتے ہیں - وہ پرمیشور عادل منصف ہے اُس کے پاس دیالو بن کر جا سکتے ہو - وہ پرمیشور جو برہم چریہ کا روپ ہے - (ست کے اوپر قایم رہنا تپ ہے - برہم چریہ کا دھارن کرنا تپ ہے) وہ تپ سروپ پرماتما

جس نے سرشٹی کے کرنے میں ایسی سہن شیلتا دکھلائی - آپ جانتے ہیں - کہ ہوا کسی حوصلہ سے چل رہی ہے - زناٹے چھوڑے ہوئے ہے کیسے سرد پانی بہ رہے ہیں -

کیا آپ نے کبھی دیکھا کہ وہ پانی جو مہاراجہ کپورتھلہ کے لئے ٹھنڈا ہو جاتا ہے - وہی پانی کسی اور کے جانے پر گرم ہو جاتا ہو - نہیں ہرگز نہیں کیونکہ پرماتما کی دی ہوئی چیزیں ہر ایک کے لئے یکساں ہیں - وایو جیسے یوگی کے لئے ویسی راجا کے لئے - کوئی بھید نہیں -

وید میں لکھا ہے - کہ پرماتما نے آنند کی برشا کر دی - وہ ہماری طرح کنجوس نہیں کھلے دل والا ہے - اس پرماتما کو ناستک گالیاں دیتے ہیں - لیکن بنا عمل کے پھل نہیں ہوتا - پرماتما کی دیالتا کے اوپر اس مہاں پرماتما کے اوپر ناستک کلنک لگاتے ہیں - کہ کوئی ایشور نہیں - وہ پرماتما جس کی سرشٹی کے اندر پاپی - دھرماتما کے سر پر ایک ہی طرح کا سورج ہو - اس کے اوپر اکشیپ کرنا کس قدر پاپ ہے - اس پرماتما کے پاس برہم چریہ کا برت دھارن کر کے جاؤ - لوگ کہتے ہیں - کہ یہ چونکہ مسلمان ہے اس کے ساتھ دویش کرو - مت سمجھئے کہ وہ آدمی پرماتما کے دربار میں جا سکتا ہے - ویدک دھرم بلا تمیز استری پرش جوان بوڑھا سکھشا دیتا ہے - لڑکوں کے والدین سے پرارتھنا کرتا ہوں - کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو آج سے ہی پرماتما کی پرارتھنا اپاسنا میں لگا کر ان کی بانی و آتما کو پوتر کرو - آج سے یم نیم کا سیون کرو - آپ سوچیں کہ آپ کی کتنی ذمہ واری ہے -

ایک دفعہ آپ کا ہنسی میں جھوٹ بولنا آپ کے پانچ برس کے لڑکے کے راستہ میں کانٹے بو رہا ہے - ایک دفعہ شراب کا گلاس پینا آپ کے بچے کی بربادی کا نشان ہے - آپ سنیہ وادی برہم چاری بنیں سنسار کی دستوؤں کے اندر لپٹ ہونے والا نہ بنیئے - بڑی بڑی مشکلات کے سامنے دھرم کی رکھشا کرنے کا برت دھارن کر کے چلیئے تب

پرماتما کی حضوری میں بیٹھنے کے ادھکاری ہو سکو گے۔ تب آتما پرماتما کے درشن کرے گا۔ تب نشچے ہو گا۔ کہ یہی پرماتما سب کو پرکاشت کر رہا ہے۔

خاتمہ پر دو چار لفظ کہنے ہیں۔ جو کچھ کہنا تھا نویدن کر دیا۔ آپ سوچیئے وہ ویدک دھرم جو آدرش آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ بتلاتا ہے۔ کہ اس طریقہ پر چل کر منش مکتی پا سکتا ہے۔ یہ آدرش "ویدک دھرم" آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ آپ کا اعتراض دور کرنے کے لئے کہتا ہے۔ کیا آریہ سماج کے ممبر اس کی پیروی کرتے ہیں؟۔ پرشن ہوتا ہے۔ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ دیکھو فلاں آریہ جھوٹھا ہے۔ آپ کیسے اعتراض کر سکتے ہیں۔ کیا آپ ویدوں کو ماننے والی سنتان ہیں۔ اس خیال کو دور کیجئے۔ وہ چند فرضی مسئلوں کو لے کر کٹ مرنے والی جماعت نہیں ہے۔ آریہ سماج مت نہیں ہے۔ یہ نئے نئے رادھا سوامی سے مت جیسا کوئی مت نہیں۔ کسی خاص فرقہ کے آدمی نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ ہمارے واسطے وید ہے۔ پرماتما کہتے ہیں۔

यथेमां वाचं कल्याणीमाव
दानि जनेभ्यः। ब्रह्मराजन्याभ्यां शूद्राय
चार्याय च स्वाय चारणाय ॥

پھیلاؤ اس کو سارے سنسار کے اندر جس کے ہر ایک مُلک کے نر ناری ادھکاری ہیں۔ اگر آپ کو معلوم ہو گیا۔ کہ آریہ سماج کے ممبر اس پر نہیں چلتے۔ اگر آپ کو وشواش ہے۔ کہ بید سے راستہ پر چل کر آتما پرماتما کے درشن کر سکتا ہے۔ تو آؤ اُن جھوٹھے آدمیوں کو جھوٹھا کرو۔ جو اس پر نہیں چلتے۔ اور ویدک دھرم کو کلنکت کرتے ہیں۔ اگر آپ کو افسوس آتا ہے۔ کہ اس پر آریہ سماج کے ممبر نہیں چلتے۔ اور اگر یہ اصول سچے ہیں۔ ہندوؤں کو کہتا ہوں۔ تم جو ویدوں کو اپنے بزرگوں کی میراث سمجھتے ہو۔ اگر تمہارے خیال میں یہ راستہ ٹھیک ہے۔ تو آؤ آگے حوصلہ کرو۔ اور دکھلاؤ۔ کہ پرماتما کی سرشٹی

میں کرم ہی پردھان ہیں - شرومنی آریوں کے بنو - کرم کرکے
آگے چلئے پیچھے چلائیے - اگر اس پر چل کر مکتی ہو سکتی ہے - اگر
یہی راستہ سچا ہے - تو آؤ اس راستہ کو گرہن کرو - وقت جاتا ہے -
ایک گذرے ہوئے پل کو کروڑوں روپیہ دے کر نہیں خرید سکو گے -
جس وقت موت آتی ہے کروڑوں روپیہ دے کر نہیں خرید سکتے -
سب نے چل جانا ہے - پتہ نہیں - کہ ایک منٹ زندگی کا لیں یا
نہ لیں - اگر سچ مچ آپ نے سوچا ہے - کہ انسانی زندگی کا مقصد
اونچا ہے - اگر آپ نے سمجھا ہے کہ یہ شریر نہیں ہے بلکہ اس
کے اندر کوئی چیتن شکتی کی شرن میں آکر اوپر اٹھ سکتی ہے -
اگر آپ سچ مچ منش ہیں - تو قید خانہ کو چھوڑنے کی کوشش
کرو - اور اس سے چھوٹنے کے سادھن کرو - استریوں
کے سدھار کے لئے یا مردہ قوم کو ابھارنے کے لئے اپیل کرنے
کی ضرورت نہیں - آپ خود بخود کہیں گے - جب کہ آپ کا آتما
بلوان ہوگا - توپ و تفنگ یا کوئی اور آپ کی آتما کو ہلا نہیں
سکے گا - آپ کو یقین آجاوے گا - ایک درشٹانت سے سوامی
جی بریلی میں ویاکھیان دے رہے تھے - سوامی جی نے عیسائیوں
کا بہت کھنڈن کیا - کمشنر صاحب ناراض ہوگئے - اس لئے
کمشنر صاحب نے خزانچی لچھمی نراین کو جو کہ بڑے دھناڈھیہ تھے
بلایا - کہا کہ تمہارے پنڈت صاحب سختی بہت کرتے ہیں -
ہم تو سمجھدار ہیں - ممکن ہے کہ جاہل ہندو - مسلمان فساد کریں -
اس لئے ان سے کہہ دو - کہ نرمی سے اپدیش دیا کریں - اس
وقت خزانچی صاحب کی عجیب حالت ہوئی - لچھمی نراین خزانچی
متمول اور گاؤں کے مالک جس کو سوامی جی نے ڈانٹ کر
کہا تھا - کہ کتیوں سے سمبندھ کرنا یہ منش کا کام ہے ؟ -
خزانچی نے ڈر کے مارے بیسوا کو نکال دیا تھا - اس کا حوصلہ

نہ پڑا - کہ سوامی جی تک یہ بات جا کر کہہ دے - میں اُن دنوں ناستک تھا - میرے حصہ میں یہ کام آیا - کہ سوامی جی سے جا کر کہہ دوں - جب ہم سب سوامی جی کے سامنے گئے - تو میں نے کہا - کہ خزانچی جی کو کمشنر صاحب نے بُلایا تھا - یہ کہنے کے لئے کہ سوامی جی نرم الفاظ میں اُپدیش کیا کریں - سوامی جی نے لچھمی نراین کو کہا - ارے یہ بات ! تو نے کیوں نہ مجھے کہدی - یہہ کہہ کر سوامی جی خاموش ہو گئے - دوسرے دن ٹون ہال میں گئے - کمشنر صاحب و پادری صاحب سامنے بیٹھے تھے - سوامی جی ست کی ویاکھیا کرتے تھے - "کہ ہم کو لوگ کہتے ہیں - کہ ست کو دباؤ کہتے ہیں کہ کمشنر ناراض ہو جاوے گا - گورنر ناراض ہو جاوے گا - ارے سب ناراض بھی ہو جاویں - سنسار کے راجہ مہاراجہ ناراض ہو جاویں - خواہ چکرورتی راجہ ناراض ہو جاوے - میں ست کو دبانے کے لئے اُس وقت تک طیار نہیں - جب تک مجھے کوئی ایسا بہادر نہ دکھلاؤ جو کہ میری آتما کو کاٹ یا جلا سکے - اگر ان میں ایسی شکتی نہیں - تو پھر میں کیا پرواہ کرتا ہوں - آتما کو کوئی قید نہیں کر سکتا - اس شریر کو قید کرے گا - منش کو کوئی روک نہیں سکتا - جب تک کوئی ایسے آدمی نہیں دکھلاتے میں سوچنے کے لئے بھی طیار نہیں کہ ست کو دباؤں یا کہ نہ - "اگر یہ سچ ہے - کہ دُنیا کے خوف بیہودہ ہیں - تو پیارے بھائیو ! شریر کے قید خانہ سے نکلو - مت بُزدل - کائر بنو - منش بُزدل نہیں منش کو کون روک سکتا ہے - جو آزاد ہے - اُس کو قید خانہ میں مت رکھو - اگر تم اُس کو آزاد کرو گے تو پھر وہ تمہیں کسی قید خانہ میں جانے نہیں دے گا - دُنیا کی کمزوریوں کو چھوڑ کر جو تمہیں ست معلوم ہوتا ہے - اُس کو گرہن کیجئے - پرماتما آپ پر سہائی ہوں

گے۔ پھر کوئی سنسارک بھے آپ کو نہیں دبائے گا ✣

اوم شم

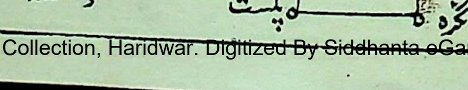
۵- ورتمان ماتوچکر[۱]

यो देवो ऽग्नौ यो ऽप्सु यो विश्वं भुवनमाविवेश। य ओषधीषु यो वनस्पतिषु तस्मै देवाय नमो नमः॥

ماتاؤ- بہنو- پُتریو! اور پیارے بھائیو! آپ میں سے جن بھدّر پُرشوں کی یہ عادت ہے۔ کہ اندھیری رات میں جب کہ آکاش نکھشتروں اور تاراگن سے جڑت ہوتا ہے۔ ایشور کی رچنا کو وچار درشٹی سے دیکھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اُن کو معلوم ہوگا۔ کہ اوتر دشا کے کونہ پر ایک چمکتا ہوا ستارہ دکھلائی دیتا ہے۔ جس کے نزدیک اور کوئی چمکنے والا ستارہ نہیں ہے۔ اُس ستارے کے سامنے جب آپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو بائیں ہاتھ کی جانب سات ستارے بڑی خوشنما حالت میں دکھلائی دیتے ہیں۔ جن کو سپت رشی[۲] کہتے ہیں۔ مجھ کو سمے نہیں۔ کہ ایک ایک رشی کی بناوٹ کو آپ کے روبرو کتھن کروں۔ شوک ہے۔ کہ اس دیش میں جس کا ایک بچہ بالک ہو۔ بالکہ جوان ہو یا بوڑھا دھرو وسپت رشی کو جانتے تھے۔ سورنیہ تاراگن اور نکھشتروں سے بخوبی واقف تھے۔ پراچین اتہاسک گرنتھ اس کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ یہاں سادھارن پُرش معمولی بات چیت میں

۱؎ لیکچر منذا لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ نومبر ۱۹۰۳ء کو چھ بجے شام کے بحاضری دس ہزار ہوا تھا۔

۲؎ نقشہ دھرو وسپت رشی ذیل ہے۔ جوکہ اخبار ست دھرم پرچارک میں شائع ہو چکا ہے۔



جیوتش سے نکلی ہوئی وِدّیا کو پرگٹ کیا کرتے تھے۔ آج اُن کی سنتان کے سامنے ایسا بیان اُنہیں سوچ میں ڈال دیتا ہے۔ توجہ کیجئے۔ دھرو (ستارہ) چمک رہا ہے۔ اُس کے ارد گرد دوسرے ستارے دورہ کرتے ہیں۔ یدی آپ صرف اتنا ہی دیکھ کر سو گئے۔ (آج کل کی طرح کہ شام کے آٹھ بجے سوئے اور صبح نو بجے اُٹھتے ہی چائے کی پیالی مانگی) تو آپ اس راز کو سمجھ نہیں سکتے۔ اُن ستاروں میں جن کو آپ نے شام کو دیکھا تھا صُبح تبدیلی واقعہ ہو گئی۔ دوسری رات پھر کچھ تبدیلی ہوئی دکھلائی دیتی ہے۔ اِسی طرح دن بدن بتدریج تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ حتےٰ کہ ۳۶۵ دن کے چکر کے بعد پھر وہ ستارے اُسی جگہ پر آجاتے ہیں۔ جہاں کہ آپ نے پہلے دن اُن کو دیکھا تھا۔ میں نے ایک سال تک باقاعدہ جاگنا شروع کیا۔ دیکھا کہ تمام ستارے (سپت رشی) ایک چمکنے والے (دھرو) ستارے کے گرد گھومنے شروع ہوئے۔ پراتا کال ہونے پر نیچے کے ستارے اوپر کی طرف ہو گئے۔ ہمیشہ اسی طرح ان میں تغیّر و تبدّل ہوتا رہتا ہے۔ یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔

یہ ایک گھٹنا جس کو سینکڑوں ہزاروں دفعہ آپ دیکھ سکتے تھے۔ یہ تغیّر و تبدّل آپ کو کیا دکھلاتا ہے؟ یہ کہ جو نیم آکاش منڈل میں کام کر رہا ہے۔ وہی نیم اس سرشٹی میں بھی موجود ہے۔ یہاں بھی وہی نیم ۲۴ گھنٹہ اور ۳۶۵ دن والا چکر لگاتا ہے۔ جب رشیوں نے دنیا سے ورکت ہو کر اندر کی آنکھوں سے دیکھا تو اُنھوں نے پتہ دیا۔ کہ مت سمجھو کہ یہی دن رات ہوتا ہے۔ بلکہ پرماتما کا بھی دن رات (برہم دن۔ برہم رات) ہے۔ آپکے دن رات کی صورت اکاش میں بدل جاتی ہے۔ جس کو آپ دن کہتے ہیں۔ وہ آکاش کی رات۔ دن کے وقت آپ کو کُل کاروبار ہوتے دکھلائی دیتے ہیں۔ رات آپ آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ پھر صُبح اُسی طرح کام میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

لیکن آکاش کے اندر رات کو کام ہوتا ہے - یہ دن رات پرماتما کے لئے نہیں - کیونکہ وہ تو ہر جگہ ویاپک ہے - ہم نے اپنی سہولیت کے واسطے یہ فرضی الفاظ گھڑ لئے ہیں - ورنہ کہیں بھی رات نہیں ہوتی - کیوں؟ سوچئے ویدوں اُپنشدوں کے کیسے گوڑھ آشے ہیں -

پرماتما کی جیوتی ڈنڈ بھی ہے اور آنند بھی - پرماتما جن منیموں سے دسیوں (پاپیوں) کے لئے ڈنڈ ہے - وہی آنند کاری نیم اُسی سمہ سریشٹھوں کے لئے آنند دیتا ہے - سریشٹ آنند میں مگن دن میں ہیں - سریشٹھوں کے واسطے دن چڑھا ہوا ہے - جاہلوں کے لئے رات ❖

آکاش کے درشیہ کو اپنی سرشٹی کے چکر کے ساتھ ملا لیئے - تو عقدہ حل ہو جاوے گا - بیان کیا گیا ہے - کہ کال چکر چل رہا ہے - پرلے ہوتی اور سرشٹی ہوتی ہے - اگر یہ ٹھیک ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کا چکر اور سال کا چکر چل رہا ہے - تو کیا شک ہے - کہ جو نیم سارے جڑ جگت کے اندر چل رہا ہے - وہی نیم چیتن کے اندر کام کر رہا ہے - نیم ہمیں بتلاتا ہے - کہ منشیہ سرشٹی کے اندر بھی اُسی طرح کی کارروائی ہوتی ہے -

یہاں وہ سوال سامنے آتا ہے - جو مغربی دُنیا کو ہلا چکا ہے - اور جس کو یورپ اب چھوڑتا چلا آتا ہے - یوروپ میں یہ مسئلہ کہ "اونتی کا انت نہیں بلکہ وہ لاانتہا ہے" گھر کر گیا تھا -

آپ کی ریلجس سوسائٹی برہم سماج (جو کہ واقعی بدیشی خیالات کی منڈلی ہے) اُس لئے اپنے نام کے ساتھ سنسکرت کے شبد گھڑ لئے - لیکن ہر ایک سوسائٹی سنسکرت کا نام رکھتی ہوئی سنسکرت کے خیالات کے ساتھ ملی ہوئی نہیں ہے - یہ خیال کہ انسان لاانتہا ترقی کرتا ہے آتما جب ترقی کرنے تو پھر کبھی گرتا نہیں" یہ مسئلہ لاانتہا ترقی کا جب یہاں آیا - تو یہ ویش کر چکا تھا - اس لئے لوگوں نے انگریزی ہی اصول کو سنسکرت خیال سمجھانے کی کوشش شروع کی - برہم سماج سوچتا تھا - کہ چونکہ

اس کا سنکار سنسکرت شبدوں سے کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ کامیابی حاصل کرے گا۔ مگر انہوں نے پرلے چکر کا مسئلہ بھولا دیا۔ اگر وہ کال چکر کے مسئلہ کو سمجھتے تو یہ کبھی نہ کہتے "سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ کہ منش ترقی کرتا ہوا کس طرح گر سکتا ہے"؟

مغربی آتمائیں چکر بناتی تھیں۔ لیکن ادھورا۔ ایوولیوشن (Evolution) کا یہ مسئلہ "کہ بندر سے ترقی کرتے کرتے انسانی درجہ ملا" بھی اصلی پورے چکر کو بھول گیا۔

چونکہ یہاں کے آدمی گر چکے تھے اس لئے ٹھوکریں کھاتے تھے۔ یہاں تھیوصوفیکل کے بڑے بڑے واعظ آئے۔ اُن کے پاس کوئی روشنی نہیں تھی۔ تو بھی انہوں نے کچھ کام کیا۔ لیکن اس مسئلہ میں انہوں نے بھی ٹھوکر کھائی کہنے لگے کہ تناسخ ہو سکتا ہے۔ لیکن جب لاانتہا ترقی ہے تو اس کو طبیعت قبول نہیں کرتی کہ ایک یونی میں آیا ہوا منش بُرے کام کر کے بندر آدمی کی یونیوں میں پھر جاوے۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ منش ادنیٰ یونیوں سے ترقی کرتا ہوا اعلےٰ سے اعلےٰ یونیوں میں چلا جاتا ہے۔ مگر منش یونی میں آکر نیچے نہیں جاتا۔" یہ مسئلہ اُس دلیل کے سامنے ایک منٹ بھی ٹھہر نہیں سکے گا۔ وہی نیم وہی اصول کال چکر والا یہاں بھی استعمال کرو۔ پھر دیکھو کہ انسان ترقی بھی کرتا ہے اور تنزل کی طرف بھی جاتا ہے۔ انگریزی خیالات جکڑی ہوئی طبیعتیں آتما کا درشن نہیں کرینگی۔ یہ کال چکر۔ پرلے چکر۔ سنسار کے اندر برابر چل رہا ہے۔ اگر یہ سچ ہے کہ ابتدا میں امیتھنی سرشٹی ہوئی۔ اس کا آرمبھ ہوا۔ وہ ناش ہوئی یعنی پرلے ہوئی۔ برہم دن برہم رات ہوئے۔ تو کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ جس طرح ایک کلپ بیتیت ہو جانے پر رات زی آجاتی ہے۔ اسی طرح سیکڑوں ہزاروں قوموں کی تاریخوں میں دن رات نہیں آئے۔ بلا شُبہ ماننا پڑتا ہے۔ اور تاریخ اس کی شہادت دیتی ہے۔ یونان دیش پہلے وحشی تھا۔ روشنی آئی اور

وہ انسان بنے۔ راجیہ کا انتظام ہوا۔ اور اُس نے اعلیٰ ترقی حاصل کی۔
وہی یونان جو ترقی کے آخری زینہ پر بیٹھا ہوا۔ یوروپ کی دوسری قوموں کی آنکھیں اپنے کمالات سے چوندھیا رہا تھا۔ ظلم ہونے اور بدکاری کے پھیل جانے پر گرا۔ سپارٹا والوں کے کیسے خیالات تھے۔ اُنہیں کیسی کیسی طاقتیں حاصل تھیں! وہاں منش سماج کا ستراج بھلائی تھا۔ دھرم تھا۔ یہی باتیں تین سو سواروں کو حوصلہ دلاتی تھیں۔ کہ وہ اپنی اتنی قلیل سپاہ سے دشمن کی لاکھوں سپاہ کو روکے رہیں۔ آگے قدم نہیں رکھنے دیتے تھے۔ اُن میں بھی جب وہ حوصلہ دلانے والے اعلےٰ خیالات نہ رہے تو وہ ویش رساتل کو پہونچ گیا۔ غیر ملک کے رہنے والا بائرن انگریزی شاعر یونان کی حالت دیکھ کر حیرت میں آتا ہے اور سوچتا ہے۔ کہ آہ ہا! اس قدر قوم گر گئی۔ کیا یہ پھر اُٹھ سکتی ہے۔ اس لئے اُس نے اپنی شاعری میں اُبھارنے والے خیالات بھر کر اپیل کی۔ یونان اُٹھا اور پھر اپنی اعلےٰ عظمت پر پہونچا۔ لیکن کیا پھر نہیں گر سکتا؟۔ جب ہم ایسے حالات دیکھتے ہیں۔ تو پرشن ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ حالات صحیح ہیں تو پھر ہم کیوں نہ مانیں کہ یہ مانو چکر ہے۔ موجودہ ترقی چاہے ہوئی لیکن جو گزرے ہوئے مانو چکے تھے۔ اُس میں ترقی نہیں تھی۔ جو قومیں اب تعلیم یافتہ ہیں۔ اس سے دس ہزار برس پہلے وہ وحشی تھیں۔

یہ منش سماج جس کے آپ ممبر ہیں اور آریہ سنتان جس کا نام ہندو لفظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ کب سے گرتے آئے ہیں اس کا پتہ نہیں لگتا سوائے اس کے کہ سچی تاریخ (یہ تاریخیں اُس وقت موجود نہیں تھیں۔ جو کہ کشت وخون جنگ وجدل وغیرہ وغیرہ کے حالات بتاتی ہیں) بنائی جاوے۔ کیا کوئی زمانہ آپ بتلا سکتے ہیں۔ جبکہ غیر قوموں کے خیال میں ہسٹری بتلاتی ہو کہ اس کا آریہ ورت کا عروج تھا۔ وہ سچی تاریخیں موجود ہیں۔

کیا آپ کی وِدّیا کوئی حساب بتلاتی ہے۔ کہ یہ دیش کب سے گرنا شروع ہوا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ گرتا ہی چلا گیا۔

منش سماج چکر کو مانتا ہے۔ اِس لئے ایک درشٹانت دیتا ہوں جس سے آپ کو اِس دیش کی ادنتی نزوال کا حال معلوم ہو جاوے گا۔ جب بچّہ پیدا ہوتا ہے۔ (میرا مطلب دُشٹ ماتا پتا کے پتروں سے نہیں ہے۔ بلکہ نیک آدمیوں کی سنتان سے ہے) کیسا خوبصورت ہوتا ہے۔ آپ اُس کے چہرے پر کوئی شکن نہیں دکھلا سکتے۔ شدھ ہردا ہوتا ہے۔ (لوگ آج کل بات بات میں مکاری کرتے ہیں۔ کوئی صاف بات کسی کے ساتھ نہیں کرتے۔ آپ اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی آتا ہے۔ آپ لڑکے کو کہتے ہیں۔ اُس کو کہہ دو کہ بابو گھر نہیں ہے۔ بیچارہ بھولا اور شدھ ہردا لڑکا جا کر کہتا ہے "پتا جی کہتے ہیں کہ بابو گھر نہیں"۔ بالک مکاری نہیں کر سکتا۔ پتا اُس کو مارتا ہے سمجھاتا ہے۔ دوسری دفعہ پھر لڑکا بھول جاتا ہے۔ پانچ سات دفعہ کے بعد بچہ مکار ہو جاتا ہے) ہر ایک شخص بتلا سکتا ہے۔ کہ بُرے سے بُرے ماں باپ کے بچے کیسے شدھ ہردا پیدا ہوتے ہیں۔ یہ درشٹانت ہے۔

اگر یہ ٹھیک ہے۔ کہ سرشٹی اُتپن ہوئی۔ اُتپتی کے سمے پورو درشٹانت انوسار بلاشبہ انسان شدھ آتما پیدا ہوئے اُن کے ہردے صاف تھے۔ تو ماننا پڑتا ہے کہ یہ منش سماج میں اِس چمکدار ظلمہ سے دھوکھا نہیں کھا سکتا۔ چیف جسٹس[1] مسٹر انڈرسن آئے تھے۔ اپنی تقریر میں اُنہوں نے کہا تھا۔ "میں اس جلسہ کی رونق دیکھ کر بڑا خوش ہوا ہوں۔ یہ ایک عظیم الشان جلسہ ہے"۔ میں مسٹر انڈرسن نہیں ہوں۔ یہ تمہارے

[1] نوٹ۔ آپ عدالت عالیہ چیف کورٹ لاہور کے جج ہیں۔ آپ نے استری سکھشا پر ایک تقریر انگریزی و اردو میں کی۔ اور آپ کی دھرم پتنی نے دست مبارک سے کنیا پاٹ شالا لاہور کی کنیاؤں کو انعام تقسیم کیا۔

مکان مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ میں آپ کو جانتا ہوں اور آپ مجھ کو۔ کیا یہ جلوس یہ شان و شوکت (میں بھی اُن آدمیوں میں سے ہوں جنہوں نے اِس کا انتظام کیا ہے) مجھے دھوکھا دے سکتے ہیں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں میں کہہ رہا تھا کہ یہ مُشتبہ سماج جس کی اوستھا رساتل کو گئی ہوئی ہے۔ ہم کو اُنتی کا نیم بتلاتا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں اُنتی کے اعلےٰ معراج پر تھا۔

پہلے وہ اوستھا بتاتا ہوں۔ آؤ اُس کا پتہ لگاویں۔ ورتمان مانو چکر پر وچار کرنا ہے۔ جب تک بھوت (گذرا ہوا) نہیں تو ورتمان کیسے ہو سکتا ہے۔ پہلے سوچنا ہے۔ کہ بھوت مانو چکر کیا تھا۔ اُس وقت دیش کی کیا اوستھا تھی۔ میں آپ کو بتلاؤں۔ اس دیش میں منش ماتر کی تقسیم دو حصوں پر تھی مخالف خیالات والے بھی مانتے ہیں۔ کہ یہ سرشٹی پہلے پہل ہمالہ پہاڑ کی چوٹیوں پر ہوئی۔ ماننا پڑتا ہے۔ کہ اُس وقت بھی دسیو اور آریہ تھے۔ ابتداء سرشٹی میں پرماتما نے ہم کو وید گیان دیا۔ وہ گیان جس کے شبدوں سے تمام موجودہ شبد نکالے گئے۔ جس وید سے دُنیا کے کُل مذاہب فیضیاب ہوئے (اِس وقت یہ جھگڑا نہیں ہے۔ کہ آپ کسی وید کے ماننے والے ہو جاویں)۔ لیکن اگر مادی خیال لے کر ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ پرماتما نے آنکھیں پیچھے بنائیں اور پہلے سوریہ دیا۔ تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب پرماتما نے اندر کے چکھشو (بُدھی) بنائے تو اُس کی سہایتا کے لئے کوئی سوریہ نہ دیا ہو۔ یہ وید کیول گیان ہے۔ آدسرشٹی میں اندرونی آنکھوں کی رہنمائی کے لئے وید گیان دیا گیا۔ جس سمے یہ گیان ہمیں حاصل تھا۔ اُس سمے دیش اُونتی پر تھا۔

بھوت کال میں درشٹی کو لے جاویں (مادہ کی درشٹی تو کسی حد تک جاتی ہے۔ لیکن وہ دویہ درشٹی جو کہ آپ کے اندر سے من کو اُلنگھن کرتی ہوئی بڑی دور تک جاتی ہے۔ جیسے ندی۔ سمندر۔ پہاڑ کوئی روک نہیں سکتا) آپ چلئے زمانہ گذشتہ میں اور تفتیش کیجیے۔ مانو چکر چل رہا

ہے۔ اس سمہ اُس دِویہ ورشٹی کو دھارن کر کے دیکھئے۔ جنگل میں ایک چھوٹی سی جھونپڑی ہے۔ بالکل سادہ کسی قسم کی آرائیش نہیں۔ اُس کے سامنے رمنیہ مگر سادہ پھلواڑی لگی ہوئی ہے۔ دفعتاً گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ ایک شخص موتیوں کا ہار گلے میں ڈالے جو شکل و شباہت اور لباس سے کوئی راجہ معلوم ہوتا ہے۔ گھوڑے سے اُتر کر نہایت عجز و انکساری سے کوٹیا کی طرف جاتا ہے اور کہتا ہے "بھگون! نمشترن سویکار کیجئے۔" آپ حیران ہو جاتے ہیں۔ کہ اندر ایسا کون ادھیراج ہے۔ جس کے سامنے راجہ بڑی عاجزی سے درخواست کرتا ہے۔ اپنی ورشٹی کو اندر لے جاؤ۔ ایک پُرش لنگوٹی یا دھوتی لگائے بڑی سادوھانی سے بیٹھا ہوا ہے۔ آس پاس برہمن اپنا کام کر رہے ہیں۔ پنڈت وچار کرتے ہیں (آپ کے کسی چھوٹے سے شہر کا رئیس اگر کسی برہمن کے گھر چلا جاوے۔ گو آپ اُس وقت اُس کے رعب وداب اور جاہ و جلال کے اثر سے برہمن کی حالت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔ لیکن اُن برہمنوں کی نظروں میں راجہ مہاراجہ چکرورتی راجہ کچھ حقیقت نہیں رکھتے تھے)۔ برہمن کیا جواب دیتا ہے۔ برہمنی سے پوچھتا ہے۔ "دیوی کل کے واسطے یگیہ کا سامان موجود ہے؟" آپ کو یاد رہے کہ وہ لوگ اپنے بھوجن کو مکھیہ نہیں سمجھتے تھے۔ برہمن کا کرم تھا یگیہ کرنا یگیہ کرانا۔ یگیہ کو مکھیہ رکھتے ہوئے اپنا کھانا بھی یگیہ کا ایک انگ سمجھتے تھے۔ برہمن کو ایک دن سے زیادہ کھانے کے واسطے رکھنا نہیں چاہیئے۔ پانچوں گیان اندری سے جو گیان حاصل ہو اُس کو ویسا ہی اُپدیش کر دے) جواب ملا بھگوان! ہے۔ نمشترن منظور نہیں۔ راجہ اُلٹے پاؤں چلے گئے۔

آج کل کے برہمن کیا ہیں۔ ایک امیر آتا ہے وہ بولتا نہیں۔ پنڈت جی کہتے ہیں۔ دھرم جے مہاراج! آپ خیال کریں کہ کھشتری اور ویشیہ کے آگے برہمن "دھرم جے" کہیں۔ شاید آپ کو

معلوم ہی ہے۔ کہ آج کل کیا اوستھا ہو رہی ہے۔ جس قدر آپ زیادہ چکر لگاویں۔ آپ کو زمانہ گذشتہ کے اور ورشیہ معلوم ہونگے۔

کھشتریوں کی اوستھا کیا تھی۔ دین چلاتے ہیں پکارتے ہیں۔ کھشتری سہائیتا کے لئے بھاگے جاتے ہیں۔ وہ کھشتری جن کی کہانیاں عجیب طرح کی دکھلائی دیتی ہیں سو وقت پڑے پر رکھشا کے واسطے اپنی جانگھ کاٹ دیا کرتے تھے۔ گو کہ کہانی سادی ہے۔ مگر یہ کہانی اُس زمانہ کے جیون کو بتلاتی ہے۔ ایک باز شکار کے پیچھے لگا۔ شکار ایک راج پُتر کے پاس جا پڑا۔ اب وہاں جھگڑا ہو رہا ہے۔ باز کہتا ہے۔ کہ شکار میرا ہے۔ راج پُتر کہتا ہے۔ کہ میں کھشتری ہوں۔ یہ میری شرن آیا ہے۔ میں اسے پناہ ضرور دوں گا۔ باز کہتا ہے۔ کہ چونکہ یہ میرا شکار ہے اس لئے میرا حق ہے کہ اس کو لوں۔ آخر راج پُتر اپنے جسم سے کچھ ماس کا ٹکڑا کاٹ کر اُس کو دیدیتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ یہ کہانی بناوٹی ہے۔ لیکن اُس زمانہ کے اخلاق کو دیکھ کر کہانیاں بنائی جاتی تھیں۔ آج کل اگر کوئی کہانی بنائی جاوے گی۔ تو کوٹ پتلون کی شان و شوکت کی۔

دواہ کی اوستھا دیکھئے۔ آج کل کے دواہ جو کچھ کہ ہوتے ہیں۔ اس کے بتلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ زمانہ گذشتہ کے اندر دواہ کا کیا سمبندھ تھا؟ جنہوں نے رامائن پڑھی ہے۔ اُنہیں معلوم ہے۔ کہ رام چندر نے پتا کی آگیا کا کس طرح پالن کیا۔ رام چندر بن کو جاتے ہیں۔ سیتا ساتھ چلنے کے لئے اصرار کرتی ہے۔ رام چندر کہتے ہیں۔ دیوی! میرے ساتھ چلنا تمہارا کام نہیں۔ رستہ میں تمہیں کانٹے لگیں گے۔ سیتا نے کیا اوتر دیا۔ اے مائیو! بہنو!! پُترو!!! سوچو سیتا نے کیا جواب دیا۔ یدی آپ کا وہ سمبندھ نہیں ہے۔ جو رام اور سیتا کا تھا۔ رام سیتا کا سمبندھ متر تا کا تھا۔ ایسا سمبندھ آج کل کے برہمن برہمنی کھشتر انی کا نہیں ہے۔ وہ سمبندھ ہی اور ہے۔ یہ دواہ کے سمبندھ وشئے بھوگ کے سمبندھ

ہیں۔ رام چندر رکھتا ہے۔ کہ وہاں کانٹے ہوں گے۔ سیتا کہتی ہے۔ کہ میں آپ کے آگے سے کانٹے دور کروں گی۔ اہم لوگ اُن کے ناٹک بناتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی آدمی سچ مچ کا ناٹک بنا سکے) کیا کوئی استری چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتی ہے۔ کہ اگر میرے پتی کی ایسی اوستھا ہوتی تو میں کانٹے دور کرتی۔

بھائیو! وہ پتی پتنی کا سمبندھ کیا تھا۔ جس وقت رامچندر بمعہ سیتا و لکھشمن بن میں تھے۔ تو اُن کے پاس سروپ نکھا سنگھار کر کے آئی۔ رام چندر نے کہا۔ کہ میری یہ (سیتا) پتنی ہے۔ تم اُس کے لکھشمن کے پاس جاؤ۔ اُس سمہ کوئی دوسری استری کو مخول سے بھی پتنی نہیں کہہ سکتا تھا۔ خواہ آپ اس میں شنک کریں۔ دنیاوی دور اندیشی اس کو ناممکن کہے گی۔ اور اُس کے بھگتوں کو پاگل لیکن آپ ناممکن کہنے سے سچائی کو جھوٹ نہیں بنا سکتے۔ آپ کے بناوٹی خیال امر واقعہ سے ہٹا نہیں سکتے۔ اُس وقت آتمک سمبندھ تھا۔ رام چندر کا کرم بتلاتا ہے۔ کہ اُس وقت کیا اوستھا تھی۔ آتمک سمبندھ ہوا کرتا تھا۔ آج کل کی طرح نہیں۔ کہ ایک ہی وقت میں چار ہزار تین سو اکیس عورتوں سے وواہ۔ لوگ عذر کیا کرتے ہیں۔ کہ پہلی عورت مرنے پر دوسرا بواہ کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو پہلی عورت کی زندگی میں ہی دوسری شادی کر لیتے ہیں وہ کیا عذر پیش کریں گے۔ غور سے سنیں! کہتے ہیں۔ کہ چونکہ پہلی عورت کالی ہے۔ اس لئے دوسرا بواہ کرتے ہیں۔ جہاں سمبندھ گوری کالی پر ہو گیا وہ سماج ڈوبنے کے قابل نہیں +

وواہ میں کل منتر ور۔ وودھو اقرار کر کے خود پڑھتے تھے۔ لیکن آج کل یہاں ہر دو جانب کے پانڈھے ہی منتر پڑھتے ہیں۔ گویا پانڈھے پانڈھے کا وواہ ہو جاتا ہے۔

آریوں کو کہتا ہوں۔ کیا آپ ایمان سے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے

ہیں۔ کہ ہم میں کوئی رتو گامی بھی ہے؟ - مجھے کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ آپ میں کتنے فی صدی ایسے پُرش ہیں۔ جو کہ وِدّھی پوروک رتو گامی ہوں۔ اگر پانچ فی صدی بھی ایسے آدمی نکل آویں۔ تو آپ کے لئے سوامی دیانند کا جان قربان کر دینا مبارک ہے! یہ وشئہ ایسا ہے۔ جس کے وِستار کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ سنتانوں کے والدین بیٹھے ہیں۔ سوچو۔ وہ پوِتر کام پرماتما نے آپ کے سپرد کیا ہے۔ وہ اُتپن کرنے کی شکتی جو کہ پرماتما کا سروتم ادھکار ہے۔ پرماتما نے تم کو دی ہے۔ آپ نے اُس پوِتر شکتی کو کیسا ناپاک کیا! آج کل منش پشوؤں سے بھی گرے ہوئے ہیں!

اگر اب تک صاف دل نہیں ہوئے تو بے حوصلہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ کچھ پرواہ نہیں۔ شاستر کہتا ہے۔ کہ پشچاتاپ کرنے سے کچھ نہیں بنتا۔ آنے والے دکھوں کا مقابلہ کرنے کے واسطے یتن کرو۔ اب تک تم نے وِشیو جیون بتیت کیا۔ اِس لئے اُس کو تیاگ کر کے اے بہنو بھائیو! اگر تمہارے اندر دھرم کا انش ہے۔ اگر تمہیں پورانا مانو چکر یاد آتا ہے۔ اگر تم نے اِس تیرتھ کو پوِتر بنانا ہے۔ (آریو! پتھر تیرتھ نہیں ہوتے بلکہ تیرتھ دل ہوتے ہیں) تو پرتگیا کرو۔ کہ ہم رتو گامی ہوں گے۔ اے بہنو! تم اِس لئے پرتگیا کرو۔ کہ اگر یہ مورکھ مرد اپنی پرتگیا کو بھنگ کریں گے تو تم ان کو روکو گی۔ یدی استری پُرش نیم کریں۔ اور اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ تو آتمک سمبندھ کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔

بھوت مانو چکر میں آپس میں بھائیوں کے جیون کیسے تھے؟۔ لکھشمن اپنے بھائی کی خاطر راتوں جاگتے رہے۔ چودہ برس کے لئے بھائی (رام چندر) کو بن باس تھا۔ لیکن بھرت اُن کی کھڑاوین گدی پر سنگھاسن کر کے راج کرتا ہے۔ کہاں ایسے اعلےٰ خیالات والے بھائی! اور کہاں ہم ایسے گرے ہوئے کہ بھائیوں کی تھوڑی سی غلطی معاف نہیں کر سکتے۔ مان اپمان میں پھنسے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے کہ واقعی

اُس نے غلطی کی ہے - معاف نہیں کرتے - ایک بھائی ابھمان میں پڑا ہوا دوسرے بھائی سے صلاح و مشورہ لینا باعث شرم خیال کرتا ہے - خواہ اُس کا کس قدر کیوں نہ نقصان ہو جاوے - لیکن پورانے زمانہ میں وہ بھائی موجود تھے - جن کی مثال آج کہیں بھی دکھلائی نہیں دیتی ؛

ایک اور سمبندھ سنیئے - آج کل پنجاب میں بھرجائی ڈیڑے بھائی کی استری) وغیرہ کا سمبندھ آپ کو معلوم ہے - کہ کیسا ہے - بتلانے کی ضرورت نہیں - آپس میں ہنسی مخول کرتے ہیں - اُس زمانہ میں بڑے بھائی کی استری کا دیور کے ساتھ کیسا سمبندھ تھا - رامائن میں ذکر ہے - کہ جس وقت راون سیتا کو زبردستی لئے جاتا تھا - اُس وقت سیتا کے پاؤں کی پازیب اور دیگر اور زیور گر پڑے - جب رام چندر ویاکل ہوئے سیتا کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے - تو ایک پُرش نے کچھ زیور اُن کے روبرو پیش کئے اور کہا کہ ایک راجکماری کو ایک نشاچر لئے جاتا تھا - راجکماری رو دن کرتی ہوئی کہتی تھی - کہ میرے پربھو کو خبر دینا - یدی میرا ست ٹھیک ہے - اور یدی میرے پتی زندہ ہیں - تو کوئی دُشٹ میری عصمت کو بگاڑ نہیں سکتا " سر اور ہاتھوں کے زیور شناخت کے لئے پیش ہوئے - رام چندر لکھشمن سے دریافت کرتے ہیں - لکھشمن کہتا ہے کہ میں پہچان نہیں سکتا - جس وقت پاؤں کی پازیب آئی - تو لکھشمن نے کہا " مہاراج یہ تو ماتا کی پازیب ہے - کیونکہ میں جب ماتا کو نمسکار کرنے جایا کرتا تھا - تو اُس سمہ پاؤں پر ہی میری نظر پڑتی تھی " دیکھئے اُس وقت من کیسے پوتر تھے - جب تک من پوتر نہیں ہوتا - ہاتھ ناک کان کب پوتر ہو سکتے ہیں - یہ سمبندھ ! آپ دیکھ سکتے ہیں

یہاں پرشن پیدا ہوتا ہے - کہ وہ بھوت مانو چکر کیسا دچتر تھا اور یہ ورتمان مانو چکر کیسا بھیانک - یہ بھید کیوں ؟ اس کا کیا کارن ہے آپ کے دل گواہی دیتے ہیں - کہ ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے وہ

ترقی کی اوستھا تھی اور یہ تنزل کی۔ آج سمے نہیں کہ میں بتلاؤں کہ کس طرح اس گری ہوئی اوستھا سے ہم اُٹھ سکتے ہیں۔ کل بتلاؤں گا۔ آج کیول یہ بتلانا ہے۔ کہ زمانہ کا کیوں ایسا بھید ہو گیا۔ اس کا اُتر ایک کتھا کے اندر دوں گا۔ غور سے سنئے۔ اور اِس زمانہ کا مقابلہ پورانے زمانہ کے ساتھ کیجئے۔

اُپنشدوں میں ایک سادھارن کتھا آتی ہے۔ جس کو بڑے بڑے زبان دان فلاسفی کے سمجھنے والے شاید ایک حقیر نظر سے دیکھ کر آگے چلے جاتے ہیں۔ پراچین زمانہ میں ایک جبالا نامی استری ہوئی ہے۔ اُس کا ایک لڑکا تھا۔ جبالا کے دل میں اچھیا ہوئی کہ اپنے لڑکے کو برہم ودیا اوپلبدھ کراؤں۔ لڑکا سمدپانی (ہاتھ میں سمدھا لے کر) گورو کے پاس پہونچا (آج کل اس پر مخول اُڑایا جاتا ہے۔ کہ سمدپانی کیوں ہونا چاہئے۔ کیوں شِشیہ بھینٹ لے کر گورو کے پاس جاوے۔ جس کا رواج ابھی تک کانشی اور اور استھانوں میں موجود ہے۔ وہ رواج آریوں سے اُٹھ گیا۔ جو کہ جنگلوں میں پایا جاتا تھا۔ کہ جب تک شِشیہ بھینٹ نہ رکھے اُس کو سکھشا نہیں دیتے بھینٹ گورو کے آگے رکھی۔ اور کہا بھگون! برہم ودیا سیکھنے آیا ہوں۔ پڑھائیے۔ گورو نے سوال کیا۔ تمہارا کون گوتر اور کون پتا ہے۔ لڑکا فکر میں پڑ گیا۔ کہ میں تو کچھ جانتا ہی نہیں ہوں کہ میرا کون پتا ہے۔ کیا جواب دوں۔ آخر لڑکا بولا مہاراج! ماتا سے دریافت کر کے بتلاؤں گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایسا کوئی زمانہ نہ تھا۔ یہ غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ وہ وحشی پن کا زمانہ تھا اور اب روشنی کا۔ آپ اُس زمانہ میں ملیچھ لوگوں کے اندر بھی ستیہ کا پالن سُنیں گے۔ جس زمانہ کو کلی یوگ کہتے ہیں۔ آپ اُس میں بھی ستیہ وادی پُرش دیکھیں گے۔ لڑکا واپس آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ماتا میں کس کا پتر ہوں۔ مجھ سے گورو پتا کا نام پوچھتے ہیں۔ ماتا بولی۔ ہے پُتر میرا نام جبالا ہے۔ بھرمن کرتے ہوئے مجھے گربھ ہو گیا تھا اور تو اُتپن ہوا (آج کل کی حالت دیکھئے۔ کسی نیچ

قوم کے آدمی سے اُس کا حسب نسب دریافت کیجئے وہ اپنا شجرہ نسب شاہنشاہوں سے جا ملاتا ہے ہا! کیسی اوستھا ہے) لڑکا گورو کے پاس گیا اور اپنی ماتا کا جواب دُہرایا۔ رشی کہتے ہیں کہ نشچہ کر کے تو براہمن ہے۔ کیونکہ سوائے برہمن کے اِس طرح کوئی ست بول نہیں سکتا۔

جس کو آپ دوغلہ کہتے ہو وہ اُس زمانہ میں جھوٹ بولنا پاپ سمجھتے تھے۔ آج کل بڑے بڑے افضلوں کو شرم آتی ہے۔ اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے ہزاروں پاپ کرنے منظور ہیں مگر یہ قبول کرنا منظور نہیں کہ ہم سے غلطی ہوئی۔

خاتمہ پر عرض کرتا ہوں۔ ہم کس کی سنتان ہیں؟ کیا اس کا اتر آپ مجھ سے چاہتے ہیں؟ اپنے ہردول سے اتر پوچھئے۔ میں جانتا ہوں کہ میرا ہردا کیسا ملین ہے۔ اس لئے آپ سے پوچھنے کا میرا کوئی حق نہیں سوچئے اس طرح کی سنتانیں بھی معمولی سی معمولی سبھا میں جھوٹ بولنا پاپ سمجھتی تھیں۔

پیارے بھائیو! وہ سچائی پر تھے۔ اُس مانو چکر کی، اُس اوتم ورشیہ کی بنیاد ست ہی بولنا۔ ست ہی سوچنا۔ ست ہی کرنا تھی۔ کیا میں اس کا اتر دوں کہ وہ کون سے کارن تھے جو منشوں کو ایسی حالت میں لے گئے؟ کیا کارن ہے کہ اب برہمن ویسے دکھلائی نہیں دیتے ہندو کہاں ہیں بتلائیں ایسے برہمن جو یہ نیم رکھتے ہوں کہ اگر ایک دن کا یگیہ کا سامان موجود ہے تو نمنترن قبول نہیں۔

ایک اور کتھا کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ جنہوں نے اپنشد پڑھے یا سنے ہیں۔ یا جنہوں نے سوامی دیانند رچت ستیارتھ پرکاش کو پڑھا ہے۔ اُنہیں معلوم ہے۔ کہ اُس زمانہ میں استریں کیسی تھیں جہاں گارگی کا ذکر ہے وہاں لکھا ہے۔ کہ راجہ نے چند پرشن کئے اور اتر داتا کو گئوئیں دینے کا وعدہ کیا۔ جب رشی گئے تو اُن کو پوچھا گیا کہ آپ کو گئوؤں کی کامنا ہے؟ جواب دیا کہ کامنا تو نہیں۔ پرنتو آپ

پرشن کیجئے ۔ راجہ نے پرشن کئے ۔ رشی نے جواب دیئے ۔ اُس سبھا میں گارگی بھی بیٹھی ہوئی تھی ۔ اُس نے کہا "بھگون! ابھی تک آپ نے سبھا کو نہیں جیتا ۔ جب تک آپ میرے پرشنوں کا اُتر نہیں دیتے ۔ تب تک آپ نہیں کہہ سکتے کہ سب سبھا کو جیت لیا" یہ جتلانے کی ضرورت نہیں کہ کیا پرشن گارگی نے کئے ۔ اور کیا جواب ملے ۔ بلکہ یہ کہ گارگی اسی طرح کا حق رکھتی تھی جس طرح کاکہ اور برہم چاری ۔ کسی رشی نے گارگی کے سوال کرنے پر چوں تک نہیں کی ۔ زمانہ بدل گیا ۔ کال چکر چلتے چلتے آتم پوران لکھا گیا ۔

سب جانتے ہیں کہ آتم پوران کب بنا ۔ اُس میں اُپنشدوں میں کہی ہوئی گارگی کی گاتھا بھی آئی ہے ۔ جس میں کچھ حصہ مصنف کا اپنا ملایا ہوا ہے ۔ اُس میں گاتھا آئی ہے ۔ کہ جس وقت گارگی نے پرشن کیا ۔ گارگی نے سمجھا کہ یہ رشی سمجھتے ہیں کہ میں عورت ہوں کہا کہ "اے رشیو! تم سمجھتے ہو کہ میں عورت ہوں ۔ میں تو یہاں سبھا میں بے خوف مگن بیٹھی ہوں ۔ لیکن تم ڈر کے مارے اس طرف دیکھ بھی نہیں سکتے کہ کہیں تمہاری نیت بد نہ ہو جاوے اس لئے تم عورت ہو" اُس سمے جبکہ استریوں کو کوئی حق نہیں تھا یہ قصے بنائے گئے ۔ آتم پوران کی عزت سب ہندو کرتے ہیں ۔ لیکن اُس میں بھی استری پُرش کے حقوق مساوی درج ہیں ۔ آپ نے دیکھا وہ زمانہ جب کہ گارگی برابری کا دعویٰ کر کے رشیوں سے پرشن کرتی تھی ۔

کیا اس سمے آپ ودّر سے براہمن (میں کہونگا وہ زمانہ بھی کسی قدر گرا ہوا تھا) بھرت سے کھشتری آپ دکھلا سکتے ہیں ۔ لکھشمن سے چھوٹے بھائی ۔ سیتا سی دھرم پتنی موجود ہے ۔ آپ گارگی سی برہم چارنی بتلا سکتے ہیں ۔ اگر نہیں تو سوچو ۔ بھلا اُس اُدّچیہ اوستھا کو مانتے ہوئے آپ کس طرح ادنت ہو سکتے ہیں ۔ اُٹھو اوپر کی طرف ۔ مت کھڑے رہو ۔ کیونکہ کھڑا اُنّتشیہ کرنے پر چلنا چور ہو جاتا ہے ۔ منش

سماج کی یہ کہانی سُن کر اوپر کو چلو۔ اے براہمنو! کھشتریو!! اُٹھو اور
اوپر کی طرف چلو۔ تم نے رام سے کھشتری سیتا سی استری لکھشمن سے
بھائی بنائے ہیں۔ گارگی سی برہمچارنی بناؤ۔ ہے ماتاؤ! تمہارے شُدھ
بھاؤ سے ستیہ کام سے ستیہ وادی پُتر اُتپن ہو سکتے ہیں۔ پُرش اور
استریں آج کے اُتم سمہ میں جبکہ دھرم کا بھاؤ اُنہیں پریر رہا ہے۔
جب کہ اُن کے دل پر چوٹ لگ رہی ہے پرن کریں۔ مضبوط پرن کریں۔
کہ ہم پوتر ہوں گے۔ اور ستیہ وادی ہوں گے۔ ایشور کو ساکھشی کر یں سوچیں
اور وچاریں۔ دیش کی حالت کس قدر ہین دشا پر ہو رہی ہے۔
اُٹھاویں آپ سب کو تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ اُٹھ سکوں۔ ایک دوسرے
کا سہارا لو۔ ایک دوسرے کے آسرے بنو۔ جب تم ایک دوسرے
کا ہاتھ پکڑو گے۔ تو وہ پرماتما تمہارے ہاتھ پکڑیں گے۔ تمہارے نو
سہسر باہو رکھشک ہیں۔ تمہارے پرماتما سہایک ہیں۔ اُٹھو اور اُس
پرماتما سے سہایتا لو۔ اُس اوستھا پر پہونچنے کی کوشش کرو۔
جس اوستھا کی خواب بھی دیکھنے سے آنند معلوم ہوتا ہے ؛

اوم شم

۶- مُنشیو کا آدرش[1]

अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं
तन्मे राध्यताम्। इदमहमनृतात्
सत्यमुपैमि॥

ماتاؤ بہنو اور بھائیو! - کل رات کو میں نے سنسار چکر کا ورنن کرتے ہوئے آپ کی سیوا میں یہ بتلانے کی کوشش کی تھی - کہ جس طرح آکاش منڈل میں چکر چل رہا ہے - جس طرح کلپ کا چکر چل رہا ہے - اور جس طرح کہ مادی دُنیا میں بڑا بھاری چکر چل رہا ہے - اُسی طرح چیتن جگت میں بھی چکر چلا کرتے ہیں - آپ کو پرانہ زمانہ میں لے جا کر اُس زمانہ کا چتر دکھلا کر اُس کا مقابلہ ورتمان چکر سے کیا تھا - یہاں تک پہونچ کر اگر آپ آگے چلنا چاہیں - اور جو کچھ میں نے عرض کرنا ہے - اُس کو میرے بھاؤ سے ٹھیک طور پر سمجھنا چاہیں - تو کرپا کر کے آپ وہی رات کی اوستھا اپنے دلوں پر لا دیں - جو کچھ میں نے ورنن کیا تھا - اُس کا چتر آپنے من میں کھینچئے - ہمیں نشچہ ہے کہ کوئی ایسا زمانہ تھا - جبکہ مُنش سرشٹی کی اوستھا اُس اونچیہ دشا پر تھی جس کا کل چتر کھینچا تھا - اس میں کس کو سندیہ ہو سکتا ہے - کہ ہم اُس اوستھا سے گرے ہوئے نہیں، تو خود بخود آپ کے دل میں سوال ہوگا - اور یہ قدرتی سوال ہے - کہ کون سے وسائل ہیں جن کے ذریعے سے ہم اس گری ہوئی اوستھا سے اوپر کو چل سکیں رات کو جس وقت میں نے اپیل کی تھی - کہ گری ہوئی اوستھا سے اُٹھنے کی کوشش کرو تو آپ لوگوں نے اپنی سمتی پر کاشت کی تھی - اِس اوستھا

---

[1] لیکچر ہذا سالانہ جلسہ لاہور پر ۲۹ نومبر ۱۹۰۳ء ۶ صبح کے وقت بحاضری گیارہ ہزار استری و پرش ہوا۔

کو کیسے چھوڑیں ؟ - کس طرح اُنتی تک پہونچیں - یہ ذرا تشریح طلب ہے - کہ ہم کس حالت میں گرے ہوئے ہیں - اور اُس کو چھوڑ کر کہاں پر جانا ہے - جب ہم کو معلوم ہو جاوے - کہ ہمارا منزل مقصود کیا ہے - تب راستہ سوچ سکتے ہیں - اس لئے منزل مقصود کو بتلا کر اب آپ کے سامنے اُن وسایل کا ذکر کروں گا - کہ جن ذریعوں سے ہم اس گری ہوئی اوستھا سے اُٹھ سکتے ہیں - اور وہ اوستھا کیا ہے - سارے سنسار کے اتہاس پر - ساری منش سماج کے چرتروں پر درشٹی دیجئے -

ہم منش کی اوستھا کو دو حصوں پر تقسیم کر سکتے ہیں - کلپنا کرو ایک بڑا بھاری یدھ کھیشتر ہے ایک راجہ نے آپنے راجیہ کی رکھشا کا پربندھ کرنا ہے - اُس کے راجیہ کی رکھشا کے لئے کن کن سامانوں کی ضرورت ہے ؟ جہاں ایک طرف راجیہ کی رکھشا کے لئے تعلیم یافتہ فوج کی ضرورت ہے - وہاں دوسری طرف ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو اُس فوج کو طیار کرے - اس درشٹانت کو منش سماج پر گھٹایئے - کیا یہ سنسار یدھ کھیشتر نہیں ہے ؟ - ایک چھوٹے سے راجیہ کے دشمن بمقابلہ ان دشمنوں کے جن کا ہر ایک استری پُرش کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے کیا ہستی رکھتے ہیں - کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار کی فوجیں چڑھتی ہیں - بڑے بڑے بھینکر دشمن مقابلہ پر ہیں - ایک کام کو روکنے کے واسطے بڑے بڑے جتی کس طرح اشکت ہو جاتے ہیں - لوبھ کے وش ہو کر سارا سنسار اُلٹ پلٹ ہو رہا ہے - اُس یدھ کھیشتر کے اندر کیا ضرورت ہے - یہاں یدھ میں جانے والے کیسے ہوں ؟ - قواعد دان - ویر دان ! اُنہیں ابھیاس کرایا جاوے - تاکہ استر شستر ودیا کا ابھیاس کر کے وہ لشکر جب طیار ہو جاوے - تب ٹھیک طور پر حفاظت کر سکے - ایک وہ جسے طیار کرنا ہے دوسرے طیاری کا زمانہ - تیسرے طیار کرنے والے - اور طیار ہوئی فوج -

ویدک دھرم کس خوبی سے اس قدرتی درشٹانت کے مطابق

منشئوں کی تقسیم کرتا ہے کہ اور کوئی تعلیم ایسی تقسیم نہیں کرسکتی۔
وہ کون فوج ہے۔ جو طیار ہو کر سنسار یدھ کھشیتر میں آئے گی؟۔
گرہستی گرہست آشرم۔ اُس کی طیاری کا کون ساز مانہ ہے؟۔ برہم چریہ کون طیار کرتا ہے؟۔ وان پرستہ آشرم (جو سوئم پتا ہو کے آتمک جنم دینے والا اور دوج بناتا ہے) اور سنیاس آشرم جو فوج میں بھرمن کر کے سبھا کو مریادا پوروک چلاتا ہوا پکشپات رہت ہو کر سچ کا پرچار کرتا ہے۔ (سنیاسی کیسے ہوں۔ میں نے سوامی دیانند کے جیون چرتر میں دیکھا۔ کہ سوامی جی ایک یوگیہ پرش کو منوسمرتی پڑھانے لگے۔ وہ کہتا ہے کہ سوامی جی جب آپ پہلے یہاں آئے تھے۔ تب تو آپ یہ پرکشپت شلوک نہیں بتاتے تھے۔ اب بہت سے پرکشپت شلوک آپ بتلاتے ہیں۔ سوامی جی نے جواب دیا "جب لائق ششش مل جاویں۔ تو وہ اُستاد کو لائق بنا دیتے ہیں"

میں بچوں کو ستیارتھ پرکاش پڑھا رہا تھا۔ پرکرن سنیاس آشرم تھا۔ وہاں لکھا ہوا تھا کہ اُپدیش سنیاسی کریں۔ لڑکے نے کہا کہ آج کل تو برہمن کھشتری دونوں اُپدیش کرتے پھرتے ہیں۔ میں نے دوسرا پرکرن دیکھا اور کہا کہ لکھا ہے۔ برہمن آدی ورن بھی اُپدیش کریں کنتو وشیش کر کے پرچار سنیاسی کا کام ہے۔ کیونکہ جس طرح پکشپات رہت سنیاسی اُپدیش کر سکتا ہے۔ اور کوئی نہیں کر سکتا پہلے سنسکاروں سے بچوں کے دل میں آپ جانیے ابھی تک پورانے خیالات دور نہیں ہوئے۔ جو گورو کل میں رہتے ہیں۔ اون میں سے بعض بڑے لڑکوں کو کلچرڈ اور مہاتما پارٹی کی تفریق معلوم ہے۔ اُس بچہ کو برہم سماج کی پارٹی کا حال بھی معلوم ہوگا۔ لڑکا کہتا ہے "کیا یہی کارن تو نہیں کہ آریہ سماج میں دو پارٹی برہمو سماج میں دو پارٹی ہوگئی ہیں۔ کہ سنیاسی اُپدیش کرنے والے نہیں ہیں۔ بلکہ گرہستی اُپدیش کرتے ہیں" اگر سوامی دیانند سے اُپدیش کرنے والے ہوں تو سدھانت بھید نہیں

ہو سکتا ۔ کمانڈر انچیف بیٹھا ہوا دور سے تمام فوج کو لڑا رہا ہے ۔ کیا وہ کسی ایریشا ۔ دویش میں پڑتا ہے ؟ جو آدمی جنگ میں موجود ہیں ۔ اگر وہ سوار تھ وش ہو کر دشمن کے پیچھے بھاگتے ہیں تو تکلیف اُٹھاتے ہیں ۔ لیکن کمانڈر انچیف ایریشا ۔ دویش کو روکتا ہوا کام کرتا ہے ۔ اور فتحیاب ہوتا ہے ۔ اِسی طرح سنیاسی جس کو کوئی ایریشا دویش نہیں ۔ جس کو مطلب نہیں کہ نیوگ کا مسئلہ ڈوبے یا پُنر لواہ کا اوپر آوے ۔ جس کو مطلب نہیں کہ مانس کھانا ورجت ہو یا کہ نہ حقہ پینا ٹھیک ہو یا نہ ۔ وہ برابر وہی اُپدیش دیتا ہے ۔ جو ستیارتھ ہوتا ہے ۔) یہ سلسلہ پراچین رشیوں نے باندھا تھا ۔ چونکہ یہ سلسلہ ٹوٹ گیا اسلئے کلیش ہوتے ہیں ۔

کیا ذریعہ ہے ۔ کہ برہمن کھشتری اوتم ہوں ۔ جس طرح کل میں نے ورنن کیا تھا ۔ کہ اوس ورن آشرم بیوستھا کی شرنکھلا ٹوٹ گئی ۔ برہم چریہ کی شرنکھلا ٹوٹ جانے سے گرہست آشرم کی بربادی ہو گئی ۔

جب تک فوج کے سپاہیوں کی تعلیم اچھی نہ ہو ۔ قواعد نہ سکھلائی جاوے ۔ ہتھیاروں کا استعمال نہ سکھلایا جاوے ۔ تب تک وہ کس طرح یُدھ میں کام کر سکتے ہیں ؟ ۔

اِس طرح پر وہ برہم چریہ کا زمانہ جو سنسار کے وشیوں سے علیحدہ ہو کر کیول وِدیا پراپتی میں گذارنا تھا ۔ وہ اِس وقت کسی حالت میں گذار رہا ہے ۔ تم کیوں گرے ہوئے ہو ۔ اس کے بتلانے کی مجھے ضرورت نہیں ۔ آپ سبجیکٹ ڈوں اُپدیش سُن چکے ہیں ۔

میں آپ کو بتلاؤں ۔ خیالات وہی ہیں ۔ لیکن ولایت کا ٹھپہ لگنے سے فیشنیبل بن گئے ۔ خیالات جو کچھ کہ تھے ۔ نیا ٹھپہ لگنے پر پیٹنٹ ہو گئے ۔

ملک کے چاروں طرف سے آواز آ رہی ہے ۔ اور وہی آواز سُن کر بھارت ورش میں ویسرائی کی کونسل سے آواز نکل رہی ہے ۔ "یہ طریقہ تعلیم کہ لڑکے اوستادوں سے صرف پانچ گھنٹہ تعلق رکھ کے بھاگ جاویں

اچھا نہیں ہے۔" کہتے ہیں۔ کہ بورڈنگ سکولوں کی ضرورت ہے۔ کون سنہ تھا۔ جب کہ بورڈنگ سکولز کی ضرورت ہوئی۔ سنہ ۱۹۰۶ء کی جنوری سے پہلے کبھی یہ خیالات جوش زن نہیں ہوئے تھے۔ یہ ہل چل بہت نئی ہے۔ یہ اُس وقت کی ہل چل ہے جب کہ آریہ سماج کے لیڈروں نے کہا کہ موجودہ طرز رہائش طالب علمان کو درست بنایا جاوے۔

جب میں وکیلوں۔ بیرسٹروں۔ ججوں سے ملا ہوں۔ تب مجھے معلوم ہوا۔ کہ لوگ سوسائٹی کے اندر آکر خواہ کچھ کہہ دیں۔ لیکن تعلیم یافتہ باپ محسوس کرتا ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم ٹھیک نہیں۔ وہ زمانہ اور تھا جب پُتر ایسے تھے کہ جائز طور پر پتا گورو کی آگیا کو سر پر دھرتے تھے۔ آج زمانہ ہے کہ باپ اجازت نہیں دیتا۔ لیکن پُتر ڈک پر سوار ہو کر عدن جا بیٹھتا ہے۔ ابھی میرے ایک دوست کا لڑکا اٹھائیس ہزار روپیہ خرچ کر کے انگلستان سے بیرسٹر ہو کر آیا ہے۔ ڈیڑھ سو کا ماہوار خرچ ہے۔ اور آمدن اب تک صرف چالیس روپیہ تک ہے۔ سوال ہوتا ہے۔ کیا وکیل بیرسٹر کا باپ اپنے دل میں خوش ہوتا ہے۔ آپ اس سے نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ (جس طرح زار روس کا خود مختار بادشاہ جب سیر کرتا ہے۔ تو جو مکان اندر سے بالکل بوسیدہ خراب ہوتے ہیں۔ اُن پر سفیدی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ کی بگھی سیدھی سڑک سے لے جاتے ہیں۔ وہ خوش ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بے شک رعایا خوشحال ہے۔ اسی طرح پر جہاں جہاں آفتیں پڑیں اور وایسرائے آئے۔ تو ست سچنی لوگ آگے ہو گئے اور کہا کہ ہم سب پرسن ہیں۔ بھائیو! اس طرح سوسائٹی کے اندر تعلیم یافتہ لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کو دھوکھا دے رہے ہیں) ایک تعلیم یافتہ بھائی گورو کل میں لڑکا داخل کرانے آئے اور کہا "کہ میرا لڑکا بی اے میں تعلیم پاتا ہے۔ دوسرا وکیل تیسرا ڈپٹی ہے۔ اور یہ میرا پوتا میرے پاس ہے۔ لوگ خیال کرتے بلکہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ میرا لڑکا وکیل ہے اس لئے میں سکھی ہوں اور میری عزت ہے۔ لیکن جب میں مکان کے نچلے

حصہ میں سوتا ہوں - اور لڑکے اوپر شراب پی رہے ہیں - وہ درد شا دیکھتا ہوں - تو کلیجہ پھٹ جاتا ہے - میں خوش نہیں - بلکہ دُکھی ہوں نیچے سُکھ نہیں - اوپر کی حالت دیکھی نہیں جاتی - آپ اِس لڑکے کو تو جلتی ہوئی بھٹی سے بچاؤ؟" ایک اور بھائی آئے اور کہنے لگے - کہ لڑکا لے لو ورنہ یہ بھی خراب ہو جاوے گا -

افسوس آریہ سماج کے اندر یہ خیال گھر کرتا جاتا ہے - کہ گورو کے آگے شِشش کیوں بیچوں (وچرا لمبا) گورو کے پاؤں پر سر رکھ کر نمسکار کرنی پڑ جاوے - آپ کی سوسائیٹی کے اندر گورو اور باپ وہ وہ ظلم کرتے ہیں جو پرانے آچاریہ نہیں کرتے تھے - زمانہ گذشتہ میں گورو کے پاس شِشش جاتا ہے - گورو کہتا ہے

यान्य स्माकं सुचरिता
नितानि त्व योप स्यानि नोइतराणि।

جو ہم جھوٹ کریں - اُس کی پیروی مت کرنا - کیا آپ کے کالج میں کوئی ایسا پروفیسر ہے - جو یہ کہے کہ مجھ میں جو بُرائی ہے اُس کی پیروی نہ کرنا - میری گذارش ہے کہ جہاں آپ چاہتے ہیں کہ گورو اچھے ہونے چاہیئے وہاں لڑکے بھی فرمانبردار ہونے چاہیئے -

یہاں سوال آزادی کا ہے - سچی آزادی کیا ہے ؟ آج کل آزادی کے معنے مادر پدر آزاد - انگریزی میں اِسے لائیسنس کہتے ہیں - لوگ اُسی آزادی پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں - کہ ہماری آزادی ہے کہ جو چاہیں کریں؟ تمہاری آزادی ہے - کہ فلاں شخص کی گردن کاٹ کر اُس کا مال و اسباب چھین لو - لیکن اُس کی بھی آزادی ہے - کہ تم اُس کا مال نہ لو - سوچ جواب دو - کیا یہی آزادی ہے - کہ جو چاہو کرو یا کوئی اور - سوتنترتا (آزادی) آتما کی پوترتا کو آزادی کہتے ہیں - شاستر کار کہتے ہیں

सर्वं परवशं दुःखं सर्व
मात्म वशं सुखम्

پرائے وش ہونا دُکھ اور آتما وش ہونا سُکھ - جو دوسرے کے غلام -

کان زبان آنکھوں کے غلام ہیں۔ ایک ایک ولیسن میں ڈوبے ہوئے وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم آزاد ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ ہم آزاد ہیں۔ ہمارا اختیار ہے کہ جس استری کو چاہیں گھور کر دیکھیں۔ وہ آزاد مورکھ سمجھتے نہیں۔ کہ آنکھ ناک کان وغیرہ کے غلام ہو کر وہ آزاد کہلا سکتے ہیں۔ اس لئے آپ نہ سمجھئے کہ جو آزادی سمجھی جاتی ہے وہ آزادی ہے۔

اِس لئے گذشتہ آدرش والے سچے رشی پیدا کرنے اور گرہست آشرم کو درست کرنے کے لئے برہم چریہ کی ضرورت ہے۔ من آتما مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا موجودہ طریقہ تعلیم سے من آتما مضبوط ہو سکتا ہے۔ ہمارا پہلا کام سرشٹی کی اوستھا کو بدلنا ہے۔ (برہم چریہ آشرم کی بنیاد رکھنا) اِس لئے اُس رشی نے جس نے پراچین زمانہ پر درشٹی ڈال کر شدھ نظارہ دیکھا اور ہمیں اُس پر جانے کی پرنا کی ہے۔ کہا۔ "برہم چریہ کے نہ ہونے سے یہ دیش رساتل کو گیا۔ برہم چریہ کے ہی پُنر جیوت ہونے سے یہ دیش اونت ہوگا۔" اگر دُنیا کا اودھار کرنا چاہتے ہو تو برہم چریہ کو پُنر جیوت کرو۔

برہم چریہ کو پُنر جیوت کرنے کے لئے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گورو کل کی بنیاد ڈالی ہے۔ میں یہاں دلیل اور پرمان پیش کرنا نہیں چاہتا۔ آپ کے آگے میں امر واقعہ رکھنا چاہتا ہوں۔ کالج کی تعلیم کے مقابلہ پر اس کی (گورو کل کی) طریقہ تعلیم اور طرز معاشرت کو رکھ کر دیکھئے۔ کہ یہاں سے اوتم پُرش نکلیں گے یا کالجوں اور سکولوں سے۔

کالجوں کے لڑکوں کی حالت دیکھئے۔ ایک طالب علم جس نے ایم اے امتحان دینا ہے۔ اُس کی کیا اوستھا ہے۔ رات لمپ کی روشنی میں پڑھ رہا ہے۔ لمپ سرہانے لگایا ہوا ہے۔ لمپ کو مدھم کیا اور سو گئے۔ اتنی شکتی نہیں کہ صبح اُٹھیں گے تو لمپ کہاں سے لیں گے۔

لگ جاتا ہے - پڑھائی برابر جاری ہے - آدمی کہتا ہے - کہ شوچ جاؤ - کہتے ہیں
نہیں! ہرج ہوتا ہے - جب دس بجے تو محنتی لڑکے اُٹھے اور کالج کو بھاگ
گئے - ساٹھ فی صدی تو ایسے ہیں - جو صرف آب دست ہی کرتے ہیں -
چالیس فی صدی ایسے ہوں گے کہ دو لوٹے پانی کے بدن پر ڈالے اور
پھر اُسی رضائی میں گھس گئے - دن بھر پڑھتے رہے - شام کے وقت
کہا کہ تفریح ہو ورزش ہو - کیسی تفریح؟ لکڑ منڈی سے اُٹھے - انارکلی
کو چلے گئے - اور اوپر کے مکانوں کے لمپوں کی گنتی کرنے لگے - یہ ہیں
محنتی لڑکے - دوسرے لڑکے جو سو کر آٹھ بجے اُٹھے - پورے فیشنیبل بنے ہوئے -
آپ کو معلوم ہے؟ کہ ولایت میں انگریز اُٹھتے ہی رضائی میں منہ لپیٹے ٹی
مانگتے ہیں - اُن کی تقلید جو اچھی تھی وہ تو اُنہوں نے چھوڑ دی - لیکن
دوسرے کاموں کی تقلید کرنے پر آمادہ ہو گئے - مسٹر گلیڈسٹون سابق
ڈپٹی کمشنر جالندھر نے سول ملٹری گزٹ میں ایک مضمون لکھا - "تمام
انگریز کہتے ہیں - کہ ہندوستان میں رہ کر تنخواہ سے کچھ بچت نہیں ہوتی
خیال کرو - تم اس گرم ملک میں آئے ہو - چھت پر سویا کرو - نہ تمہارا
خرچ زیادہ ہو اور نہ پنکھا قلی کو لات مار کر تمہیں تلی پھٹنے کا بہانہ کرنا
پڑے - گرم ملک میں آکر تم خلاف قدرت شراب میں برف ڈالتے ہو -
ایسے ملک میں تمہیں بالکل شراب کی کیا ضرورت؟ - میرا گذارہ اِسی
ہند میں چودہ آنہ یومیہ پر ہوتا ہے" بغیر کالر ٹائی کالج نہیں جا سکتے - رات
کو چادر اوڑھی نہیں لیکن جو سمہ صبح اُٹھنے کا ہے اوس وقت چادر اوڑھ
لی - اور کہا ٹی! پیالہ پیا اور اُٹھ کھڑے ہوئے - (آریہ سماج کے بھدر پرش
ملک جوالا سہائے جی رئیس لون میانی نے بتلایا کہ میرے ایک رشتہ دار
نے اپنا لڑکا یوروپین سکول میں داخل کیا - اُس لڑکے کی یہ عادت - کہ رضائی
اوڑھے ہوئے ٹی پی لیتے اور منہ ڈھانپ لے - پیالہ پیا اور ٹٹی چلے گئے
ہیں سے کہا ڈی کیا ہے - جس کے آنے بعد ہی ٹٹی آجاتی ہے - یہ
ہیں نئے فیشن کے لوگ [illegible]

اور حقہ گڑ گڑانے لگے - پوچھا کہ لالہ صاحب کیا کرتے ہو - جواب دیتے ہیں - کہ پاخانہ کی طیاری کے واسطے حقہ پی رہے ہیں - یہ پورانہ فیشن - اور وہ نیا - یہاں حقہ وہاں ٹی - کیا اس میں کوئی فرق ہے - ایک مثال سُناتا ہوں - سردیوں کے موسم میں ایک پنڈت صاحب ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر اوپر چادر اوڑھے ہاتھ بغل میں دبائے اِدھر اُدھر ٹہل رہے ہیں - اُسی وقت ایک بابو صاحب آ گئے - کوٹ پتلون ڈانٹے ہاتھ جیب میں ڈالے کھٹ پٹ کرتے چلے جاتے ہیں - ایک آدمی نے کہا - پنڈت صاحب سردی کے مارے آپ تو ٹھٹھر رہے ہیں - اور وہ بابو صاحب کس طرح جا رہے ہیں - پنڈت نے کہا مہاراج! انگریزی کی تاثیر گرم اور سنسکرت کی سرد ہے) کالج کا وقت ہو گیا - کپڑے پہننے لگے - نوکر کو کہا کہ کالر نہیں ہے - نوکر نے جواب دیا کہ ابھی دھوبی سے نہیں آیا - بس اِتنے میں فکر ہو گیا - نکٹائی موجود ہے - کالر نہیں کیسے ہو - یہ بھی ہو نہیں سکتا - کہ پورانہ کالر پہنوں اور کالج میں جا کر اپنے ہم جنس طالب علموں میں نکو بنوں گا - نوکر کو انارکلی دوڑایا گیا - جب تک کالر نہیں آتا - کالج نہیں جاتے - آپ مبالغہ سمجھتے ہوں گے - اُن طالب علموں سے اپیل کرتا ہوں - جن کی نظر میں ایسے دو چار طالب علم ضرور ہوتے ہیں - کالر آیا پہنا اور کالج چلے گئے - لیکن دیر ہو گئی - پروفیسر کچھ نہیں کہہ سکتا - کیونکہ اُس نے تنخواہ لی اور لیکچر دیدیا - پڑھ کر آئے شام کو سیر چلے گئے - میں مانتا ہوں - کہ دس پندرہ ایسے طالب علم بھی ہونگے جو پراتا کال اُٹھ کر سنان ویایام کر کے سندھیا کرتے ہونگے لیکن وہ نتیجہ ہیں کالج کی تعلیم کا نہیں ہے - وہ نتیجہ اون پرشوں کے ویدروپی امرت اُپدیش کا ہے جن کے یہ لڑکے ہیں - آپ کو معلوم ہے - رائے پیرا رام رائے ٹھاکر دت جو ایک بھدر پرش ہیں - اُن کے لڑکوں کا اور لڑکوں سے بڑا بھاری تفاوت ہے - مضبوط - چُست و چالاک سندھیا بندھی کرنے والے - کہ ایسے [illegible] ایسے لڑکے بنائے - نہیں! میں کہتا

ہوں - اگر راے صاحبان سوامی کے بھگت نہ ہوتے - تو اُن کے لڑکے سندھیا اگنی ہوتر کی عظمت کو نہ جانتے - وہ سنتان جو ایسی اوتم وکھلائی دیتی ہے - نہ دیتی -

ایک طرف یہ نظارہ دوسری طرف کا نظارہ گوروکل - یہاں کالر نکٹائی بہت سا ساماں وہاں گیا ہے - (جیسا ہربرٹ سپنسر نے کہا - کہ میرے خیالات میرے بچے ہیں - میں نہیں چاہتا کہ یہ مریں - وہاں (گوروکل) طالب علم - خیالات - بچے -

پتا کہتے ہیں رکھشا کرنے والے کو - جنکی رکھشا کریں وہ اُن کی سنتان - یہ تو ٹھیک ہے - کہ انٹرینس کا طالب علم اور دو دو لڑکے موجود - وہ لڑکے تو علیحدہ ہیں - لاہور میں ایک اور سنتان ہے - بوٹ کو مانجنے والے کالر کوٹ نکٹائی - بوٹ کی رکھشا کرنے والے - اتنی سنتانیں جس کے ہوں جب اُس کی سنتانوں سے ہی فرصت نہیں - بتاؤ آپ وہ کس وقت پڑھے انگوچھا - دھوتی پہنے ہوئے ہیں - (سردیوں میں گرم پارچات ہوتے ہیں) ادھشٹاتا کی آواز پر پراتا کال اُٹھ کھڑے ہوئے اور وید منتر پڑھنے لگ گئے - (ہر ایک شرینی کے ادھشٹاتا ہر وقت اُن کے ساتھ ہوتے ہیں) - اوٹھے گنگا تٹ پر شوچ گئے - ویایام کیا - سنان سندھیا کرکے واپس آکر سب نے مل کر ہون کیا - بعد ازاں دودھ پیا - اور پڑھنے لگ گئے - پھر ساڑھے دس بجے بھوجن کرکے آرام کیا - آرام کے بعد پھر اوسی طرح پڑھائی شروع ہو گئی - تیسرے پہر دودھ پیا - پھر شوچ آدی کریا کے بعد سندھیا اگنی ہوتر کرکے بھوجن کے بعد رات کے نو بجے سو گئے - اسی طرح ہر وقت ساتھ ساتھ رہ کر ادھشٹاتاؤں کا اُن کے جیون چرتر کو جانتا ہے - وہاں اس طرح کا سامان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پیدا کیا ہوا ہے -

آپ سوچیے سمجھیے جب تک لڑکے لڑکیاں پچیس برس برابر تمام گھر کے جھگڑوں سے علیحدہ ہو کر اس طرح ودیا کو حاصل نہ کریں

تب تک ناممکن ہے - کہ اچھے گرہستی پیدا ہوں -

میں نے آپ کے سامنے ایک کام آریہ سماج کا پیش کیا ہے - آریہ سماج نے برہم چریہ کو پھر جیوت کرنے کے لئے ہری دوار میں گوروکل کھولا ہے - جس طرح پر لڑکوں کے واسطے گوروکل کھول کر انتظام کیا گیا ہے - اس طرح پر لڑکیوں کے لئے بھی حسب ضرورت گوروکل کھولیں گے - آپ جانیئے ایک گوروکل سے کام نہیں چل سکے گا - اگر من کی ملین حالت کو درست کرنا ہے - تو بہت سے گوروکل چاہیئں - جس طرح پر میں نے بیان کیا ہے - کہ وہاں سے نکل کر وہ سنتان اوتپتی بھی کریں گے - وہ بھیانک آدرشیہ جس کے آئے دن پچاسوں بھگنی روگ گرہست ہوکر مرجاتی ہیں - اور جو مرض تعلیم یافتہ ملکوں میں بہت کم ہے - وہاں بچہ کی پیدائش پر عورتیں بیمار نہیں ہوتیں - پھر آپ کی آنکھیں نہیں دیکھیں گی - جب تک لڑکے لڑکیوں کا برہم چریہ پھر جیوت نہیں کیا جاوے - تب تک گرہست آشرم نہیں سدھر سکتا - ضرورت ہے کہ سنتان اچھی پیدا ہوں - سنتان پوچھیئے کیسے اچھی ہوں - جب کہ ماتا اپنے آپ پرپتری رن کا بوجھ سمجھ کر ٹھیک بھلائی سے سمبندھ کریں - سارے وشیوں سے آزاد ہوکر کے کام کرنے والے بنیں -

جس طرح پر آج کل کے طالب علم - اور تعلیم یافتوں کے علاوہ انسانی پتروں کے سینکڑوں مادی پتر ہیں - کہ جن کی وہ رکھشا کرتے ہیں (ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ کہہ چکے ہیں - کہ جس آدمی کا ایک مالک ہو - وہ تو صحت کی نیند سو سکتا ہے - لیکن جس کے سینکڑوں مالک ہوں وہ کیسے سو سکتا ہے) - اسی طرح پر آپ کے بھارت ورش میں سینکڑوں مالک کوئی کسی کو خدا اور کوئی کسی کو خدا مانے بیٹھا ہے - جب تک ایک پرماتما کی اوپاسنا نہیں - جب تک توہمات دور نہیں ہوتے - تب تک ممکن ہے - کہ آپ کی اوتم سنتان ہو سکے؟ جو استری ایشور کی پوجا نہیں کرتی اور وہ پرماتما کو چھوڑ کر پتھروں سے

مُرادیں مانگتی پھرتی ہے - جو استری برہم چریہ کی مہماں کو نہ جان کر خراب ہوتی پھرتی ہے - اُس سے کب آشا ہو سکتی ہے - کہ اس کے من کے سنکلپ شدھ ہوں - جب تک من کے سنکلپ شدھ نہ ہوں - اوتم سنتان پیدا نہیں ہو سکتی -

اب آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں - کہ آریہ سماج کس طرح پر پورانہ زمانہ لا سکتا ہے - آپ کو معلوم ہے - کہ برہم چریہ کا پنہ اُودھار کرنا ہے - برہمن کھشتری اُتپن کرنے ہیں - لڑکے لڑکیوں کے لئے گوروکل کھولنا - اُن کی پشٹی کے لئے ویدک تعلیم کا پرچار جنگل - بیابان - دیش دیشانتروں میں پھیلانا - سنتان اوتم اُتپن کرنے کے لئے اُوسکتا ہے - کہ ویدک دھرم کی دھونی ہر ایک کے کانوں میں پہونچائی جاوے - سنسکاروں کی مہماں سُنائی جاوے - باہر گاؤں بہ گاؤں جگہ بہ جگہ گرہست آشرم کی مہماں پرماتما کی مہماں آتمک ودّیا پھیلانے کے لئے تمام طرح کی انتہ کرن کی شُدھی کے لئے اُپدیشک کیسے بھرمن کریں - جب کہ سامان موجود نہیں - سامان کیسے ہو سکتا ہے - جب کہ ہماری حالت گری ہوئی ہے - تو اس کے درست کرنے کے لئے سامان مُہیّا کرو - لیکن وہ سامان کیا روپیہ پیدا کر سکتا ہے - آپ نے دھیان دیا ہوگا - کہ میرا لکچر ویدپرچار فنڈ کی اپیل پر رکھا گیا ہے - میں کہتا ہوں - جس قدر بُت پرستی - مردم پرستی زرپرستی دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے - اور جس قدر اودّیا پھیلی ہوئی ہے - وہ کیول ویدپرچار سے ہی دور ہو سکتی ہے - وہ ویدپرچار - جس کے اندر گوروکل قایم کرنا - ویدوں کی تعلیم کا پرچار کرنا - پیاسی آتماؤں کو شانت کرنا - گذشتہ زمانہ کا آدرش لانا ہے - اُس کے لئے اپیل کرنے کی ضرورت نہیں - کیا ضرورت ہے کہ میں بتلا دوں روپیہ سے کام کس طرح ہو سکتا ہے - آپ جانتے ہیں جب تک روپیہ نہ ہو - نہ آپ کے پرچارک گرام گرام جا سکتے ہیں - نہ آپ گوروکل کھول سکتے ہیں - نہ بڑا بھاری کام شُدھی کا کر سکتے ہیں - یہ کام آپ تب

کر سکتے ہیں۔ جب کہ روپیہ پاس ہو۔

لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ویدوں کی تعلیم محض روپیہ سے ہی نہیں پھیل سکتی۔ محض روپیہ منشٹوں کو سدا چاری نہیں بنا سکتا۔ محض روپیہ رام چندر سے سپوت سیتا سی دھرم آتما استری پیدا نہیں کر سکتا۔ محض روپیہ اُن برہمنوں جیسے برہمن پیدا نہیں کر سکتا۔ جن کے جانے پر تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہ کانپتے تھے۔ روپیہ کچھ چیز ہے۔ آریہ دھرم کے ماننے والوں سے دھرم پر درڑھ رہنے والوں سے پوچھتا ہوں۔ کیا اس کی ضرورت ہے کہ روپیہ جمع کر دوں۔ روپیہ کچھ چیز ہے۔ سو وہ تو جمع ہو ہی جاوے گا۔ لیکن ایک اور چیز کی ضرورت ہے۔ سب سے اور اُپدیشکوں کی سبھاؤں میں خصوصاً پھر کل کی طرح پرشن کرتا ہوں۔ کہ وہ کون سا وید پرچار فنڈ ہے۔ جس سے برہم چریہ اچھی ریتی سے ہو۔ جس سے شدھ آتماؤں کی اُمید ہو سکے۔ اگر وہ وید پرچار فنڈ قایم کرنا ہے۔ تو آؤ ایک ایک سبھاسد فرض سمجھے۔ کہ میں نے ویدک دھرم کے پھیلانے کا بوجھ سر پر لیا ہے۔ ویدک دھرم کے پھیلانے میں کمر بدھ ہو جاؤ۔ جو جو کشٹ تمہیں ایسے نیک کام میں ہوں۔ اُن کو خوشی خوشی سہن کرو۔

اگر تم رکھشا کرنے والے پتا نہیں۔ اگر تم راست بولنے والے نہیں۔ اگر تم دونوں کال سندھیا کرنے والے نہیں۔ ہون کرنے والے نہیں۔ اگر تم میں جو سنیاسی ہیں۔ اُن میں سچا تیاگ نہیں۔ اُن کے روم روم میں پریم نہیں۔ جن سنیاسیوں کا کام ہی دن رات پرچار کرنا۔ وید گاین کرنا ہے۔ اگر ہمارے سنیاسی ایسے نہیں۔ کہ جو دھرم کے اوپر جان نچھاور کرنا تچھ سمجھیں۔ دھرم آتما پُرش کے سامنے جُھکنا فرض سمجھیں۔ تو مت سمجھو۔ کہ تم گذشتہ زمانہ۔ سنہری زمانہ کو لا سکو گے۔

اگر آپ فرض کو فرض سمجھیں۔ اگر تمہارے من آتما ایک سے

شدھ ہوں - اگر آپ ستیہ وادی - ستیہ آچرن والے - دونوں کال
ایشور کے دربار میں جھکنے والے - بھائی کو بھائی جاننے والے ہوں - اگر
تم میں ایسے سنیاسیوں ہوں - دن رات جن کے آگے پیچھے سے چلتے
پھرتے - اُٹھتے بیٹھتے روم روم میں ادوم رم رہا ہو - تب آپ رام
سیتا سے جوڑے پیدا ہو سکتے ہیں - تب بھیشم پتامہ سے بال برہم
چاری پیدا ہوں گے - پھر بال برہم چاری سوامی دیانند سے پیدا
ہوکر پھر سے اگر ہم سے پوچھیں گے - کہ میں نے کون سا راستہ تم
کو بتایا تھا - کس مارگ تمہیں چلایا تھا - اُس سے کیوں بے مکھ ہو گئے
ہو؟ - اس کی ضرورت نہیں کہ آپ کے سامنے اپیل کروں - اگر آپ
کے اندر خواہش ہے - کہ وہ آدرش دیکھیں - تو روپیہ کو ٹھیکری کی
طرح پھینک دو - اگر دو ایک آتما بھی آپ میں سے ایسے پیدا ہوں
جنہوں نے اپنا فرض سمجھا ہو - سنسار کا اودھار کرنا - تو دُکھ سہن
کریں - وہ سوامی دیانند کا نشکام بھاؤ جس کی تعلیم ہمیں جگا رہی ہے
اگر وہ ہم سے پوچھیں کہ تم نے کیا کام کیا - تو بتاؤ ہم کیا جواب دینگے -
میرے چند لفظوں سے جس کے اندر شکتی نہیں طاقت نہیں
نہ سمجھو بلکہ رشی کے مہتو کو سامنے رکھ کر دیکھیں - کہ تمہارے اوپر
رشی رن ہے - نہ کیول آریہ سماج کے ممبروں پر بلکہ تمام فرقوں کے
اوپر - اگر یہ صحیح ہے - کہ سوامی دیانند کے دشمنوں کے دشمن بھی
یہ کہتے تھے " کہ گرتا تو ہمارا کھنڈن تھا لیکن سچا جتی تھا " اگر وہ
سچے بھاؤ سے تمام دنیا کے لئے اُس ویدک سچائی کو جو سرشٹی کے
آدمیں سوریہ دت وی گئی تھی دکھلانے والا ہوا - اور اُس نے آپ
کے لئے کام کرتے ہوئے زہر کھانی قبول کی - سوامی کا کوئی پُتر کوئی
لڑکی نہ تھی محض تمہارے اوپکار کے لئے آدتیہ برہم چاری سوریہ دت
پرکاشت اپنا فرض سمجھ کر ساری دُنیا کو اُس نے روشنی دکھلاتی - تو
بھائیو! اُس سوامی کا آپ پر رن ہے - قرضہ کے نیچے دب کر آدمی مر

جاتا ہے ۔ کیوں قرضہ کے نیچے دبے ہوئے ہو ۔ آؤ سوامی دیانند کے
رِن کو سمجھو ۔ روپیہ کو ٹھیکری ہی سمجھتے ہوئے نہ کیول روپیہ سے مدد کرو ۔
بلکہ اُس فنڈ کو پورا کرنے کے لئے جس میں آتمائیں روپیہ ہوں گے دوندکو
سہن کرتے ہوئے اپنی آتماؤں کو اکتر کرو ۔ جہاں پچاس جسم ہوں تو بڑی
طاقت پیدا ہو جاتی ہے ۔ سوچو اگر اتنے آتما اکتر ہو جانے سے جو بھن
بھن پھرتے ہیں ۔ آریہ سماج کو ایک بھٹی قرار دیں ۔ اگر اُس کے اندر
آہوتی ڈالنا شروع کریں ۔ تو آپ ویدک دھرم کو سارے سنسار دیش
دیشانتروں سارے برہمانڈ میں پھیلا سکتے ہیں ۔ اِس لئے پرارتھنا
ہے ۔ کہ روپیہ سے روپے کے فنڈ کو پورن کرتے ہوئے آؤ اُس آتمک
فنڈ کے اندر بھی یتھا شکتی دان دیویں تا کہ وہ بڑھتا جاوے ۔ اور
وہ آتمک فنڈ اکٹھا ہو کر سوامی دیانند کے کام کو پورا کر سکے ۔

۔ اوم شم ۔

ضرورت گوروکُل[1]

پیارے بھائیو! بہنو!! لاہور نگر میں کچھ دن جلسہ پر اور دیگر اور دھرم سمبندھی کام لگاتار کرنے کے باعث میں بیمار ہو گیا ہوں - یہ پریکٹیکل ثبوت ہے اُس ضرورت کا جو کہ گوروکُل کی ہم کو اس وقت محسوس ہو رہی ہے - کہ شریر من آتما اونت ہوں -

کیول اس درشٹانت کو سامنے رکھتا ہوں - جو پنڈت[2] پورنانند نے اس وقت بیان کیا ہے - دلیلوں اور پرمانوں کو چھوڑتا ہوں - کیونکہ دلیل اور پرمان اُس وقت پیش کئے جاتے ہیں - جب تک وہ بات امر واقعہ بن کر سامنے نہ آجاوے - جب ایسا ہو جاوے - تو پھر دلیل اور پرمان کی ضرورت نہیں ہوتی - سارانش یہ کہ سکھشا کس پرکار کی ہونی چاہیئے - اور اب کس پرکار کی ہوتی ہے - پرشن اُتپن ہوتا ہے - لڑکے لڑکیوں کو تعلیم کی کیا ضرورت ہے - تعلیم کی ضرورت کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہے - کہ منش کا جیون اُدیش کیا ہے - (منش شبد میں استری - پرش دونوں آجاتے ہیں) - شاستر کار

[1] لفٹ - لیکچر ۱۱ دسمبر ۱۹۰۳ع کو امرت سر میں ہوا - ناظرین اس میں گوروکُل کے متعلق ایسے ایسے حالات ہیں - جن سے آگاہ ہونا ہر ایک پُرش کی دلچسپی کا باعث ہوگا -

[2] لیکچر شروع ہونے سے پہلے پنڈت پورنانندجی نے شاستر دوارہ گوروکُل کی ضرورت بتلائی تھی - کہ اس قسم کا ایسی جگہ گوروکُل بننا چاہیئے -

کہتے ہیں

अथ त्रिविध दुःखात्यन्त निवृ त्तिरत्यन्त पुरुषार्थः

کیا ہے ہمارا پرم ادّویش ؟ تینوں پرکار کے دُکھوں سے اتینت نورتی پرمنش کا ادّویش ہے - کوئی منش ایسا نہیں جس کے دل میں یہ اُدّویش نہ ہو - ایک دوکان دار تمام دن دوکان پر بیٹھ کر دوسروں کی نظروں میں صحت کو خراب کرتا ہے - دمڑی دمڑی کے واسطے جھوٹ بولتا ہے - اُس کا بھی کوئی اُدّویش ہوتا ہے - کہ اُس دھن کو اپارجن کر کے دواہ کروں گا - اُس اُدّویش ہیں جو اصل مقصد نہیں ہے - بلکہ ایک جزوی مقصد ہے - وہ پرم اُدّویش نہیں بلکہ سادھارن - اُس کے لئے کس طرح کی طیاری کی ضرورت ہے - آپ نے دیکھا ہے کہ اگر ایک بزاز کا لڑکا بلا تعلیم دکان پر بٹھایا جاوے تو کیا وہ دوکان کا کام کر سکیگا - بڑے سے بڑے کام میں کتنی شاگردی کرنی پڑتی ہے - کسی بڑے بینک کے لئے اور قسم کی شاگردی و تعلیم اور شالبافی کے لئے اور قسم کی تعلیم دی جاتی ہے - چھوٹے چھوٹے اُدّویشوں کے لئے تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے - منش کا جو اُدّویش ہے اُس کے لئے بڑی بھاری طیاری کی ضرورت ہے - اور وہ طیاری کیا ہے ؟ تعلیم

آپ سوچ سکتے ہیں - چاروں طرف کالج - سکول کھل رہے ہیں - گورو کل کی کیا ضرورت ہے - اس کی ضرورت بیان کرنے کے واسطے کالجوں اور سکولوں کی تعلیم پیش کرتا ہوں - آپ کو یاد ہوگا - آپ اُس سمہ اُپستھت ہوں گے - جب کہ میں پہلے آپ کے نگر میں آیا تھا - اُس وقت ورنن کیا تھا کہ کیا اوستھا ہے ویش کی - اُس کے سُدھار کے لئے کیول ایک ماتر گوروکل ہی ہے - کرپا کر کے آپ نے بڑے حوصلہ سے دھن دیا تھا - اُس وقت پرمانوں - دلیلوں کی ضرورت تھی - کیونکہ کوئی طریقہ تعلیم پیش نظر نہیں تھا - آج دلیلوں کی ضرورت نہیں - کیونکہ شاستر کہتے ہیں - کہ شاریرک اُنتی سے تینوں تاپوں کی نورتی ہو سکتی ہے -

شریروں کے مضبوط ہونے سے شریروں کے دُکھ دور ہوتے ہیں ۔ ماتا پتا کے سںیوگ سے اولاد اُتپن ہوتی ہے ۔ ماتا کے گربھ میں بچہ پلتا اور وِکاس پاتا ہے ۔ گربھ میں پرماتما کی وِچِترتا سے آنکھ ناک کان بننا شروع ہوتا ہے ۔ اُس کو روپ جس کے اندر ترتیب انتظام نہیں ۔ ایسی پرکرتی ایسے لوتھڑے کے اندر ترتیب انتظام سے سوکھشم سے سوکھشم جیو اُتپن ہو جاتے ہیں ۔ گربھ میں جب کہ بچہ ہوتا ہے ۔ پتا رکھشا کرتا ہے ۔ یدی ماتا دھارمک ہے ۔ اور لپٹ وت بیوہار نہیں کرتی ۔ یدی وہ رتوگامی ہوتے ہوئے سنتان اُتپتی کی کریا کرتے ہیں ۔ تو لڑکا خوبصورت اور ہر پرکار سے اچھا پیدا ہوتا ہے ۔ یدی کوئی بات رہ گئی ۔ تو بچہ اندھا ۔ لنگڑا ۔ لولا پیدا ہو جاتا ہے ۔ شسترکار کہتے ہیں ۔ کہ شریر پچیس برس تک بڑھتا ہے ۔ چالیس برس تک درڑھ ہوتا جاتا ہے ۔ پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے ۔ شریر کا گھٹتے گھٹتے کیا ہو جاتا ہے ۔ وہ دن ہر ایک استری پرش کے لئے کھڑا ہے ۔ وہ اوستھا ہے جب کہ شریر ناش ہو جاویگا ۔

منش کیول شریر کا بنا ہوا نہیں بلکہ آتما کا بھی ۔ سوچئے ۔ شاریرک جنم کی اوستھا ہے اور آتمک جنم کی بھی ۔ جس طرح شریر میں مانس کا لوتھڑا چکر کھا کر بڑھتا ہے ۔ اسی طرح ضروری ہے ۔ کہ آتما بھی چکر کاٹ کر درست ہو ۔ آتمک جنم دوسرا جنم ہوتا ہے ۔ آپ برہمن ۔ کھشتری کیسے دوِج کہلاتے ہیں ۔ منو جی کہتے ہیں ۔ وہ دوجنما کیسے ہو سکتا ہے ۔ "ساجرا سامرا" ۔ وہ کہتے ہیں ۔ یہ جو جنم ہوا ۔ یہ گربھ سے ناش وان ہے ۔ بنتا ہے ۔ بڑھتا ہے ۔ بگڑتا ہے ۔ لیکن وہ کون سا جنم ہے ۔ جو اجر ۔ امر ۔ ست ہے ۔ اچاریہ جو وِدّھی الوسار وِدّیا کو پڑھا ہو ۔ اور جیتندریہ ۔ وہمبریہ وان دھارمک ہو یعنے عالم باعمل رِشی مہاتما جو آچاریہ ہے ۔ وہ آتمک جنم اُتپن کرتا ہے ۔ ساوتری ارتھات گائتری جو ویدوں کا سار ہے ۔ ارتھات وِدّیا ۔ اس وِدّیا روپی ماتا کے

گربھ کے اندر جو منش جنم لیتا ہے - وہ اجرامرست ہے - اِس لیئے
شاستر کار کہتے ہیں -

जन्म नां जायते शुद्र:
सं स्कारा द्विजउच्यतेत ।

جنم کے سبب شودر ہیں - سنسکار کرنے سے سب برہمن کھشتری
بنائے جاتے ہیں - یہ جو دوجنما بننے کا ذریعہ ہے - منو نے کہا کہ جب تک
دوجنما نہیں بنتا (یہ یاد رہے - کہ یہ غلط خیال ہے کہ دوجنما بننے کا ہندوؤں
کا حق ہے - بلکہ عیسائی مُسلمان ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ دوجنما
بنے - کیونکہ ہر ایک کے اندر جیون ہے) دوجنما برہمن - کھشتری نہیں -
پرُش اودیش کو حاصل کرنے کے لئے دوجنما بننے کی ضرورت ہے -

موجودہ تعلیم کے نقص بتاتا ہوں - جس سے آپ کو معلوم ہو جاویگا -
کہ کن نقصوں کو دور کرنے کے لئے گوروکل بنایا - یدی آپ نے اوتم
سھتان دیکھنا ہے - یدی آپ نے ہمالہ پہاڑ کے سندریہ کو انوبھو
کرنا ہے - تو آپ وہاں جاکر ہی دیکھ سکتے ہیں - بانی دوارا چاہے کتنا
ہی کہیں - بانی میں طاقت نہیں - کہ پرماتما کے بنائی ہوئی وستو کی
مہماں ورنن کرے - جتنے سکول کالج ہیں وہ سب بڑے بڑے
شہروں کے اندر - وہاں جو خیالات کا اثر پڑتا ہے - آپ سے چھپا
ہوا نہیں ہے - مجھے بتلانے کی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ ایسے
مجمع میں ایسے باپ بیٹھے ہوئے ہیں جو کہ اپنے لڑکوں سے ستائے
ہوئے ہوں گے - گوروکل میں لڑکا داخل کرانے کے واسطے ہر
ایک آدمی میرے پاس آتا ہے - اور اپنا سارا اتہاس سُناتا
ہے - میں حیران ہوں زیادہ دُکھی ہونے کی کس کو ترجیح دوں - کیونکہ
ہر ایک آدمی دُکھی ہوتا ہے - برہما سے ایک آدمی آتا ہے - کہتا ہے
ڈیڑھ سو روپیہ میرا اس کام پر خرچ ہوا ہے - میرا لڑکا گوروکل میں
داخل کر لو - میرے تین لڑکے ہیں - ایم - اے - بی - اے میں تعلیم
پاتے ہیں - میرے لئے کیا - جس وقت دیکھتا ہوں - کہ لڑکا بدست

ہے۔ شراب پیتے ہیں۔ تو میری چھاتی پر پتھر پڑتا ہے۔ برہما کے اندر
وہ وہ خرابیاں ہوتی ہیں کہ کیا کہوں۔ وہ آدمی ہر ایک طرف سے موجودہ
طریقہ تعلیم سے ستایا ہوا ہوتا ہے۔ فرض کرو آپ کو اعلےٰ خیال اور
چال چلن کے اوستاد مل جاویں۔ جو ناممکن ہے۔ اپنی نگاہوں کو سکولوں
اور دیہاتی مدرسوں میں لے جایئے۔ ایک نہ ایک وہ قصہ جس کے
بیان کرنے کی اخلاق اجازت نہیں دیتا۔ ہر ایک کو یاد ہوگا۔ اعلےٰ سے
اعلےٰ استاد ہوں۔ تو پانچ گھنٹہ کام کرتے ہیں۔ اور لڑکوں کے اوپر دوسری
طرف گیارہ گھنٹہ تک مخالف طاقتیں کام کرتی ہیں۔ آٹھ دن میں بنایا ہوا
مکان آدھ گھنٹہ میں گرا سکتے ہیں۔ آپ چھ سات برس کے لڑکوں کی
کرتوتیں چھپ کر دیکھیں۔ کیا ہوتا ہے۔ اس سے بچانے کے لیے
گنگا کے کنارے اونچی جگہ پر جہاں کی آب و ہوا بہت ہی عمدہ ہے۔
(جب ہم کنکھل گوروکل کے لئے جگہ لینے گئے۔ تو ایک جگہ کے واسطے
ایک بھائی نے وگھن ڈالا۔ آج ہم کہتے ہیں کہ اس نے ہم پر بڑی
کرپا کی۔ کیونکہ اگر وہ بھائی وگھن نہ ڈالتے۔ تو کنکھل میں گوروکل کھولنا
پڑتا پھر ایسی سوچیہ جگہ ہم کب لے سکتے تھے) گوروکل کھولا ہے۔ منشی
امن سنگھ نے جنگل دان کیا۔ ایک طرف سوچیہ نیل دھارا کا پانی ہے۔
پورب کی طرف پربت۔ چاروں طرف جنگل۔ وہاں یہ حالت ہے۔ کہ تین
تین دن تک بارش ہوتی رہی آدھ گھنٹہ میں کل پانی بہ نکلا۔ ایسے استھان
کے اندر گوروکل کھولا ہے۔ وہاں جیون کیا ہوتا ہے۔ شہروں کے
اثر ایسے خراب ہوتے ہیں۔ جس سے برہم چریہ کی رکھشا نہیں ہوتی۔
اگر آپ لاہور میں حکم دیں۔ کہ لاہور کے کالجوں میں لڑکے پچیس برس
تک برہم چریہ رکھیں۔ بتاؤ کون طاقت ہے۔ جو انارکلی کی سیر کرنے
سے او نہیں روک سکتی ہے۔ کچھ وستار کرنے کی ضرورت نہیں۔
آنکھوں نے روپ دیکھا۔ کانوں نے شبد سنے۔ جھٹ اسی
طرف کھنچ گئے۔ جب چاروں طرف یہ اوستھا ہے۔ تو آپ

سمجھیں گے کب برہم چریہ رہ سکتا ہے۔ (بیاہ نہ کرنے سے برہم چریہ نہیں ہوتا۔ آدمی ایک بیاہ کرکے برہم چاری ہو سکتا ہے۔ رشی کہتا ہے۔ جو گرہستی دس سنتان ایک ایک دفعہ استری کے پاس جاکر اُتپن کرتا ہے۔ وہ برہم چاری ہے)۔ ایسی طاقتیں جہاں کام کرتی ہوں۔ وہاں اخلاق کیسے درُست ہوں۔

کیا وہ آچاریہ ہیں۔ جو تین چار گھنٹہ کام کرتے ہیں۔ آپ جائیے لاہور کلکتہ بمبئی جاکر دیکھئے۔ کالج میں لڑکا جاتا ہے۔ لڑکے جس وقت آچاریہ سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ گڈ مارننگ کہنا ہمارا فرض نہیں ہے۔

وہ لڑکا جس کا باپ ہزار روپیہ تنخواہ پاتا ہے۔ جنٹلمین بنا ہوا چلا آتا ہے۔ سامنے پروفیسر آرہا ہے۔ وہ پروفیسر کو گھور کر دیکھتا ہے۔ اور دل میں کہتا ہے۔ کہ یہ ہمیں یہاں کیا سکھائے گا۔ کالج میں تھوڑا ہی بیٹھا ہوں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ پتا پتر کا کبھی ایسا سمبندھ ہو سکتا ہے۔ آجکل خیال ہے کہ آزادی کا زمانہ ہے۔ بچوں کو آزاد رہنا چاہیئے۔ اپر برہما ہیں پرانے زمانہ میں کسی خاص قسم کی تنظیم دیتے تھے ہماری پراچین زمانہ میں گورو کے گوڈوں کو ہاتھ لگا کر نمسکار کرتے تھے۔ لکھا ہے۔ کہ شش گورو کو پہلے آتے ہی نمسکار کرے پھر جاتی دفعہ۔ اس کو کہتے ہیں۔ کہ یہ غلامی ہے۔ غلامی نہیں ہے۔ ایک آدمی جو اُن کا غلام ہو کر گورو کے آگے نہیں جھکتا اُس کو غلام کہہ سکتے ہیں۔ کیا وہ غلام ہے جو تمام اندریوں کو مار کر قابو کرکے گورو کے سامنے ودیا پراپتی کے لئے آتا ہے۔ آج کل آزادی کے معنے کچھ اور ہی سمجھے جاتے ہیں۔ یہ آزادی کہ ذرا مدھم کی سوز کی آواز آئی۔ سب کچھ بھول گئے۔ آنکھ کا وشہ آیا۔ تو کچھ خیال نہیں کہ کون بیٹھا ہے۔ بیاہ میں رنڈی کا ناچ ہوتا ہے۔ والدین بیٹھے ہیں۔ لڑکے اُن کے سامنے رنڈی کو گھور رہے ہیں۔ وہ آزادی نہیں ہے۔ آزادی کا لکھشن کیا ہے۔ منوجی کہتے ہیں۔

پروش ہوتا دیکھ۔ آتما وش ہوتا سکھ۔ اگر تو سچ مچ اگر کرنے اور آنکھوں کے وشہ میں پھنس جائے اور کرم اندری کے غلام ہو جانے سے سکھ ہے۔ تو سمجھو کہ آزادی۔ اگر گورو کے آگے نمر ہونے سے دکھ ہوتا ہے۔ تو سمجھو کہ بندھن جیسے منوجی نے کہا۔

अभि वादन शील स्यन नित्यं वृद्धोपसेवनः
चत्वारि तस्य वर्द्धन्ते आयुर
विद्या यशोबलम्॥

آیو ودیا یش کس کا بڑھتا ہے۔ جو بڑوں کی سیوا کرتا ہے۔ یہ حالت ہے اس جگہ۔ گورو شش کا یہ سمبندھ۔ کالج شہروں میں ہونے کا یہ نمر برہم چریہ رکھتے ہوئے۔ شریر آتما کیسا رہ سکتا ہے۔ وستار کا سمیہ نہیں اس لئے گوروکل کا حال ورنن کر دیتا ہوں۔ کہ آیا جو کچھ بتایا گیا ہے۔ اس سے دقتیں دور ہو جاویں گی کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کسی قدر دور ہو جاویں گی۔

گوروکل میں پانچ شریمنیاں ہیں۔ ہر ایک شریمنی کا ادھشٹاتا جدا جدا ہے۔ اور وہ دن رات اُن کے ساتھ رہتا ہے۔ ودیارتھی گرمیوں میں ساڑھے چار بجے صبح اُٹھتے ہیں۔ پہلے وید پاٹھ کیا۔ پھر اپنے اپنے بستر رکھ دیتے ہیں۔ اور آپنی آپنی دھوتی وغیرہ لے کر جل پاتر لئے جنگل کو چل دیئے۔ (ایک بچہ میرے ساتھ چھوٹی عمر کا ہے۔ اس وقت اس کے ساتھ اس کا ماں باپ نہیں ہے۔ یہ میرے ساتھ لاہور سے آیا ہے۔ پتا اس کے حصار گئے ہوئے ہیں۔ پچھلے سال اس کے پتا نے گوروکل میں داخل کرنے کے واسطے کہا تھا۔ اس

ط نوٹ۔ کمبہ ادھشٹاتا جی کے ہمراہ ایک چھ سالہ لڑکا تھا لیکچر کے خاتمہ پر اس نے سندھیا کے منتر ایسے شدھ سنائے کہ کئی سماجوں کے بعض بعض ممبروں کا ایسا شدھ اوچارن ہوگا۔

وقت چونکہ یہ بہت ہی چھوٹا تھا۔ اس لیئے داخل نہیں کیا گیا تھا۔ کل
رات ہی اس کا بھائی میرے پاس لے کر آیا۔ میں نے کہا۔ کہ میں نے
رستہ میں ٹھہرتے جانا ہے۔ اس لئے اس کو تکلیف ہو گی۔ دسمبر میں
بھیج دینا۔ وہ کہنے لگا کہ یہ مانتا نہیں۔" اس کو خاص طور پر اس کی
ماں نے طیار کیا ہے۔ پتا ڈھیلے ہو گئے۔ ماتا زور دیتی ہے۔ یہ لڑکا سندھیا
جانتا ہے۔ جب باہر گئے شوچ کے واسطے میدان میں علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔
ان شہروں کے پاخانے مرد و عورتوں کے دل و دماغ کمزور کر رہے ہیں
گندگی ان دماغوں میں بھرتی جاتی ہے۔ میری اُن دنوں دماغ کی کچھ
اور حالت تھی۔ جب میں گورو کل سے آیا تو لودھیانہ میں خزانچی کے
نہایت عمدہ اور مصفا مکان پر ٹھہرا۔ میری گورو کل رہتے ایسی
طبیعت ہو گئی ہے۔ کہ اب ہر ایک مکان سے مجھے بو آتی ہے۔ یہ
گورو کل بھومی کی عمدہ آب و ہوا کا نتیجہ ہے) دل مو تر تیاگ۔ اشنان
کیا۔ آج کل کنواں پر اشنان کرتے ہیں۔ وہاں بارہ تیرہ ٹوٹیاں
لگی ہوئی ہیں۔ اشنان کر کے سندھیا کرتے ہیں۔ اور پھر ورزش۔
یہ ورزش نہیں کرتے جو وکیل صاحبان کرتے ہیں۔ اُسے بیڈمنٹن
(Badmenton) کہتے ہیں ایک چھوٹی سی چڑیا ہوتی ہے۔ جس سے
وکیل صاحبان ورزش کرتے ہیں۔ یا ٹینس جو نرم سی گیند ہوتی ہے
لوگ بھولے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انگریز بھی تو یہی ورزش کرتے
ہیں۔ سنیے ہر ایک انگریز ورزش کا وہ سامان رکھتا ہے۔ جو نسوں
کو مضبوط کرتا ہے۔ انگریز صبح اپنی اپنی کوٹھیوں میں ڈنبل وغیرہ
وغیرہ سے ورزش کرتے ہیں۔ اور شام کو تفریح کی کھیل کرتے ہیں۔
ورزش سے فارغ ہو کر گورو کل میں آہون کنڈ جو کہ گورو کل کے صحن
میں بہت ہی خوشنما بنا ہوا ہے کے گرد قطار باندھ کر بیٹھ جاتے
ہیں۔ اور سب مل کر ہون کرتے ہیں۔ لیکچرات مکھیہ ادھشٹاتا یا اُس
کی غیر حاضری میں کوئی اور اُپدیش کرتے ہیں۔ فرض کیجیے کسی لڑکے

کی کوئی حرکت دیکھی۔ اُسی پر اُپدیش دے دیا۔ صرف لڑکے کو بلایا اُس کی توجہ کھینچی۔ اُس وقت وہ خود کہتا ہے۔ کہ میں نے خود نیم کو توڑا ہے۔ پشچاتاپ کرتا ہے۔ پنڈت رام بھج دت جی کا لڑکا گوروکل میں پڑھتا ہے ایک روز وہ میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں نے کچھ کہنا ہے۔" ہماری شریمتی میں ایرشادویش ہونے لگ پڑا ہے۔ ایشور دت لکھ رہا تھا۔ کرشن کی دوات میں سیاہی نہیں تھی۔ وہ مانگتا ہے۔ اور کرشن دیتا نہیں۔ اس طرح سے ایرشادویش ہو رہا ہے۔" میں گیا اور کہا ایشور دت! اُس نے پہلے ہی کہنا شروع کر دیا۔ کہ مجھ سے بھول ہو گئی۔" اُپدیش کے بعد سب لڑکے دودھ پیتے ہیں۔ ہر ایک کو ڈیڑھ پاؤ پختہ دودھ دیا جاتا ہے۔ کوئی تھوڑا بھی لے لیتا ہے۔ گئوئیں رکھی ہوئی ہیں۔ اگر ہمارے پاس دھن ہو۔ تو گئوشالا بنوا سکتے ہیں۔ ہمارے پاس جگہ نہیں جہاں گئوئیں رکھیں اگر گئوشالا بن جاوے۔ تو وہاں گئوئیں رکھ کر تازہ دودھ برہم چاریوں کو دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بتاتا ہوں۔ مسٹر گینت رائے و گلچرن سنگھ بیرسٹرایٹ لاء وہاں گئے۔ اُن کو دودھ پلانے لگے۔ وہ کہنے لگے کہ ہم دودھ نہیں پیتے بدہضمی ہو جاوے گی۔ ہم نے کہا اس دودھ کو تو پان کیجئے۔ اُنہوں نے دودھ پیا اور بڑی تعریف کی۔

(دودھ پی۔ کر پڑھنے لگ جاتے ہیں۔) لوگ کہتے ہیں۔ کہ برہم چاریوں کی پوشاکیں روی معلوم ہوتی ہیں۔ آپ ایک طرف ایک لڑکا کوٹ پتلون والا۔ اور دوسری طرف دھوتی پہنے ہوئے گوروکل کا کھڑا کر دیجیئے۔ پھر آپ دیکھیں گے۔ کہ سلیف رسپکٹ (آپ اپنی عزت کرنا) کون اچھا جانتا ہے۔ امرت سر کے کسی سکول کے ایک ٹیچر وہاں گئے۔ اُنہوں نے اجازت مانگی۔ کہ وہ جس وقت چاہیں کسی کوٹھڑی میں چلے جاویں۔ اُنہوں نے کہا ایسی حالت میں

ایک حیرانی اور تعجب کی بات ہے۔ کہ اس عرصہ میں ایک لڑکے کی بھی شکایت نہیں آئی۔ چھوٹے بڑے بچے اس کو محسوس کرتے ہیں۔ اڑھائی گھنٹہ پڑھے۔ پھر گھوٹا لگتا ہے۔ ان کے اوپر جبر نہیں کیا جاتا۔ یہاں سے جو لوگ گورو کل میں جاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ وہاں لڑکے کیسے بشاش ہیں۔ پڑھتے ہیں۔ اور محسوس نہیں کرتے کہ انہیں کوئی تکلیف ہو۔

پھر پاک شالا میں گئے۔ ایک پنگتی میں سب بیٹھ جاتے ہیں۔ بھوجن پروسنے پر ہم سب ہوتے ہیں۔ بھوجن جب بٹ جاتا ہے۔ تو سب مل کر سہناوو تو والا منتر پڑھتے ہیں۔ ارتھات ہم اکٹھے ہو کر بھوگ کریں۔ اکوئی ماتا وہاں جاتی ہے۔ اور اپنے بچے کو الگ لے جا کر کہتی ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز ہے۔ کھالے۔ لڑکا کہتا ہے میں کیسے کھالوں۔ ہم تو "سہناوو تو" ہر روز کہتے ہیں۔ یہاں ۷۰ لڑکے ہیں۔ میں اکیلا کیسے چیز کھا سکتا ہوں۔ مجھے بڑا شوک ہے کہ پنڈت رام بھج دت کی ایسی ادتم اور دھرماتما پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ مجھے آشا بندھ گئی کہ اب گورو کل کی جڑیں پاتال کو پہونچ گئیں۔ وہ وصیت کرتی ہے۔ کہ دھیر سین میرے پتر کو ضرور گورو کل بھیجنا۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ یہ پھاؤ اس پر کیوں پڑا۔ وہ دیوی خود گورو کل گئی تھی۔ وہاں لڑکوں کی حالت دیکھ آئی تھی۔ پنڈت رام بھج دت کا لڑکا ملنے کے لئے گیا۔ اس کو پنڈت جی نے دس پنسلیں دیں۔ لڑکا کہنے لگا۔ کہ ستر پنسلیں لے دو۔ دس کیسے لیجا سکتا ہوں۔ ہر ایک برہم چاری کو ایک ایک تو مل جاوے۔ لڑکا صبح جب گورو کل میں آیا۔ میرے آگے آکر سب پنسلیں رکھ دیں۔ کہ تقسیم کر دیجئے۔ ایسے بھاؤ ان کے اندر اتپن ہوتے ہیں۔)

جب بھوجن کر چکے تو آرام کرتے ہیں۔ پرشن کرتے ہیں۔ آج کل باغیچہ میں چلے جاتے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ پھل وغیرہ کس طرح لگائے جاتے ہیں۔ آرام کر کے پھر ایک بجے پڑھائی کے واسطے بیٹھ جاتے ہیں

پرائمری کے لڑکے انشٹا دھیائی سماپت کر چکے ہیں۔ پنڈت بلاقی رام شاستری امرتسر نواسی نے سنسکرت انوواد کرایا۔ پنڈت صاحب کہتے ہیں۔ کہ یہ پانچویں جماعت کے لڑکے وہ لیاقت رکھتے ہیں جو وشارد کے لڑکے نہیں رکھتے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ انوواد ایک بھاؤ کیواسطے تین لڑکے تین پرکار کے شبد استعمال کرتے ہیں "بڑی بڑی اعلےٰ بات چیت میں اُنکو اپدیش دیا جاتا ہے۔ اُستاد کتاب استعمال کرتا ہے۔ اور بچوں سے پرشن کرتا ہے۔ تاکہ بچے سویم ہی اُتر دینے کے قابل ہو جاویں۔ آپکے دیش کے اندر ہر ایک طرح کا کام کرنیکے لیے یہ گوروکل کھولا گیا ہے۔ ہمیں کچھ شک نہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجویٹ ایم اے بی اے کالجوں سے نکلے ہیں۔ معاف کیجئے میں اُنکو مستقل مزاج نہیں کہتا۔ سوشل کانفرنس کے ایک ممبر ریفارمر نے کہا کہ کوئی دوش نہیں عیسائیوں کے گھر سے چاء کا پیالہ پی لینے سے۔ آپ گئے اور ایک عیسائی کے گھر سے چاء کا پیالہ پیا۔ برادری کو خبر لگی۔ پھر آپ بلبلا اُٹھے اور اُنکے پاؤں پڑے۔ گوبر کھایا سب کچھ کیا۔ تب جاکر برادری میں شامل ہوئے۔ آپکا ایک پولیٹیکل ریفارمر کام کرتا ہے۔ انگریزوں نے اُسے جج کا عہدہ دیدیا اور کام بس ختم ہوا۔ جنہوں نے کام کرنا ہے وہ جج پر پہونچ نہیں ہوتے۔ تمام دنیا کی قومیں دیش دیشانتروں میں جاکر بڑی بن رہی ہیں۔ انگریز کہتے ہیں کہ اعلےٰ آدمی بناؤ۔ ہم خود اُنکی عزت کرینگے بھیشم پتامہ کا ذکر شانتی پرب میں ہے بھیشم پتامہ بانوں کی شیہا پر لیٹے ہوئے اُپدیش کرتے ہیں کہ بال برہمچاری کوئی ایسی خواہش نہیں کرتا جو پوری نہ ہو۔ آپ دیکھئے آپکے دیش اور آپکے جیون آپکے استری پُرش کی کیا اوستھا ہے۔ اگر گوروکل ایک برہمچاری بھی پیدا کر سکے۔ اور وہ دڑھ سنکلپ آپکے ملک کے دُکھ دور کر سکا کرے تو آپ جانیئے وہ مقصد کام کر سکتا۔ نہیں کہ کل حالات مفصل بتاؤں تجربہ بتلاتا ہے کہ وہ لڑکے کیسے ہیں۔ آریہ سماج نے بڑا بھاری یگیہ رچا ہے۔ کیول بھارت ورش کیلئے نہیں۔ بلکہ دیش دیشانتروں کے لئے۔ جب یہاں سے برہمچاری نکلیں گے تو دیش دیشانتروں میں جاکر سچائی پھیلائیں گے۔

آتما بلوان ہے۔ غلام دنیا میں پیدا ہو کر غلام قومیں پیدا ہو کر آتمک بل سے اُنکا ایک وہ کام کیا ہے جنکی تعریف لوگ آجتک کرتے ہیں۔ آپ لوگ شریر آتما اور دھن سے گوروکل جیسے پاک انسٹیٹیوشن کی مدد کریں۔ ایشور آپکا بھلا کریگے۔ کیونکہ اس سے اور کوئی کام بھلا نہیں۔ منو جی نے کہا ہے کہ سب دانوں سے افضل دان برہم ودیا کا دان ہے۔ اوم کے جھنڈے کو بلند کرنا۔ اور سچے برہمچاری پیدا کرنا۔ اس کے (گوروکل) سوائے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اوم شم۔

التماس

صاحبان! ہمارے کتب خانہ سے آریہ سماجک خصوصاً دیگر
مضمون ہر ملت و مذہب ہر جگہ کی طبع شدہ عمدہ سے عمدہ
سے ارزاں قیمت مل سکتی ہے۔ ہر فرمائش کی تعمیل حسب مرضی
قدر صفائی اور راستبازی سے کیجاتی ہے کہ جسکے صرف تھوڑے عرصہ کے
نے مجھ کو اس قدر التماس کرنیکی جرات ہوئی ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ
بہت اچھا معاملہ کر کے اس نیازمند کو آزمائش کا اعزاز بخشیں تو
نہیں کہ پھر عمر بھر اس تابعدار کی خدمتگذاری سے کسیطرح بھی معذور ہوں
نیز اس کے علاوہ ہماری معرفت ہر قسم کی لکھائی چھپوائی کا کام
عمدہ سے عمدہ ہو سکتا ہے۔

جواب طلب امورات کا جواب بلا آنے ٹکٹ یا جوابی کارڈ کے فوراً
دیا جاتا ہے۔

تاجران کتب۔ مدرسین۔ طلباء کے ساتھ دیگر تاجران کتب
سے خاص رعایت کی جاتی ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ اور
اٹھائیں۔

ہمارے تازہ اخلاقی ناول بھی آپ کے ملاحظہ کے قابل
مفصل فہرست کارڈ آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے۔

المشتہر

بھائی اوتار سنگھ المعروف بخشی تارا چند چھاپہ

کتب فروشان لوہاری دروازہ لاہور